# سِرّ الاسرار

(اُردو ترجمہ مع عربی متن)

تصنیفِ لطیف

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

مترجم: سلطان محمد احسن علی سروری قادری

سِرّ الاسرار (اردو ترجمہ مع عربی متن)

تصنیفِ لطیف

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

تصنیفِ لطیف

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

مترجم: سلطان محمد احسن علی سروری قادری

نام کتاب سِرّالاسرار (اُردو ترجمہ مع عربی متن)

تصنیفِ لطیف سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ

مترجم سلطان محمد احسن علی سروری قادری

ناشر سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِاوّل فروری 2014ء

بارِدوم نومبر 2016ء

بارِسوم مئی 2023ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-2220-21-7

سُلطان الفقر ہاؤس

A-4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com

www.tehreekdawatefaqr.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

# انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

کے نام

جن کی مہربانی اور شفقت اور محبت کے بغیر

میں کچھ بھی نہیں

# فہرس

# پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام سے شروع جو تمام کائنات کا پالنے والا ہے۔ جس کی شان اس قدر بلند ہے کہ عقل وفہم سے ماورا ہے، جس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، جو پوشیدہ ہو کر بھی ہر چیز میں عیاں ہے اور عیاں ہو کر بھی غافلین سے پوشیدہ ہے۔

لاکھوں کروڑوں درود وسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مقدس ومعطر ومطہر ومنوّر پر، جو مظہرِ ذاتِ حق، وجۂ وجودِ کائنات اور حسنِ کائنات ہیں۔ لاکھوں سلام اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ پر جو آفتاب و ماہتابِ دو جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس کی ہی خوبصورت اور روشن کرنیں ہیں جن سے یہ کائنات منور ہے۔ لاکھوں سلام اولیا کرام کے امام غوثِ صمدانی، قطبِ زمانی، محبوبِ سبحانی شیخ محی الدین سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ پر، جن کا قدم مبارک تمام غوث وقطب کی گردن پر ہے اور جو نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سلطان الفقر ہیں۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کا ظہور اس عالمِ رنگ وبو میں اس وقت ہوا جب ہر طرف فرقہ پرستی اور گمراہی عام ہو چکی تھی اور دین اسلام انتشار کا شکار ہو چکا تھا۔ باطل فرقوں نے مسلمانوں کو ذہنی انتشار میں مبتلا کر رکھا تھا اور مسلمان دینِ اسلام کی حقیقی روح سے اتنے ہی ناواقف تھے جتنے غیر مسلم۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے اپنے خطبات، الہامی مواعظِ حسنہ اور کتب سے نہ صرف مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی بلکہ آپ رضی اللہ عنہٗ کی تصانیف

سے مردہ قلوب کو حیاتِ نو ملتی ہے۔ عقیدت اور اعتقاد سے ان تعلیمات کو پڑھنے اور ان پر عمل کرنے والوں پر معرفت وحقیقت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں اور راہِ سلوک پر سیّدنا غوث الاعظمؓ خود ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہٗ کی مشہور تصانیف میں سرّالاسرار، فتوح الغیب، الرسالۃ الغوثیہ، الفتح الربانی، غنیۃ الطالبین اور دیوانِ غوث الاعظمؓ عام دستیاب ہیں۔

''سرّالاسرار'' یعنی ''رازوں کے راز''۔ آپ رضی اللہ عنہٗ کی یہ کتاب واقعی اسرارِ الٰہی کا مجموعہ ہے اور معرفتِ حق تعالیٰ کے اسرار سے لبریز ہے جس میں فقر کی حقیقی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے اپنی اس تصنیفِ مبارکہ میں کل چوبیس (24) فصلیں تحریر فرمائی ہیں جن میں 110 سے زائد موضوعات کو ہر دو ظاہری و باطنی پہلوؤں سے بیان فرمایا ہے۔ اندازِ تحریر انتہائی مختصر مگر جامع ہے۔ ایک طالبِ مولیٰ کو راہِ فقر (راہِ معرفت و وِصالِ الٰہی) میں پیش آنے والے ہر مقام اور گمراہ کرنے والی ہر مشکل اور اس کے حل کو بیان فرمایا۔ خاص طور پر تیئسویں فصل میں آپ رضی اللہ عنہٗ نے اہلِ تصوف ہونے کا دعویٰ کرنے والے گمراہ فرقوں کی اقسام، نظریات، علامات اور اشکال کو بیان فرمایا ہے۔ جیسے حالات اُس وقت تھے ویسی ہی صورتحال آج دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی درپیش ہے۔ ایک طرف تو دینِ اسلام کے ظاہری پہلو کو علمائے سُو کے اختلافات اور نظریات نے اور باطنی پہلو کو موروثی سجادہ نشینوں، نسبی گدی نشینوں اور جعلی پیروں نے مبتلائے فتنہ کر رکھا ہے اور دوسری طرف عوام الناس میں طلبِ دنیا خطرناک حد سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے ایسے اہلِ تصوف کی پیروی کی بجائے اُس ولیٔ واصل کی اطاعت و پیروی کا حکم فرمایا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے ناقصوں کو کامل بنانے کے لیے بھیجا گیا ہو اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ تزکیۂ نفس وتصفیہ قلب کی راہ جانتا ہو۔ ایسے فقیرِ کامل کو آپ رضی اللہ عنہٗ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وارثِ کامل اور مرشد کامل کی حقیقی اولاد قرار دیا ہے۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کی باطنی ضرورت کے پیشِ نظر اور دورِ حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق اس تصنیفِ لطیف میں بیان کردہ تعلیمات کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے آسان اُردو ترجمہ کا حکم فرمایا کیونکہ مارکیٹ میں دستیاب تراجم آسان فہم نہیں اور نہ ہی وہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی تعلیمات کا مفہوم اور اُس کی روح کو واضح کر پاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی لائبریری سے سرّالاسرار کے دو نسخے عربی متن مع ترجمہ عنایت فرمائے اور مزید تحقیق کا حکم بھی صادر فرمایا۔

پہلا نسخہ غوثیہ کتب خانہ بیرون شاہ عالم گیٹ لاہور کا شائع کردہ بارِدوم ہے جس کی تاریخِ اشاعت محرم الحرام 1401ھ (1980ء) ہے اور اس کے مترجم حافظ برکت علی قادریؒ ہیں۔ کتاب کے پیش لفظ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ سرّالاسرار کا یہ عربی نسخہ بغداد میں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی اولاد پاک کی تحویل میں چلا آرہا تھا اور اُردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت سے محروم تھا جو حافظ برکت علی قادریؒ کو سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی اولاد سے بوجہ عقیدت ومحبت تحفہ میں ملا تاکہ اس کی اشاعت کی جائے۔ اس کتاب میں ایک صفحہ پر اصل عربی متن اور دوسرے صفحہ پر اُس کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ دوسرے تراجم سے قدرے بہتر ہے۔

دوسرا نسخہ عربی متن مع اُردو ترجمہ مکتبہ العارفین لاہور کا شائع کردہ ہے جس کے مترجم سید امیر خاں نیازی مرحوم ہیں۔ اس کتاب میں بھی ایک صفحہ پر عربی متن اور دوسرے صفحہ پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ سید امیر خان نیازی صاحب نے کتاب کے پیش لفظ میں یہ بات بالکل بھی واضح نہیں کی کہ کتاب کے ترجمہ کے لیے انہوں نے عربی متن کہاں سے حاصل کیا۔ جب اس کتاب کے عربی متن کا غوثیہ کتب خانہ کے شائع کردہ نسخہ سے تقابلی جائزہ لیا گیا تو سوائے املا کی چند غلطیوں کے حرف بہ حرف وہی نسخہ ہے۔ میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے اس بات کی تصدیق بھی ہوگئی کہ یہی نسخہ انہوں نے سید امیر خان نیازی مرحوم کو دیا تھا

جس کی عربی کو بنیاد بنا کر انہوں نے ''سرّ الاسرار'' کا ترجمہ کیا اور اس کا بارِ اوّل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی مکتبہ العارفین 4/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور سے ستمبر 2003ء میں شائع ہوا اور اس میں آپ مدظلہ الاقدس نے ''تقریظِ جمیل'' بھی تحریر فرمایا تھا جو بعد کے ایڈیشنوں میں کسی اور کے نام سے شائع ہوتا رہا۔

☸ عربی متن کی تلاش کے دوران جامع الازہر مصر کا مطبوعہ ایک نسخہ دستیاب ہوا جو جمادی الثانی 1374 ہجری میں شائع ہوا اور اس کو سیّد عبدالرحمٰن محمد ملتزم نے مرتب کیا۔ جب اس مصری نسخہ کا بغدادی نسخہ سے تقابلی موازنہ کیا گیا تو دونوں میں کچھ خاص فرق نہ پایا گیا سوائے اس کے کہ مصری نسخہ میں کہیں کہیں مختلف اولیا کرام کے فارسی اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دو لفظی غلطیوں کے علاوہ باقی متن بالکل بغدادی نسخہ جیسا ہے۔

☸ مارکیٹ میں دستیاب اُردو تراجم میں ایک ترجمہ زاویہ پبلیشرز دربار مارکیٹ لاہور کا شائع کردہ ہے جس کے مترجم ظفر اقبال کلیار ہیں۔ یہ کتاب کا بارِ اوّل ہے اور سنِ اشاعت 2012ء ہے۔ اس ترجمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ترجمہ بہت ہی مشکل انداز میں کیا گیا ہے اور بہت سی جگہوں پر عربی متن کا ترجمہ کیا ہی نہیں گیا۔

☸ دوسرا اُردو ترجمہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور کا شائع کردہ ہے جس کے مترجم محمد منشا تابش ہیں۔ منشا صاحب نے کتاب کے ترجمہ کے دوران اپنی طرف سے مختلف مقامات پر بطور شاعر اپنے اشعار کا استعمال کیا ہے۔

میں نے ترجمہ کرنے کے لیے بغدادی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے۔ ترجمہ کے دوران میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی مدد میرے شاملِ حال رہی اور ترجمہ کے دوران جس جس مقام پر مجھے مشکل پیش آئی میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے رابطہ کیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے نہایت شفقت سے اُس موضوع کو نہ صرف

سرّ الاسرار بلکہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی دیگر تصنیفات کے حوالہ جات کے ذریعے بھی تفصیلاً بیان فرمایا تاکہ اس عاجز کو تعلیماتِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے حقیقی مفہوم کو سمجھ کر ترجمہ کرنے میں مدد مل سکے۔ میں اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا نہایت شکرگزار ہوں کہ جن کی مہربانی سے میں اس لائق ہوا کہ ترجمہ آسان فہم اور عربی متن کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے کر سکوں۔ مشکل اور شرح طلب الفاظ اور اصطلاحات کی وضاحت جو میں نے اپنے مرشد کریم سے مختلف اوقات میں سنی اور سمجھی، حواشی میں درج کر دی گئی ہے۔

دنیا میں تراجم کے لیے تین طریقہ کار اختیار کیے جاتے ہیں؛ اوّل یہ کہ اصل متن کے بغیر ترجمہ شائع کر دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک فائدہ یہ ہے کہ ضخامت کم ہونے سے کتاب کی قیمت کم رہتی ہے اور نقصان یہ ہے کہ اصل متن کی غیر موجودگی میں قاری کے ذہن میں یہ خدشہ موجود رہتا ہے کہ ترجمہ اصل متن کے مطابق ہے یا مترجم نے اپنی طرف سے کچھ ردّ و بدل تو نہیں کیا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک صفحہ پر اصل متن اور اس کے مقابل صفحہ پر ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ اس میں مسئلہ یہ پیش آتا ہے کہ قاری کو مطالعہ کی روانی میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ مکمل ترجمہ شائع کرنے کے بعد تصدیق و موازنہ کے لیے آخر میں اصل متن شائع کر دیا جاتا ہے۔ میں نے تیسرے طریقہ کو بہتر سمجھا ہے۔ ترجمہ کے اختتام پر سرّ الاسرار کا اصل عربی متن اہلِ علم اور اہلِ تحقیق حضرات کے لیے شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

عاجز

سلطان محمد احسن علی سروری قادری

اللہ ہی کے لیے ہیں سب تعریفیں جو قدرت والا، (ہر چیز کا) جاننے والا، بنانے والا، حکمت والا، بن مانگے عطا کرنے والا، کرم فرمانے والا، پالنے والا اور بہت زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ ذکرِ حکیم اور عظمت والے قرآن کا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل کرنے والا ہے کہ جنہیں قوت والے دین اور صراطِ مستقیم کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ درود وسلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو خاتم الرسالت اور گمراہوں کے لیے ہدایت ہیں جنہیں تمام (آسمانی) کتابوں سے افضل (عظمت و فضیلت والی) کتاب کے ساتھ تمام رسولوں پر شرف حاصل ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبی، اُمّی، عربی اور امین ہیں۔ کثرت سے درود وسلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ اطہارؓ پر جو ہدایت کے طالبوں کے لیے ہدایت (کی شمع) ہیں اور درود وسلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحابؓ پر جو نہایت بزرگ اور منتخب شدہ ہیں۔

اس کے بعد غوثِ اعظم، قطبِ ربانی، ہیکلِ صمدانی، قندیلِ نورانی، سلطان الاولیا و عارفین، برہان الاصفیا و واصلین، اللہ پاک کے شہبازِ اشہب[1] ہمارے مولا و سردار اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہمارے رہنما، اعلیٰ حسب ونسب اور شرافت والے سیّد شیخ محیّ الدین عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس اللہ سرہُ العزیز ہیں (اللہ تبارک وتعالیٰ آپؒ کی قبرِ اقدس کو منور فرمائے) جن کا

[1] بلند پرواز کرنے والے

سلسلہ نسب یوں ہے: غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بن امام سیّد ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن امام سیّد عبداللہ بن امام سیّد یحیٰ زاہد بن امام سیّد محمد بن امام سیّد داؤد بن امام سیّد موسیٰ بن امام سیّد عبداللہ بن امام سیّد موسیٰ الجون بن امام سیّد عبداللہ المحض بن امام سیّد حسن المثنیٰ بن امام سیّدنا حسن السبط بن سیّدنا و مولینا امیر المومنین ابی الحسنین امام سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کا سلسلہ نسب والدہ محترمہ کی طرف سے اس طرح سے ہے: سیّد شیخ محیّ الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی بن سیّدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنتِ سیّد عبداللہ صومعیؒ زاہد بن سیّد ابی جمال الدین محمد بن سیّد محمود بن سیّد ابی العطاء عبداللہ بن سیّد کمال الدین عیسیٰ بن سیّد امام ابی علاؤ الدین محمد الجواد بن سیّد امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن حسین بن امام امیر المومنین سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(فرماتے ہیں کہ) علم بزرگی والا وصف، بلند مرتبہ، فخر کے لائق اور نفع بخش تجارت ہے کیونکہ یہ توحیدِ ربّ العالمین تک پہنچنے کا ذریعہ اور اس کے نبیوں اور رسولوں (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کی تصدیق کرنے کا وسیلہ ہے۔علما (علمائے ربانی) اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں میں سے ہیں جنہیں اس نے اپنے دین کی ترویج اور سربلندی کے لیے چن لیا، اپنے فضل سے مزید ہدایت فرمائی اور انہیں دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی۔وہ انبیا کرام کے وارث اور ان کے خلفا (نائبین)، رسولوں کے محرمِ راز اور ان کی حقیقی معرفت حاصل کرنے والے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ (اَيِ الَّذِيْنَ سَيِّئَاتُهُمْ مَعَ الْحَسَنَاتِ سَوَاءٌ) وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ (سورۃ الفاطر۔32)

ترجمہ: پس ہم نے اپنے بندوں میں سے چنے ہوئے خاص بندوں کو کتاب (مبین) کا وارث بنایا۔ اُن میں سے بعض اپنے نفس کے لیے ظالم ہیں اور بعض درمیانہ چال چلنے والے ہیں اور ان میں

سے بعض نیکیوں میں بڑھ جانے والے ہیں۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

◆ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ بِالْعِلْمِ وَ يُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ فِي الْبِحَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: علما (علمائے حق) علم (علمِ باطن) کے باعث انبیا کے وارث ہیں اور آسمان والے اُن سے محبت کرتے ہیں اور سمندروں میں موجود مچھلیاں قیامت تک اُن کے لیے مغفرت طلب کرتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

◆ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۃ الفاطر۔28)

ترجمہ: بے شک اُس (اللہ) کے بندوں میں سے صرف علما اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَبْعَثُ اللّٰهُ الْخَلْقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَآءَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَآءِ اِنِّيْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِيْ فِيْكُمْ اِلَّا لِعِلْمِيْ بِكُمْ وَ لَمْ اَضَعْهُ فِيْكُمْ لَا اُعَذِّبُكُمْ اِنْطَلِقُوْا اِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

ترجمہ: روزِ قیامت جب اللہ مخلوق کو اٹھائے گا تو علمائے ربانی کی جماعت کو الگ کردے گا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائے گا اے علما کے گروہ! بے شک میں نے اپنا علم (علمِ معرفت) جو تمہیں عطا کیا وہ تمہارے ہی لیے تھا سو میں نے وہ علم تمہیں دے کر ضائع نہیں کیا۔ لہٰذا تمہارے لیے کوئی عذاب نہیں۔ جنت کی طرف جاؤ پس تحقیق میں نے تم لوگوں کی مغفرت فرمادی۔

سب تعریفیں اللہ ربّ العزت کے لیے ہی ہیں جو ہر لحاظ سے تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جس نے درجات کو عابدوں کے لیے اور اپنے قرب کے مراتب کو عارفین کے لیے محفوظ فرمایا۔ بعض طالبانِ حق نے ہم (سیّدنا غوث الاعظمؓ) سے درخواست کی کہ ان کے لیے ایک ایسی جامع کتاب تیار

کریں جو اُن کے لیے (راہِ فقر کے ہر مقام کے لیے) کافی اور بھرپور ہو۔ پس طالبانِ مولیٰ کی طلب اور ضرورت کے مطابق یہ جامع کتاب تیار کی جو نہ صرف اُن کے لیے بلکہ اُن کے علاوہ دوسرے (بعد کے زمانے میں آنے والے) لوگوں (یعنی طالبانِ مولیٰ) کے لیے بھی کافی اور شافی ہوگی۔ اور اس کو ''سرّ الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار'' کا نام دیا جس میں شریعت، طریقت اور حقیقت کے اُن رازوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کی تلاش میں عموماً لوگ رہتے ہیں۔ اور یہ رسالہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے 24 حروف اور رات دن کے چوبیس گھنٹوں کی تعداد کے مطابق ایک مقدمہ اور چوبیس فصلوں پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں مخلوق کی ابتدا کو بیان کیا گیا ہے اور فصلوں میں سے پہلی فصل انسان کے اپنے اصلی حقیقی وطن (یعنی عالمِ لاھوت) کی طرف لوٹنے کا بیان ہے۔ دوسری فصل انسان کے اسفل سافلین کی طرف پھیرے جانے کا بیان ہے۔ تیسری فصل میں روحوں کے اجسام میں تصرف کو بیان کیا گیا ہے۔ چوتھی فصل میں علوم کی تعداد کو بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں فصل توبہ و تلقین کے بیان کے حوالے سے ہے۔ چھٹی فصل اہلِ تصوف کے بیان میں ہے۔ ساتویں فصل اذکار کے بیان میں ہے۔ آٹھویں فصل ذکر کی شرائط کے متعلق ہے۔ نویں فصل دیدارِ حق تعالیٰ کے بیان میں ہے۔ دسویں فصل میں ظلمت اور نورانیت کے حجابات کو بیان کیا گیا ہے۔ گیارھویں فصل سعادت اور شقاوت (نیک بختی اور بدبختی) کے حوالے سے ہے۔ بارھویں فصل فقرا کے متعلق ہے۔ تیرھویں فصل طہارتِ شریعت اور طہارتِ طریقت کے بارے میں ہے۔ چودھویں فصل نمازِ شریعت اور نمازِ طریقت کے بارے میں ہے۔ پندرھویں فصل عالمِ تجرید میں طہارتِ معرفت سے متعلق ہے۔ سولہویں فصل زکوٰۃِ شریعت اور زکوٰۃِ طریقت کے حوالے سے ہے۔ سترھویں فصل روزۂ شریعت اور روزۂ طریقت کے متعلق ہے۔ اٹھارویں فصل حجِ شریعت اور حجِ طریقت کے متعلق ہے۔ انیسویں فصل وجد اور صفائی قلب کے بیان میں ہے۔ بیسویں فصل خلوت اور گوشہ نشینی کے متعلق اور اکیسویں فصل خلوت (گوشہ نشینی) کے اذکار کے بارے میں ہے۔ بائیسویں فصل نیند اور اونگھ میں پیش آنے

والے واقعات کے متعلق ہے۔ تیئسویں فصل اہلِ تصوف کے متعلق ہے اور چوبیسویں فصل خاتمہ بالایمان کے بارے میں ہے اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف (ہر مشکل میں) رجوع کرتا ہوں۔

# مقدمہ
# خلق کی ابتدا کے بیان میں

اللہ تجھے اس بات کو جاننے کی توفیق عطا فرمائے جو اُس کو پسند ہے اور جو اُس کی رضا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نورِ جمال سے سب سے پہلے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

- خَلَقْتُ رُوْحَ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مِنْ نُّوْرِ وَجْهِیْ

ترجمہ: روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو میں نے اپنے چہرے کے نور سے پیدا فرمایا۔

جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

- اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِیْ

ترجمہ: سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا۔

- وَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

ترجمہ: اور سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

- وَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ

ترجمہ: اور سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔

- وَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ

ترجمہ: اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا۔

پس ان سب سے مراد ایک ہی شے ہے اور وہ ہے حقیقتِ محمدیہ۔ اسے نور اس لیے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ظلماتِ جلالیہ سے پاک ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ O (سورۃ المائدہ۔15)

ترجمہ: پس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور ایک کتابِ مبین[1] آئی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام عقل اس لیے رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام علوم کا ادراک رکھتے ہیں اور قلم اس لیے کہا گیا کہ قلم علم کو نقل کرنے کا سبب ہے جیسا کہ عالمِ حروفات میں قلم علم کو نقل (منتقل) کرنے کا سبب ہے[2]۔ پس روحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام کائنات (عالمِ موجودات) کا خلاصہ اور کائنات کی ابتدا اور اس کی اصل ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

❁ اَنَا مِنَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ

ترجمہ: میں اللہ سے ہوں اور تمام مومنین مجھ سے ہیں۔

اللہ پاک نے تمام ارواح کو حقیقتِ محمدیہ سے عالمِ لاھوت میں احسن وحقیقی صورت میں پیدا فرمایا اور اس عالم میں اُسے ''انسان'' کا نام دیا اور یہی عالم (یعنی عالمِ لاھوت) اُس کا اصلی وطن ہے۔ پس جب (انسانی ارواح کی تخلیق کو) چار ہزار سال گزر گئے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چشم مبارک کے نور سے عرش کو پیدا فرمایا اور عرش سے باقی کائنات کو پیدا فرمایا۔ جس کے بعد تمام انسانی ارواح کو کائنات کے سب سے نیچے والے طبقے عالمِ اجسام کی طرف منتقل کر دیا گیا جیسا کہ

---

[1] نور اور کتاب سے ایک ہی شے مراد ہے اور وہ ہے حقیقتِ محمدیہ جو انسانِ کامل کی صورت میں ہر زمانے میں اُس زمانے کے امام کی صورت میں ظاہری ہوتی ہے۔ [2] کائنات اور اس کی ہر مخلوق ظہور سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے علمی وجود کی صورت میں موجود تھی جیسے حروف سیاہی میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سیاہی کو پہلے قلم میں منتقل کیا جاتا ہے اور پھر قلم سے حروف کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ سب جو سیاہی یعنی علمِ الٰہی میں پوشیدہ تھا وہ سب قلم یعنی حقیقتِ محمدیہ میں بھی پوشیدہ تھا جس سے اس عالم میں مخلوقات کا ظہور ہوا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

◆ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ (سورۃ التین ۔5)

ترجمہ: پس ہم نے اس (روحِ قدسی) کو اسفل سافلین کی طرف منتقل کر دیا۔

یعنی سب سے پہلے روحِ قدسی کو عالمِ لاھوت سے عالمِ جبروت میں اتارا جسے اللہ تعالیٰ نے حرمین[1] کے درمیان نورِ جبروت سے روحِ سلطانی کا لباس پہنایا۔ پھر روحِ قدسی کو روحِ سلطانی کے لباس میں عالمِ ملکوت میں اتارا اور نورِ ملکوت کا لباس پہنایا جہاں وہ روحِ روحانی کہلائی۔ پھر عالمِ ملکوت سے عالمِ مُلک کی طرف اُس کا نزول ہوا جہاں اُسے نورِ مُلک کا لباس پہنایا اور یہاں روح (روحِ قدسی) روحِ جسمانی کہلائی۔ پھر اس سے اجسام پیدا فرمائے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی (سورۃ طٰہٰ ۔55)

ترجمہ: ہم نے تمہیں اسی (زمین) سے پیدا کیا اور اسی میں دوبارہ لوٹائیں گے اور اسی میں سے دوسری مرتبہ پھر سے اٹھائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ارواح کو اجسام میں داخل ہونے کا حکم فرمایا، پس بحکمِ الٰہی وہ اجسام میں داخل ہو گئیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (سورۃ الحجر ۔29)

ترجمہ: اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی۔

جب ارواح کا اجسام سے تعلق قائم ہوگیا تو وہ اُس عہد کو بھول گئیں جو انہوں نے یومِ میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ[2] (کے جواب میں) قَالُوْا بَلٰی[3] کہہ کر کیا تھا۔ پس وہ اپنے اصلی وطن (عالم لاھوت) کو بھول گئیں۔ اللہ رحمٰن نے اُن پر رحم فرماتے ہوئے ان کی مدد کی اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں تا کہ وہ ان سے رہنمائی لیتے ہوئے اپنے اصلی وطن کو یاد رکھیں جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ (سورۃ ابراہیم ۔5)

---

[1] عالمِ لاھوت اور عالم جبروت [2] کیا میں تمہارا رب نہیں؟ [3] ارواح نے کہا ''بے شک''

ترجمہ: اور یاد دلائیں اُن کو اللہ کے (ساتھ گزرے) دن۔

یعنی اللہ کے وصال میں گزرے دن جو وہ ارواح کی صورت میں گزار چکے تھے۔ تمام انبیا کرامؑ دنیا میں تشریف لائے اور اُنہیں اس عہد کی یاد دہانی کرواتے ہوئے واپس آخرت کی طرف لوٹ گئے۔ لیکن بہت ہی کم لوگوں نے اُن کی بات سنی اور اُن کی طرف مائل ہوئے۔ چند لوگوں میں اپنے اصلی وطن تک پہنچنے کے لیے شوق پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ نبوت کا سلسلہ روحِ اعظم یعنی خاتم الرسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچا جو گمراہی میں مبتلا لوگوں کے لیے ہادی ہیں، جنہیں غافل لوگوں کے لیے (اللہ تبارک وتعالیٰ نے) رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ انہیں غفلت کی نیند سے جگا کر بصیرت عطا کریں اور لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے وصال، دیدار اور اس کے ازلی جمال کی طرف بلائیں جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

- قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (سورۃ یوسف۔108)

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں میرا راستہ یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ (کے قرب) کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میری اتباع کرنے والے صاحبِ بصیرت ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

- اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ

ترجمہ: میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے تم جس کی اتباع کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

بصیرت روح کی آنکھ ہے جو اولیا اللہ کے لیے مقامِ قلب (فواد) میں کھلتی ہے اور یہ ظاہری علم (کے پڑھنے) سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ باطنی علمِ لدنّی[1] سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا O (سورۃ الکہف۔65)

ترجمہ: اور ہم نے اسے علمِ لدنّی سکھایا۔

---

[1] وہ علم جو مرشد کامل اکمل بذریعہ وھم اور الہام طالبانِ مولیٰ کے قلوب میں اتارتا ہے۔

لہٰذا انسان پر واجب ہے کہ عالمِ لاھُوت سے باخبر مرشد کی تلقین سے اہلِ بصیرت کی یہ آنکھ حاصل کرے۔ اے بھائیو! خبر دار رہو اور اپنے ربّ سے توبہ کے ذریعے بخشش طلب کرتے رہو جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے (قرآنِ پاک میں) ارشاد فرمایا:

✦ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (سورۃ آلِ عمران۔133)

ترجمہ: اور تم اپنے ربّ سے مغفرت طلب کرتے رہو اور وہ جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کی چوڑائی) سے بھی زیادہ ہے اور جو متقین کے لیے تیار کی گئی ہے۔

طریقت کا راستہ اپناؤ اور روحانی قافلوں کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرو۔ پس قریب ہے (وہ وقت) کہ (اللہ کے قرب کی طرف جانے والے) راستے منقطع کر دیئے جائیں گے[1] اور تمہیں اُس عالم کی جانب کوئی رفیق (مرشد) نہ ملے گا۔ ہم برباد ہونے والی دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آئے اور نہ ہی صرف کھانے پینے کے لیے آئے ہیں بلکہ نفس خبیث کی خواہشات کو ختم کرنے آئے ہیں۔ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے منتظر اور تمہارے لیے غمگین ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

غَمِّیْ لِاَجَلِ اُمَّتِیَ الَّذِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ

ترجمہ: میں آخری زمانہ میں آنے والے اپنے امتیوں کے لیے غمگین ہوں۔

## علم

ہم پر نازل ہونے والا علم دو قسم کا ہے: ایک علمِ ظاہر اور دوسرا علمِ باطن یعنی علمِ شریعت اور علمِ معرفت۔ شریعت کا حکم ہمارے ظاہر پر لاگو ہوتا ہے اور معرفت کا حکم ہمارے باطن پر۔ ان دونوں

[1] یعنی طالب کا وقت آخر آ جائے گا اور اس فانی دنیا میں اس کا وقتِ زندگی ختم ہو جائے گا جس کے ساتھ ہی انسان کو دی گئی مہلت بھی ختم ہو جائے گی۔

علوم کے جمع ہو جانے کا نتیجہ علمِ حقیقت ہے جیسا کہ درخت اور پتوں کے ملنے سے پھل حاصل ہوتا ہے۔اس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ (سورۃ الرحمٰن۔19-20)

ترجمہ: دو سمندر اُس (اللہ) نے اس طرح بہائے کہ باہم ایک نظر آتے ہیں لیکن اُن کے درمیان ایک حد ہے جس سے وہ مل نہیں پاتے۔

صرف علمِ ظاہر سے حقیقت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی مقصود (اللہ تعالیٰ) کا وصال حاصل ہو سکتا ہے۔ کامل عبادت وہ ہے جس میں دونوں علوم (علمِ ظاہر و علمِ حقیقت) جمع ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذاریات۔56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔

یعنی اپنی معرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ لہٰذا جو اللہ تبارک و تعالیٰ کو پہچانتا ہی نہیں وہ اس کی عبادت کیونکر کر سکتا ہے! تصفیہ کے ذریعے قلب کے آئینہ سے نفس کے حجاب کو دور کرنے سے (اللہ تعالیٰ کی) معرفت حاصل ہوتی ہے جس کے بعد (طالب کو) قلب کی گہرائی میں مقامِ سرّ میں پوشیدہ حسنِ ازلی کے خزانے (اللہ تعالیٰ) کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

- كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَيْ اُعْرَفَ

ترجمہ: میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا تاکہ وہ مجھے پہچانے۔

پس اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی پہچان کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

## معرفت

معرفت دو طرح کی ہوتی ہے: معرفتِ صفاتِ الٰہی اور معرفتِ ذاتِ الٰہی۔ معرفتِ صفات دونوں

جہان میں جسم کا حصہ ہے اور معرفتِ ذات آخرت (عالمِ لاھوت) میں روحِ قدسی کا حصہ ہے[1] جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَاَيَّدۡنَاهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ (سورۃ البقرہ۔87)

ترجمہ: اور ہم نے اس کی مدد روحِ قدسی سے کی۔

یعنی روحِ قدسی کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے (تاکہ وہ اللہ کا دیدار کر سکیں)۔

دونوں اقسام کی معرفت دو طرح کے علوم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی یعنی علمِ ظاہر اور علمِ باطن، جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اور ان کے متعلق حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

اَلۡعِلۡمُ عِلۡمَانِ عِلۡمٌ بِاللِّسَانِ وَ ذٰلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَ عِلۡمٌ بِالۡجِنَانِ فَذَالِكَ الۡعِلۡمُ النَّافِعُ لِحُصُوۡلِ الۡمَقۡصُوۡدِ

ترجمہ: علم دو طرح کا ہے: ایک وہ علم جس کا تعلق زبان سے ہے اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر حجت ہے۔ دوسرا علم وہ ہے جس کا تعلق قلب (باطن) سے ہے۔ یہی نفع بخش اور مقصود (ذاتِ حق تعالیٰ کی معرفت) حاصل کرنے میں فائدہ مند ہے۔

سب سے پہلے انسان کے لیے علمِ شریعت ضروری ہے تاکہ بدن عالمِ معرفتِ صفات میں معرفت حاصل کر سکے اور وہ درجات[2] ہیں۔ اس کے بعد علمِ باطن ہے جس کے ذریعے روح (روحِ قدسی) عالمِ معرفت میں ذاتِ حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتی ہے اور یہ اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک شریعت وطریقت کی مخالف رسومات کو ترک نہ کیا جائے اور اس کے حصول کے لیے بغیر دکھاوے اور نمائش کے، صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لیے نفسانی وروحانی مشقتیں (مجاہدۂ نفس وقلب) برداشت کی جائیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

---

[1] اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کی معرفت عالمِ موجودات میں ہی ممکن ہے جہاں ہر چیز اللہ کی صفات کی مظہر ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرے اور ذات کی معرفت بشریت (عالمِ موجودات) سے نکل کر عالمِ لاھوت تک پہنچ جانے پر روحِ قدسی ہی کر سکتی ہے۔

[2] یعنی صفات کی معرفت سے انسان کو مقامات ومراتب ہی حاصل ہوتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب نہیں۔

◆ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ○

(سورۃ الکہف۔110)

ترجمہ: پس جو اپنے ربّ کے لقا کا طلبگار ہو اُسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے[1] اور اپنے واحد ربّ کی بندگی میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔

عالمِ معرفت عالمِ لاھُوت ہے اور وہی انسان کا اصلی وطن ہے جس کا ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہے جہاں روحِ قدسی کو عمدہ و بہترین صورت میں ڈھالا گیا۔ اس سے مراد ہے کہ روحِ قدسی ہی حقیقی انسان ہے جو قلب (باطن) کی گہرائی میں (پوشیدہ) ہے۔ اس کے وجود کا اظہار ابتدائی طور پر توبہ و تلقین اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے زبانی ذکر سے ہے اور قلب کے زندہ ہو جانے پر دل کی زبان سے (ذکر جاری ہو جانے پر) ہے۔ اہلِ تصوف نے اسے طفلِ معانی[2] کا نام دیا ہے کیونکہ اس کا تعلق معنویاتِ قدسیہ[3] سے ہے اور اسے طفلِ معانی ان خصوصیات کی بنا پر کہا گیا ہے کہ:

1۔ یہ قلب سے پیدا ہوتا ہے جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، باپ اس کی پرورش کرتا ہے اور پھر وہ آہستہ آہستہ بلوغت کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔[4]

2۔ جس طرح بچوں کو ظاہری تعلیم دی جاتی ہے اسی طرح اسے بھی علمِ معرفت سکھایا جاتا ہے۔

3۔ جیسے بچہ ظاہری گناہوں کی گندگی سے پاک ہوتا ہے پس یہ (طفلِ معانی) بھی اُسی طرح شرک، غفلت اور بشری صفات سے پاک ہوتا ہے۔

4۔ پاکیزہ صورت بچوں کی طرح یہ بھی صاف اور پاکیزہ ہے اور نیند (عالمِ خواب) میں فرشتوں کی مانند نظر آتا ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے خدمت گاروں کو طفولیت کے وصف سے نوازا ہے جیسا کہ اللہ عزّوجل نے فرمایا:

---

[1] یہاں نیک اعمال سے مراد ظاہری بے روح عبادات نہیں بلکہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صاحبِ امر (مرشد کامل) کی ظاہری و باطنی اطاعت ہے۔ [2] روحِ قدسی، انسانِ حقیقی [3] روحِ قدسی کی تفصیل [4] یعنی مرشد کامل اکمل کی صحبت اور تربیت سے روح قربِ الٰہی میں ترقی کرتی ہے۔

- يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ (سورۃ الواقعہ ۔ 17)

ترجمہ: ان (اہلِ جنت) کے گرد نوعمر لڑکے طواف کریں گے جو ہمیشہ ایسے ہی (نوعمر) رہیں گے۔

- غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (سورۃ طور ۔ 24)

ترجمہ: ان (اہلِ جنت) کے لیے ایسے غلمان (جنت کے کمسن خادم) ہوں گے جیسے چھپے ہوئے موتی۔

6۔ روحِ قدسی کا یہ نام (یعنی طفلِ معانی) اس کی پاکیزگی اور شفافیت کے باعث ہے۔

7۔ روحِ قدسی پر اِس اسم یعنی طفلِ معانی کا اطلاق جسم کے ساتھ تعلق اور بشری صورت کی بنا پر صرف مجازی طور پر ہے اور یہ اطلاق اس کی عمدہ صورت کی وجہ سے ہے نہ کہ باطنی صفائی کی بنا پر۔

اگر ایک نظر اس (روحِ قدسی) کے ابتدائی حال کی طرف دیکھا جائے تو (پتہ چلتا ہے کہ) وہی اصلی و حقیقی انسان ہے جس کی اللہ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ پس جسم اور بشریت اس سے ہرگز محرم نہیں ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ (قربت کا) ایک وقت ایسا بھی ہے جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہے اور نہ کسی نبی ورسول کی۔

اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشریت ہے اور مقرب فرشتے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانیت ہے جسے جبروت کے نور سے پیدا کیا گیا۔ چونکہ فرشتے کو بھی جبروت کے نور سے پیدا کیا گیا پس وہ نورِ لاھُوت میں داخل نہیں ہوسکتا۔[1]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اَنَّ لِلّٰهِ جَنَّةً لَا فِيْهَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ وَلَا عَسَلٌ وَلَا لَبَنٌ بَلْ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى

---

[1] یعنی بطور بشریت کوئی نبی بھی اس قرب کے درمیان حائل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی عالمِ جبروت سے لے کر عالمِ ناسوت تک کی کوئی مخلوق اس قرب کی حقیقت کو سمجھ سکتی ہے۔

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک جنت ایسی بھی ہے جس میں نہ حوریں ہیں نہ محلات، نہ شہد و دودھ (کی نہریں) بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے چہرے کا دیدار ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ (سورۃ القیامۃ ۔22)

ترجمہ: اس (قیامت کے) دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے (یعنی انہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی وہ بس دیدارِ حق میں مصروف ہوں گے)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

ترجمہ: عنقریب تم اپنے ربّ کو اس طرح دیکھو گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو (بغیر کسی مشکل اور پریشانی کے) دیکھتے ہو۔

اگر کوئی فرشتہ یا بشری وجود اس عالم میں داخل ہوگا تو فوراً جل کر راکھ ہو جائے گا۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

لَوْ كَشَفْتُ سُبُحَاتِ وَجْهِ جَلَالِيْ لَاحْتَرَقَتْ كُلُّ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرِيْ

ترجمہ: اگر میں اپنے چہرے کے جلال کے انوار سے پردہ ہٹا دوں تا حدِ نگاہ ہر چیز جل کر راکھ ہو جائے۔

اسی طرح جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ''اگر میں ناخن کے برابر بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا۔''

## فصل اوّل

# انسان کے اپنے اصلی وطن کی طرف لوٹنے کے بیان میں

پس انسان دو طرح کے ہیں: جسمانی اور روحانی۔ جسمانی انسان عام ہیں اور روحانی انسان خاص ہیں۔ عام انسان اپنے اصلی وطن جو کہ درجات[1] ہیں، کی طرف علمِ شریعت، طریقت اور معرفت (کے احکامات) پر عمل کرنے سے رجوع کرتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلْحِکْمَۃُ الْجَامِعَۃِ مَعْرِفَۃُ الْحَقِّ

ترجمہ: جامع حکمت حق تعالیٰ کی پہچان اور معرفت ہے۔

(یہ تب حاصل ہوتی ہے) جب اعمال ریاکاری اور نمائش سے پاک ہو کر کیے جائیں۔

درجات کے تین طبقات ہیں:

پہلا طبق (اہلِ) عالمِ ملک[2] (عالمِ ناسوت) کی وہ جنت ہے جسے جنت الماویٰ کہتے ہیں۔

دوسرا طبق (اہلِ) عالمِ ملکوت[3] کی وہ جنت ہے جسے جنت النعیم کہتے ہیں۔

---

[1] عالمِ ناسوت، ملکوت اور جبروت کے مراتب و مقامات [2] اہلِ ناسوت کی جنت سے مراد وہ جنت ہے جو ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے شریعت کے احکام پر اچھے طریقے سے رضائے الٰہی کے لیے عمل کیا لیکن قربِ الٰہی کی خواہش نہ کی اس لیے عالمِ ناسوت میں ہی قید رہے اور قرب کے اگلے مقامات ملکوت، جبروت اور لاھوت تک رسائی حاصل نہ کی۔ [3] اہلِ عالمِ ملکوت وہ ہیں جنہوں نے زائد عبادات اور ورد و وظائف کے ذریعے ناسوت کی قید سے نجات حاصل کر لی اور ساتھ ساتھ تصوف کے اصولوں کو اپناتے ہوئے خواہشاتِ نفس سے کسی حد تک چھٹکارا حاصل کر لیا۔

تیسرا طبق (اہلِ) عالمِ جبروت[1] کی وہ جنت ہے جسے جنت الفردوس کہتے ہیں۔

یہ نعمتیں جسمانی[2] (اور عام انسان کے لیے) ہیں اور جسم اپنے عالم (ان جنتوں) کی طرف تین علوم علمِ شریعت، طریقت اور معرفت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلْحِکْمَۃُ الْجَامِعَۃِ مَعْرِفَۃُ الْحَقِّ وَالْعَمَلُ بِھَا وَمَعْرِفَۃُ الْبَاطِلِ وَتَرْکُہٗ

ترجمہ: جامع حکمت حق تعالیٰ کی معرفت ہے۔ اس پر عمل باطل کی پہچان اور اس کو ترک کرنا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم پر حق کو حق سے واضح فرما کر اپنی اتباع کی توفیق عطا فرما دے۔ باطل کو باطل سے واضح کر دے اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ وَخَالِقَہٗ عَرَفَ رَبَّہٗ وَتَابَعَہٗ

ترجمہ: جو اپنے نفس اور اس کے خالق کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے اور اُس کی اتباع کرتا ہے۔

خاص انسان[3] کا رجوع اپنے اصلی وطن قربِ الٰہی کی طرف ہوتا ہے جو وہ علمِ حقیقت کے سبب حاصل کرتا ہے اور یہی عالمِ قربِ لاھُوت میں توحید ہے۔ یہ حال اسے دنیا کی زندگی میں اپنی اس عادت کے سبب حاصل ہو جاتا ہے جس میں اُس کا سونا اور جاگنا برابر ہوتا ہے۔ بلکہ جب جسم سو جاتا ہے تو قلب بیدار ہو جاتا ہے اور اُسے فرصت مل جاتی ہے۔ پس وہ کُلی یا جزوی طور پر اپنے

---

[1] اہلِ عالمِ جبروت وہ ہیں جنہوں نے طریقت کے احکام پر عمل کر کے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے لیے جدوجہد کی اور فرشتوں جیسی نورانیت حاصل کر کے عالمِ جبروت تک رسائی حاصل کر لی البتہ قرب کی انتہا یعنی دیدار ولقائے الٰہی تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ جو روحانی خاص انسان کے لیے مخصوص ہے۔ [2] یعنی ان لوگوں کے لیے جو روح کی بجائے جسمانی اعمال میں مصروف رہے اس لیے ان کی روحانیت ان کی جسمانیت پر غالب نہ آ سکی۔ [3] جس نے روحانی پاکیزہ اعمال کے ذریعے قربِ الٰہی کے لیے جدوجہد کی جن کے نتیجے میں اس کی روح اس کے جسم اور خواہشات پر غالب آ گئی اور اسے عالمِ قرب میں لے گئی۔

اصلی وطن (لاھوت) میں پہنچ جاتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى (سورۃ الزمر۔42)

ترجمہ: اللہ موت کے وقت جانوں (روحوں) کو قبض کرتا ہے اور جن کی موت کا وقت نہیں آیا اُن کی (روحوں کو) نیند کی حالت میں۔ پس جس کے مرنے کا وقت آ گیا ہو ان (کی روحوں) کو روک لیتا ہے اور دوسری جانوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔

اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

نَوْمُ الْعَالِمِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الْجَاهِلِ بَعْدَ حَيَاتِ الْقَلْبِ بِنُوْرِ التَّوْحِيْدِ وَ بَعْدَ مُلَازَمَةِ اَسْمَآءِ التَّوْحِيْدِ بِلِسَانِ السِّرِّ بِغَيْرِ حَرْفٍ وَلَا صَوْتٍ

ترجمہ: نورِ توحید سے قلب کے زندہ ہو جانے کے بعد اور سرّ کی زبان سے بغیر حروف و آواز کے اسمائے توحید کے ذکر کے جاری ہونے کی بدولت عالم کی نیند جاہل کی عبادت سے افضل ہے۔

احادیثِ قدسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

اِنَّ عِلْمَ الْبَاطِنِ سِرٌّ مِنْ سِرِّيْ اَجْعَلُهٗ فِيْ قَلْبِ عِبَادِيْ وَلَا يَقِفُ عَلَيْهِ اَحَدٌ غَيْرِيْ

ترجمہ: بے شک علمِ باطن میرے اسرار میں سے ایک سرّ ہے جسے میں اپنے (مقرب) بندوں کے قلب میں (چھپا کر) رکھتا ہوں اور میرے سوا اس سے کوئی بھی واقف نہیں۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ وَاِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ اَحْسَنَ مِنْهُ

ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں

اور جب وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرتا ہے تو میں اُسے اُس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔
ان (احادیثِ قدسی میں علمِ باطن اور سِرّ) سے مراد علمِ تفکر ہے جو انسان کے وجود میں ہے۔
ان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔

تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِیْنَ سَنَةٍ

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔

تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ اَلْفِ عَامٍ

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔

پس اس توفیق کے لیے کہا جائے گا جس نے فروعات[1] کی تفصیل میں تفکر کیا اس کا ایک لمحہ کا تفکر ایک سال کی عبادت سے افضل ہے، جس نے اللہ کی عبادت میں جو کچھ ہم پر واجب ہے، کی معرفت کے (حصول کے) لیے ایک لمحہ کا تفکر کیا پس وہ تفکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے اور جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت میں ایک لمحہ بھی تفکر کیا وہ ایک لمحہ ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔ یہی تفکر علمِ عرفان[2] ہے جو عین توحید ہے، اسی سے ہی عارف اپنے معروف[3] اور اپنے محبوب[4] سے عالمِ قرب[5] کی طرف روحانی پرواز کے نتیجہ میں واصل ہوتا ہے۔ پس عابد جنت کی طرف سیر کرنے والا اور عارف قربِ حق کی طرف پرواز کرنے والا ہوتا ہے۔ اہلِ حق میں سے کسی (شاعر) نے کیا (خوب) کہا ہے:

قُلُوْبُ الْعَاشِقِیْنَ لَهَا عُیُوْنٌ تَرٰی مَا لَا یَرَاهَا النَّاظِرُوْنَا
لَهَا اَجْنِحَةٌ تَطِیْرُ بِغَیْرِ رِیْشٍ اِلٰی مَلَکُوْتِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَا

---

[1] ایسے شرعی مسائل جن کا تعلق ظاہری اعمال سے ہو [2] معرفت کا علم [3] جس کی معرفت حاصل کی جا رہی ہو [4] اللہ تعالیٰ [5] عالمِ واحدیت اور اس سے اوپر عالمِ وحدت اور احدیت

ترجمہ: عاشقوں کے قلوب کے لیے ایسی آنکھیں ہیں جن سے وہ سب بھی دیکھا جا سکتا ہے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ ان کے لیے ایسے بازو ہیں جن سے وہ بغیر پروں کے ربّ العالمین کے عالمِ ملکوت کی طرف پرواز کرتے ہیں۔

پس ایسی پرواز کرنے والا عارف کے باطن میں ہوتا ہے۔ وہی حقیقی انسان ہے اور وہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا محبوب، محرم اور عروس ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں ''اہلِ اللہ، اللہ تعالیٰ کی دلہنیں ہیں'' اور ایک روایت میں ہے ''اولیا اللہ، اللہ تعالیٰ کی دلہنیں ہیں۔'' جیسے دلہن کو اُس کے محرم کے سوا کوئی نہیں پہچانتا اُسی طرح وہ اولیا اللہ بھی عام انسانوں کے پردہ میں چھپے ہوتے ہیں اور انہیں اللہ پاک کے سوا کوئی نہیں دیکھتا۔ ایک حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: میرے اولیا (میں سے بہت سے) میری چادر کے نیچے (چھپے ہوتے) ہیں اور انہیں میرے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا۔

ظاہری طور پر تو لوگ دلہن کی صرف ظاہری زینت کے علاوہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں ''ولی زمین پر اللہ تعالیٰ کا خوشبودار پھول ہے جسے صدیقین سونگھتے ہیں اور وہ خوشبو اُن کے قلوب پر اثر انداز ہوتی ہے جس سے وہ اپنے ربّ کے مشتاق رہتے ہیں۔ اُن کی عبادت ان کے اخلاص کے فرق کے مطابق اور حسبِ فنا بڑھ جاتی ہے۔ جتنا زیادہ قرب حاصل ہوتا جاتا ہے اتنا زیادہ ہی وہ فنا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس ولی وہ ہے جو اپنے حال میں فانی[1] اور اللہ پاک کے مشاہدہ میں باقی[2] ہو۔ نہ اسے اپنے نفس پر کوئی اختیار ہو اور نہ اللہ کے سوا کسی کے ساتھ قرار ہو[3]۔

---

[1] اپنی ذاتی ضروریات اور خواہشات اور اپنے وجود کی فکر سے آزاد [2] اللہ کی ذات اور اس کی رضا کے علاوہ اُس ولی کو کچھ بھائی نہ دے اور وہ ہر لمحہ اللہ کے دیدار میں محو رہے۔ [3] ایسے ولی یا طالب مولیٰ کو اپنی خواہشات اور مرضی پر اختیار نہیں ہوتا۔ اس کے پیشِ نظر صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہی ہوتی ہے اور وہ اللہ کے سوا کسی کے ساتھ سکون محسوس نہیں کرتا۔

اس کی تصدیق کرامت سے ہوتی ہے، اسے پوشیدہ رکھا جاتا ہے اور ظاہر نہیں کیا جاتا کہ اللہ کے راز کو ظاہر کرنا کفر ہے۔ مرصاد میں آیا ہے ''تمام صاحبِ کرامات حجاب میں ہیں اور ان (مردانِ خدا) کے لیے کرامت خونِ حیض کی طرح ہے۔'' پس ولی کے لیے ایسے ہزار مقامات ہیں جن میں سے سب سے پہلے کرامت کا مقام ہے۔ جو اس مقام سے گزر جاتا ہے وہ باقی مقامات بھی حاصل کر لیتا ہے ورنہ ناکام ہو جاتا ہے۔

# فصل دوم

# انسان کے اسفل سافلین کی طرف لوٹائے جانے کے بیان میں

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے روحِ قدسی کو عالم لاہوت میں احسن صورت میں تخلیق کیا تو اس کو پست ترین مقام (یعنی عالمِ ناسوت) کی طرف بھیجنے کا ارادہ بھی فرمالیا تا کہ مقامِ صدق میں عظمت والے بادشاہ (اللہ تبارک وتعالیٰ) کے لیے اس کی محبت اور قربت میں اضافہ ہو اور یہ مقام اولیا کرام اور انبیا علیہم السلام کا ہے۔

سب سے پہلے روحِ قدسی کو عالمِ جبروت میں توحید کے بیج کے ساتھ منتقل فرمایا یعنی عالمِ نورانیت سے اس عالم میں رکھا اور اُسے اس عالم (عالمِ جبروت) کا لباس پہنایا۔ اسی طرح اُسے عالمِ ملک (ناسوت) میں بھیجا اور اس کے لیے عنصری لباس[1] یعنی یہ کثیف جسم تخلیق کیا تا کہ وہ عالمِ ملک (ناسوت) میں جل نہ جائے۔ اور جبروتی لباس کے اعتبار سے روحِ قدسی کا نام روحِ سلطانی رکھا اور ملکوتی (لباس کے) اعتبار سے روحِ سیرانی وروحِ روانی رکھا اور ملکی اعتبار سے اس کا نام روحِ جسمانی رکھا۔

اسفل سافلین کی طرف لوٹانے کا مقصد یہ تھا کہ قلب وجسم کے وسیلہ سے انسان زیادہ قرب و درجات حاصل کرے اور اپنے قلب کی زمین پر توحید کا بیج بوئے تا کہ اُس سے توحید کا درخت اُگے جس کی جڑ ہوائے سرور میں قائم ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے (حصول کے) لیے توحید کا

---

[1] اربعہ عناصر یعنی آگ، مٹی، پانی اور ہوا سے تیار کردہ جسمانی وجود

پھل لگے۔

قلب کی زمین پر شریعت کا بیج بوئے تا کہ اُس سے شریعت کا درخت پیدا ہو جس پر درجات کے پھل لگیں۔ لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام ارواح کو جسم میں داخل ہونے کا حکم دیا اور ہر روح کے لیے جسم میں ایک مقام متعین کر دیا۔ روحِ جسمانی کا مقام جسم میں خون اور گوشت کے درمیان ہے اور روحِ قدسی کا مقام سِرّ میں ہے۔ ان میں سے ہر ایک (مقام پر روحِ قدسی) کے لیے وجود کی مملکت میں ایک دکان ہے جس میں سامانِ تجارت اور منافع ہے، ایسی تجارت جس میں ہرگز کوئی خسارہ نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ O (سورۃ الفاطر 29)

ترجمہ: (اجسام اپنے ہر باطنی مقام پر) پوشیدہ اور اعلانیہ تجارت کرتے ہیں اور جو وہ (باطنی ترقی کے لیے) خرچ[1] کرتے ہیں اس میں ہرگز کوئی خسارہ نہیں۔

پس ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے وجود کے ان (ظاہری و باطنی) معاملات کو سمجھے کیونکہ وہ جو کچھ یہاں حاصل کرے گا وہ اس کے اپنے ذمہ ہوگا۔ جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ O وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۃ العادیات۔10-9)

ترجمہ: کیا (انسان) جانتا نہیں جب قبروں سے (مردوں کو) اٹھایا جائے گا اور جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے ظاہر کر دیا جائے گا۔[2]

◆ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ (سورۃ بنی اسرائیل۔13)

ترجمہ: اور ہر انسان کی قسمت اس کے گلے لگا دی گئی ہے۔[3]

---

[1] یعنی جو اعمال وہ احکامِ الٰہی کے مطابق اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کے لیے کرتے ہیں۔ [2] انسان کی روح جس باطنی مقام تک پہنچی ہوگی اور جو اعمال کیے ہوں گے وہ مقام اور اعمال سب پر عیاں ہو جائیں گے اور نفس کی اچھی یا بُری حالت بھی سب پر ظاہر ہو جائے گی۔ [3] یعنی اچھے اور بُرے اعمال انسان کے اپنے اختیار میں ہیں چاہے تو خیر کا راستہ اختیار کر کے رضائے الٰہی اور قربِ الٰہی کی طرف سفر کرے یا شر کا راستہ اختیار کر کے اللہ کے غیظ وغضب کا شکار ہو۔

# فصل سوم

## ارواح کے جسموں میں تصرف کے بیان میں



روحِ جسمانی کی دکان بدن میں سینہ اور ظاہری اعضا ہیں، اس کی دولت شریعت اور اس کی تجارت حکمِ الٰہی کے مطابق ظاہری احکام پر شرک سے پاک (بے ریا) عمل کرنا ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے۔

✦ وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سورۃ الکہف۔110)

ترجمہ: اور اپنے واحد ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

بے شک اللہ واحد ہے اور وہ واحد کو ہی پسند کرتا ہے۔ یعنی اعمال ریا و نمائش اور دنیاوی لالچ سے پاک ہوں کیونکہ ولایت، مکاشفہ اور عالمِ مُلک (ناسوت) میں زمین سے لے کر آسمان تک ہر چیز کا مشاہدہ اور اس جیسی کراماتِ کونیہ رہبانیت کے مراتب میں سے ہیں جیسا کہ پانی پر چلنا، ہوا میں اُڑنا، (دور کا) فاصلہ (لمحوں میں) طے کر لینا، دور کی باتیں سن لینا اور بدن کے (اندرونی) اسرار[1] کو جان لینا۔ آخرت میں اس کا نفع جنت، حور و قصور و غلمان[2]، شرابِ طہور اور جنتِ اولیٰ میں دیگر نعمتوں کا حصول ہے جسے جنت الماویٰ کہتے ہیں۔

روحِ روانی کی دکان قلب ہے، اس کی دولت علمِ طریقت ہے اور اس کی تجارت بارہ اسمائے اصول میں سے پہلے چار اسما کا بغیر حرف و آواز ذکر ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

---

[1] کشف سے دل کا حال معلوم کر لینا [2] کم عمر اور حسین جنتی لڑکے جو اہلِ جنت کی خدمت پر مامور ہوں گے

✦ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
(سورۃ بنی اسرائیل ۔110)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے تم (سب) اسے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جس بھی نام سے پکارو گے سب اچھے نام اُسی کے ہیں۔

✦ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (سورۃ الاعراف ۔180)

ترجمہ: اور اللہ کے ہی سب اچھے نام ہیں پس اُسے ان (ناموں) سے پکارو۔

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ اسما قلبی ذکر یعنی علمِ باطن کا محل[1] ہیں اور (ذاتِ حق تعالیٰ کی) معرفت اسمائے توحید (اسمِ اللہ ذات اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو کے ذکر) کا نتیجہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

⊕ اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں بے شک جس نے ان کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مزید ارشاد فرمایا:

⊕ اَلدَّرْسُ حَرْفٌ وَّالتَّكْرَارُ اَلْفٌ

ترجمہ: درس ایک حرف ہے اور تکرار ہزار بار ہے۔

(مندرجہ بالا حدیث میں) شمار کرنے سے مراد ان (اسما سے ظاہر ہونے والی اللہ کی) صفات سے متصف اور اس (یعنی اللہ) کے اخلاق سے متخلق ہونا ہے۔ یہ بارہ اسما کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بارہ حروف کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارہ اسمائے اصول ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلمۂ توحید کے بارہ حروف میں سے ہر حرف کے لیے قلب کی مختلف حالتوں میں ایک ایک اسم کو متعین فرما دیا ہے۔ ہر عالم کے لیے تین اسما ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ اہلِ محبت کے قلوب کو ثبات[2] بخشتا

---

[1] یعنی اسمائے باری تعالیٰ ہی کے ذریعے اللہ کی صفات کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ [2] مضبوطی، قرار، ثابت قدمی

ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (سورۃ ابراہیم۔27)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (اس) مضبوط بات (کی برکت) سے دنیاوی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی۔

ان پر سکونِ محبت نازل فرماتا ہے اور توحید کے شجر کو قائم رکھتا ہے جس کی جڑیں نہ صرف ساتوں زمینوں میں بلکہ تحت الثریٰ میں ہیں، اس کی شاخیں آسمان میں عرش سے بھی اوپر ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ○ (سورۃ ابراہیم۔24)

ترجمہ: (مضبوط بات یعنی توحید) پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑیں (زمین میں) قائم اور جس کی شاخیں آسمانوں میں ہیں۔

اور روحِ سیرانی کا منافع قلب کی حیات ہے جس سے طالب عالمِ ملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے مثلاً جنت اور اہلِ جنت، اس کے انوار اور فرشتوں کا مشاہدہ، اسمائے باطن بلا حرف و آواز ملاحظہ کر کے وہ (باطنی) زبان سے باطنی گفتگو کرتا ہے۔ آخرت میں روحِ سیرانی کا ٹھکانہ دوسری جنت ہے جسکا نام جنت النعیم ہے۔

روحِ سلطانی کی دکان فواد[1] ہے۔ اس کی دولت معرفت اور اس کی تجارت دل کی زبان سے چار وسطی اسما کا (دائمی) ذکر ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ بِاللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَعِلْمٌ بِالْجَنَانِ وَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ لِاَنَّ اَكْثَرَ الْمُنَافِعِ الْعِلْمُ فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ

ترجمہ: علم دو طرح کا ہے۔ وہ علم جس کا تعلق زبان سے ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مخلوق

[1] قلب

پر حجت ہے اور دوسرا علم جس کا تعلق دل سے ہے اور وہی علم منافع بخش ہے۔ اس دائرہ (دائرہ معرفت) میں یہ علم بے حد نفع بخش ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اَنَّ لِلْقُرْاٰنِ ظَھْرًا وَّبَطْنًا

ترجمہ: بے شک قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔

- اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَشْرَ اَبْطُنٍ فَکُلٌّ مَا ھُوَ بَطْنٌ فَھُوَ اَنْفَعُ وَاَرْجَحُ لِاَنَّہٗ مُخٌّ

ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے قرآنِ پاک کو دس بطون میں نازل فرمایا۔ پس اُس کا ہر بطن نفع بخش اور فائدہ مند ہے کیونکہ وہ (قرآن کا) مغز ہے۔

اور یہ (بارہ) اسماان بارہ چشموں کی طرح ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے جاری ہوئے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ط فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا ط قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ (سورۃ البقرہ۔60)

ترجمہ: اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے فرمایا اپنا عصا اس پتھر پر مارو۔ پس اُس (پتھر) سے بارہ چشمے جاری ہوئے اور ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ پہچان لی۔

پس علمِ ظاہر کی مثال عارضی بارش کی سی ہے اور علمِ باطن اصلی چشمے کی طرح ہے اسی لیے پہلے والے (یعنی علمِ ظاہر) سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ اَحْیَیْنٰھَا وَاَخْرَجْنَا مِنْھَا حَبًّا فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ o (سورۃ یٰسین۔33)

ترجمہ: اور اُن کے لیے نشانی ہے کہ ہم نے اس مردہ زمین کو زندہ کیا اور اس میں اناج پیدا کیا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمینِ آفاق سے (وہ) اناج پیدا فرمایا جو حیواناتِ نفسانی کے لیے قوت بخش ہے اور قلوب کی زمین سے وہ اناج پیدا کیا جو ارواحِ روحانی کے لیے قوت بخش ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ

ترجمہ: جو (شخص) چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص سے (اطاعت میں) رہا اُس کے قلب سے حکمت کے چشمے اُس کی زبان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

اس (روحِ سلطانی) کا نفع جمالِ الٰہی کے عکس کا دیدار ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (سورۃ النجم۔11)

ترجمہ: قلب نے اُسے نہ جھٹلایا جو (چشمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے) دیکھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: مومن مومن کا آئینہ ہے۔

اوّل مومن سے مراد مومن بندے کا قلب ہے اور دوسرے مومن سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ (سورۃ حشر۔23)

ترجمہ: اللہ مومن بھی ہے اور مھیمن (نگہبان) بھی۔

اس گروہ (یعنی روحِ سلطانی) کا ٹھکانہ تیسری جنت ہے جس کا نام جنت الفردوس ہے۔

روحِ قدسی کی دکان سرّ میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

اس کی دولت علمِ حقیقت ہے اور وہی علمِ توحید ہے۔ اس کی تجارت بغیر آواز کے، سرّ کی زبان سے

آخری چار اسمائے توحید کا (دائمی) ذکر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

- وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (سورۃ طٰہٰ۔7)

ترجمہ: اور اگر آپ بلند آواز سے بات کریں تو بھی وہ جانتا ہے ہر راز کو بلکہ اس سے بھی مخفی۔

پس اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس بات کو نہیں جانتا اور اس کا نفع طفلِ معانی کا ظہور اور سِرّ کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے چہرے کے جلال و جمال کا مشاہدہ، معائنہ اور دیدار ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (سورۃ القیامہ 23-22)

ترجمہ: اُس (قیامت کے) دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے ربّ کے دیدار میں مشغول ہوں گے۔

یعنی اللہ کو بغیر کسی واسطہ، حالت اور بغیر کسی تشبیہ کے دیکھیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (سورۃ الشوریٰ۔11)

ترجمہ: اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

جب انسان اپنے مقصود (اللہ تبارک وتعالیٰ) کو پالیتا ہے تو عقلیں چکرا جاتی ہیں، قلوب حیرت زدہ رہ جاتے ہیں، زبانیں بند ہو جاتی ہیں اور ان میں ہرگز استطاعت نہیں رہتی کہ وہ کسی کو اس (مشاہدہ) سے باخبر کر سکیں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مثال سے پاک ہے۔

پس جب ایسی خبریں علما کے پاس پہنچیں تو وہ ان مقالات کا مطالعہ کریں، علوم کے مقامات کو سمجھیں، اس کی حقیقت کو جانچیں اور اعلیٰ مقامِ علیین پر اپنی توجہ رکھیں۔ علمِ لدنّی اور معرفتِ ذاتِ احدیت حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کریں اور جو مقالات آگے آرہے ہیں، ان پر اعتراض اور ان کا انکار نہ کریں۔

# فصل چہارم

# علوم کی تعداد کے بارے میں

علمِ ظاہر بارہ اقسام کا ہے اور علمِ باطن کی بھی بارہ اقسام ہیں جنہیں عوام اور خواص کی قابلیت (اور صلاحیت) کے مطابق ان میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پس (تمام ظاہری و باطنی) علوم چار ابواب پر مشتمل ہیں۔ باب اوّل شریعت کے ظاہر سے متعلق ہے جس میں اوامر و نواہی اور تمام (ظاہری) احکام شامل ہیں۔ باب دوم اس (شریعت) کا باطن ہے جسے علمِ باطن اور طریقت کا نام دیا گیا ہے۔ باب سوم باطن کے متعلق ہے جسے علمِ معرفت کا نام دیا گیا ہے اور باب چہارم تمام بطون کے باطن کے متعلق ہے جسے علمِ حقیقت کا نام دیا گیا ہے۔ پس یہ سب علوم حاصل کرنا ضروری ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

اَلشَّرِيْعَةُ شَجَرَةٌ وَالطَّرِيْقَةُ اَغْصَانُهَا وَالْمَعْرِفَةُ اَوْرَقُهَا وَالْحَقِيْقَةُ ثَمَرُهَا وَالْقُرْآنُ جَامِعُ جَمِيْعِهَا بِالدَّلَالَةِ وَالْاِشَارَةِ تَفْسِيْرًا اَوْ تَاوِيْلًا

ترجمہ: شریعت ایک درخت (کی مثل) ہے، طریقت اس کی ٹہنیاں ہیں، معرفت اس کے پتے ہیں، حقیقت اس کا پھل ہے اور قرآن ان سب (علوم) کا جامع ہے جس میں سب دلائل، اشارے، تفاسیر اور تاویلات موجود ہیں۔

''صاحب المجمع'' کہتے ہیں کہ تفسیر عوام کے لیے ہے اور تاویل خواص کے لیے ہے کیونکہ خواص راسخ علما ہیں، رسوخ کے معنی کھجور کے درخت کی مثل علم میں ثبات، قرار اور مضبوطی کے ہیں جیسے

(کھجور کے درخت کی) جڑیں زمین میں گڑھی ہوئی ہیں اور اُس کی شاخیں آسمان (کی بلندیوں) میں ہیں۔ یہ پختگی اس کلمہ کا نتیجہ ہے جس کا بیج (قلب کی) صفائی کے بعد قلب کی گہرائی میں بویا جاتا ہے۔ایک قول کے مطابق اللہ کے فرمان وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کو (حرفِ) عطف (یعنی ''وَ'') کے ساتھ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ ملایا گیا ہے۔[1]

تفسیر کبیر کے مصنف[2] فرماتے ہیں اگر (علمِ باطن کے) اس دروازہ[3] کو کھول لیا جائے تو باطن کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں (جس کے بعد) بندہ اوامر و نواہی کی تعمیل اور چاروں دائروں میں ہر دائرہ میں نفس کی مخالفت کا پابند ہے کہ دائرۂ شریعت میں نفس (شریعت کے) مخالف وسوسے پیدا کرتا ہے، دائرۂ طریقت میں (نفس) دین کی موافقت میں نبوت اور ولایت کا (جھوٹا) دعویٰ کرواتا ہے، دائرۂ معرفت میں (نفس) نورانیت کے دھوکا میں خفی شرک (کے وسوسے ڈالتا ہے) اور ربوبیت کا دعویٰ کرواتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (سورۃ الجاثیہ۔23)

ترجمہ: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ایسے شخص کو دیکھا جس نے خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

دائرہ حقیقت میں شیطان، نفس اور فرشتے داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ اس میں اللہ کے سوا ہر چیز جل کر راکھ ہو جاتی ہے جیسا کہ جبرائیلؑ نے (معراج کی رات) فرمایا ''اگر میں ناخن برابر بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا۔'' اس دائرہ میں آکر طالب اپنے دشمنوں (نفس و شیطان) سے نجات پا لیتا ہے اور مخلص بن جاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ (سورۃ ص 83-82)

---

[1] یہ سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر 7 ہے وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ ترجمہ: اس کی تاویل اللہ ہی جانتا ہے اور علم میں پختہ لوگ۔یعنی علم کے باطن کو یا اللہ جانتا ہے یا علمائے حق [2] امام فخر الدین رازیؒ [3] وہ علم جس کے حصول کے بعد اُس کا شمار راسخ علما میں ہونے لگے۔

ترجمہ: (شیطان نے) کہا (الٰہی) تیری عزت وجلال کی قسم! میں ضرور ان سب (لوگوں) کو گمراہ کروں گا مگر سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔

بندہ جب تک حقیقت (کے دائرہ) تک نہیں پہنچتا وہ مخلص نہیں بن سکتا کیونکہ بشری صفات اور غیریت (غیر اللہ) تجلیٔ ذات کے بغیر فنا نہیں ہو سکتے اور نہ ہی حق تعالیٰ کی (حقیقی) معرفت حاصل کیے بغیر جہالت کا پردہ اٹھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ خود بغیر کسی واسطے (اور وسیلے) کے (بندے کو) علمِ لدنّی عطا کرتا ہے، جس کے بعد طالب خضر علیہ السلام کی مثل اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی تعریف سے (حاصل) کرتا ہے اور اُس کی عبادت اس کی تعلیم سے کرتا ہے۔ اس مقام پر وہ ارواحِ قدسی کا مشاہدہ کرتا ہے اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (حقیقت کی) معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ پس وہ ازل سے ابد تک سب جان جاتا ہے اور انبیا علیہم السلام اُسے ابدی وصال کی خوشخبری دیتے ہیں جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا (سورۃ النساء۔69)

ترجمہ: اور یہ سب (انبیا، شہدا، صدیقین اور صالحین) کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

جو اس علم سے واصل نہیں ہوتا وہ حقیقت میں عالم ہی نہیں، چاہے اس نے لاکھوں کتابیں کیوں نہ پڑھ رکھی ہوں کیونکہ وہ روحانیت تک پہنچا ہی نہیں۔ ظاہری علوم کے ساتھ جسمانی اعمال کا بدلہ صرف جنت ہے جہاں صرف صفاتِ (الٰہیہ) کا عکس جلوہ نما ہے۔ عالم صرف علمِ ظاہر کے ذریعے حریمِ قدسی اور قربِ حق تعالیٰ میں نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ عالمِ پرواز ہے جہاں بازوؤں کے بغیر نہیں اڑا جا سکتا مگر وہ بندہ جو علمِ ظاہر اور علمِ باطن (دونوں) کو عمل میں لاتا ہے، وہ عالمِ لاھوت میں پہنچ جاتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- یَا عَبْدِیْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَدْخُلَ حَرَمِیْ فَلَا تَلْتَفِتْ اِلَی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ لِاَنَّ الْمُلْكَ شَیْطَانُ الْعَالِمِ وَالْمَلَكُوْتَ شَیْطَانُ الْعَارِفِ وَالْجَبَرُوْتَ شَیْطَانُ الْوَاقِفِ

ترجمہ: اے میرے بندے! جب تُو میرے حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو ملک، ملکوت اور جبروت کی طرف مائل نہ ہو کیونکہ ملک عالم کا شیطان ہے اور ملکوت عارف کا شیطان ہے اور جبروت واقف کا شیطان ہے۔

جو طالب ان میں سے کسی ایک عالم پر بھی راضی ہو گیا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا یعنی قرب (حضورِ حق تعالیٰ) سے دور ہوا البتہ درجات سے دور نہ ہوا۔ ایسے طالب قرب کی طلب تو رکھتے ہیں لیکن اُسے حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ غیر (یعنی درجات وثواب کو پانے) کا لالچ رکھتے ہیں اور اُن کے پاس صرف ایک ہی بازو (یعنی علمِ ظاہر) ہے۔ اہلِ قرب کو وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی بشر کے قلب میں اس کا خیال گزرا۔ وہ مقام جنتِ قربِ الٰہی ہے جس میں حوریں ہیں نہ محلات۔ انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کو پہچانے اور نفس کی خاطر اس بات کا دعویٰ نہ کرے جس کا اُسے ہرگز حق نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

✿ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً عَرَفَ قَدْرَهٗ وَلَمْ يَتَعَدَّ طَوْرَهٗ وَحَفِظَ لِسَانَهٗ وَلَمْ يُضَيِّعْ عُمْرَهٗ

ترجمہ: اللہ اُس آدمی پر رحم فرمائے جس نے اپنی قدر پہچانی، اپنی حد سے آگے نہ بڑھا، اپنی زبان کی حفاظت کی اور اپنی عمر کو ضائع نہ کیا۔

پس ایسے عالم کو چاہیے کہ وہ اپنی ذات میں حقیقتِ انسان جسے طفلِ معانی کہتے ہیں، کے معانی حاصل کرے، اسمائے توحید کے دائمی ذکر سے اس کی تربیت کرے اور عالمِ اجسام سے نکل کر عالمِ روحانیت، جو عالمِ سرّ ہے، میں داخل ہو۔ اس عالم میں غیر اللہ ہرگز نہیں قرار پا سکتا کیونکہ وہ نور کے صحرا کی مانند ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ طفلِ معانی اس میں پرواز کرتا ہے اور اس کے وہ عجائب وغرائب دیکھتا ہے جن کو (زبان سے) بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ موحدین[1] کا مقام ہے جو اپنی ذات کو عینِ وحدت میں گم کر دیتے ہیں اور جمالِ حق تعالیٰ کے دیدار کے وقت ان کا اپنا وجود ایسے غائب

[1] وہ لوگ جو ازل سے توحید پر قائم ہوتے ہیں اور جن کا سر کبھی غیر اللہ کے سامنے نہیں جھکا۔

ہو جاتا ہے جیسے سورج کی تیز روشنی کے باعث (آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور) انسان عمارات کو نہیں دیکھ سکتا، اسی طرح انسان مشاہدۂ جمالِ الٰہی کے وقت غلبۂ حیرت و محویت کے باعث اپنی ذات کو نہیں دیکھ پاتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''جب انسان آسمان کی سلطنت میں داخل ہوتا ہے تو پرندے کی پیدائش کی طرح اُس کی دوبارہ پیدائش ہوتی ہے۔'' اس سے مراد انسان کی حقیقت اور قابلیت سے روحانی طور پر طفلِ معانی کا پیدا ہونا ہے اور وہی انسان کا راز ہے جو علمِ شریعت اور علمِ حقیقت کے اجتماع سے وجود اور عقول میں ظاہر ہوتا ہے جیسے مرد اور عورت کے نطفے کے ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ (سورۃ الدھر۔2)

ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا فرمایا تاکہ اس کو آزمایا جا سکے۔

طفلِ معانی کے ظہور کے بعد انسان عالمِ خلق کے سمندروں کو پار کر کے عالمِ امر کی گہرائیوں میں پہنچ جاتا ہے کیونکہ یہ تمام ظاہری عالم، عالمِ روح (عالمِ امر) کے مقابلے میں پانی کے ایک قطرے کی مثل ہیں۔ اس ظہور کے بعد علومِ روحانی اور علومِ لدنّی کا فیض (انسانِ حقیقی میں) بغیر حروف اور آواز کے جاری ہو جاتا ہے۔

# فصل پنجم

## توبہ اور تلقین کے بیان میں

جان لے کہ گزشتہ فصل میں بیان کردہ مراتب خالص توبہ اور مرشد کامل کی تلقین کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

- وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (سورۃ الفتح۔26)

ترجمہ: اور ان پر تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔

وہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے بشرطیکہ یہ کلمہ کسی ایسے قلب سے اخذ کیا جائے جو صاحبِ تقویٰ کا ہو اور جس میں ذاتِ الٰہی کے سوا کچھ (موجود) نہ ہو۔ اس سے مراد وہ کلمہ نہیں جو عوام کی زبانوں پر ہے۔ بے شک (کلمے کے) الفاظ ایک ہی ہیں لیکن (باطنی) معانی میں فرق پایا جاتا ہے۔ اور جب توحید کا یہ بیج زندہ دل (مرشد کامل) سے اخذ کیا جائے تو یہ قلب کو زندہ کرتا ہے۔ پس یہی بیج کامل بیج ہے کیونکہ ناقص بیج اُگ نہیں سکتا اسی لیے کلمۂ توحید کا نزول قرآنِ مجید میں دو مقامات پر ہوا ہے۔ ایک کا اطلاق قولِ ظاہر[1] پر ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۃ الصّٰفّٰت۔35)

ترجمہ: جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں۔

پس یہ کلمات عوام کے حق میں نازل ہوئے ہیں۔

---

[1] محض زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرنا

دوسرے (مقام پر کلمۂ توحید) کا اطلاق علمِ حقیقی[1] پر ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورۃ محمد۔19)

ترجمہ: پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جان لیں بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کے لیے مغفرت طلب فرمائیں۔

پس اس آیتِ شریفہ کے نازل ہونے کا مقصد خواص کی تلقین ہے۔

## ذکر کی تلقین کا بیان

سب سے پہلے جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (اللہ کے) قرب کے لیے افضل اور آسان ترین راستے کی خواہش کی وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی کا انتظار فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کلمۂ توحید تین مرتبہ تلقین کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کلمہ کو اُسی طرح ادا کیا جیسے جبرائیل علیہ السلام نے تلقین کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ کلمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تلقین کیا پھر تمام صحابہ کرامؓ کے پاس جا کر سب کو تلقین کیا اور ارشاد فرمایا:

✦ قَدْ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ نَعُوْدُ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ

ترجمہ: تحقیق ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹتے ہیں۔

یعنی نفس سے جہاد۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

✦ اَعْدٰى اَعْدَائِكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ

ترجمہ: تمہارے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن تمہارا نفس ہے جو تمہارے پہلوؤں کے درمیان ہے۔

پس تم تب تک اللہ تعالیٰ کی محبت کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنے وجود میں اپنے دشمنوں نفسِ امارہ،

---

[1] اللہ کی معرفت کا علم حاصل کرنے کے بعد تصدیق بالقلب سے توحید کا اقرار کرنا

لوامہ اور ملہمہ کو فنا نہیں کر لیتے، اخلاقِ ذمیمہ و بہیمہ مثلاً زیادہ کھانے پینے، زیادہ سونے اور فضول گوئی کی محبت اور وحشیانہ عادات جیسے غضب، گالی گلوچ، مار پیٹ، غصہ اور شیطانی صفات مثلاً تکبر، عُجب، حسد، کینہ اور ان جیسی دیگر بدنی اور قلبی بیماریوں سے پاک نہیں ہو جاتے۔ پس جب طالب اِن (بُری عادات و خصائل) سے پاک ہو جاتا ہے وہ گناہوں کی اصل سے پاک ہو جاتا ہے اور پاکیزہ لوگوں اور توبہ کرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ○ (سورۃ البقرہ۔222)

ترجمہ: بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

جو شخص صرف ظاہری گناہوں سے توبہ کرتا ہے وہ اس آیت مبارکہ کے تحت نہیں آتا۔ وہ تائب ہے لیکن توّاب ہرگز نہیں کیونکہ توّاب مبالغہ کا صیغہ ہے جس سے مراد ہے خواص کی توبہ۔ جو صرف ظاہری گناہوں سے توبہ کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے (کوئی شخص) اپنی فصل سے خودرو گھاس کی صرف شاخیں کاٹتا ہو لیکن اُن کو جڑ سے نہ اکھاڑتا ہو، پس وہ گھاس لازماً دوبارہ پہلے سے بھی زیادہ اگتی ہے۔ توّاب یعنی گناہوں اور تمام اخلاقِ ذمیمہ سے توبہ کرنے والے شخص کی مثال ایسے ہے جیسے گھاس کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے جو بعد میں شاذ و نادر ہی اُگتی ہے۔ پس توبۂ خاص کے بعد تلقینِ مرشد طالب کے قلب سے ماسویٰ اللہ ہر چیز کو مٹانے کے لیے آلہ ہے کیونکہ جس نے کڑوے درخت کو نہ کاٹا اُس نے اس (کڑوے درخت) کی جگہ شیریں درخت کو نہ پایا۔ پس اے اہلِ بصیرت! اس سے عبرت حاصل کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور مقصود (اللہ تعالیٰ) کو حاصل کرو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ (سورۃ الشوریٰ۔25)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

مزید فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ
(سورۃ الفرقان۔70)

ترجمہ: جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے پس اللہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

لہٰذا توبہ دو قسم کی ہے۔ توبۂ عام اور توبۂ خاص۔

**توبۂ عام:** ذکر (اسمِ اللہ ذات) شدید جدوجہد اور سخت کوشش سے گناہوں سے نیکیوں کی طرف، اوصافِ ذمیمہ سے اوصافِ حمیدہ کی طرف، جہنم سے جنت کی طرف اور بدن کی راحت سے نفس کی مشقت کی طرف رجوع کرنا ہے۔

**توبۂ خاص:** توبۂ عام کے حصول کے بعد نیکوکاروں کی نیکیوں سے معارف (مرشد کامل اکمل سے علمِ معرفت کے حصول) کی طرف، درجات سے قرب کی طرف اور جسمانی لذات سے روحانی لذّات کی طرف رجوع کرنا ہے اور ماسویٰ اللہ کو ترک کر کے اللہ کے ساتھ انسیت کا رشتہ جوڑنا اور اُس ذات کو (معرفت کے حصول کے بعد) یقین کی نگاہ سے دیکھنا ہے۔

تمام مذکورہ بالا امور جن کا ذکر کیا گیا ہے، وجود کے کسب سے تعلق رکھتے ہیں اور وجود کا کسب گناہ[1] ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا گیا:

ஃ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ اٰخَرُ

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا وجود (یعنی بشریت) ایسا حجاب ہے جس پر کسی اور حجاب کو قیاس نہیں کیا جا سکتا[2]،،

---

[1] وجود عمل کرنے کا ذریعہ ہے لیکن ترکِ ماسویٰ اللہ میں وجود کی بھی نفی ہو جاتی ہے اس لیے وجود کے کسب کو گناہ کہا گیا ہے۔ [2] یعنی دیکھنے والوں کی نظر کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت کے لیے حجاب بن گئی کہ دیکھنے والے اس بشریت کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت کو نہ دیکھ سکے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (سورۃ الاعراف۔198)

ترجمہ: ''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) دیکھیں کہ آپ کی طرف تکتے ہیں اور کچھ نہیں دیکھتے۔''

جیسا کہ اکابر رحمھم اللہ فرماتے ہیں:

✿ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن میں سومرتبہ مغفرت طلب کرتے تھے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ (سورۃ محمد۔19)

ترجمہ: اور وہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) گناہوں سے (اللہ کے حضور) توبہ کرتے ہیں۔

یعنی وجود کے گناہ سے۔ اور یہی توبہ خاص ہے۔

پس توبہ خاص ماسویٰ اللہ ہر چیز سے اللہ کی طرف رجوع کرنا، آخرت میں سلامتی والے قرب (یعنی جنتِ قرب) میں داخل ہونا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرے کا دیدار کرنا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❂ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی عِبَادًا اَبْدَانُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُھُمْ تَحْتَ الْعَرْشِ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے بدن دنیا میں اور ان کے قلوب عرش کے نیچے ہیں۔

پس دنیا میں اللہ کا (بلا واسطہ) دیدار حاصل نہیں کیا جا سکتا لیکن قلب کے آئینہ میں حق تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

✿ رَأَی قَلْبِیْ رَبِّیْ بِنُوْرِ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو نورِ ربّی کے واسطے سے دیکھا۔

پس قلب جمالِ الٰہی کے عکس (کو دیکھنے) کے لیے آئینہ ہے۔ یہ مشاہدہ مقبول شیخِ واصل[1] کی تلقین، جو سابقین میں سے ہو، کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا جسے اللہ کے حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

[1] اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول فنافی اللہ بقاباللہ مرشد کامل اکمل

کے واسطہ سے ناقصوں کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہو۔ اولیا کرام رضی اللہ عنہم کو عوام کے لیے نہیں بلکہ خواص (کی تربیت) کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ نبی اور ولی میں فرق یہ ہے کہ نبی کو عوام اور خواص دونوں کے لیے بھیجا جاتا ہے جو کہ مستقل بالذات ہوتا ہے جبکہ ولی مرشد کو صرف خواص کے لیے بھیجا جاتا ہے اور وہ مستقل بالذات نہیں ہوتا۔ اُسے ہر حال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرنا ہوتی ہے۔ اگر وہ مستقل بالذات ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (کامل اولیا کرام کے لیے) یہ تشبیہ فرمائی:

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما (علمائے ربانی) بنی اسرائیل کے انبیا جیسے ہیں۔

یہ فرمان اس لیے ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیا ایک ہی نبی یعنی موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی اتباع کرتے آئے اور کسی نئی شریعت (کو لانے) کی بجائے اُسی شریعت کی تجدید اور تاکید کرتے رہے۔ اسی طرح اِس امت کے وہ علما جو اولیا میں سے ہیں، خواص (کی تربیت) کے لیے بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہ (شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے) اوامر ونواہی کی تجدید کریں اور اُمت کو (ان پر) عمل میں استحکام کی تاکید کریں۔ اصل شریعت جو کہ قلب میں مقامِ معرفت ہے، کا تصفیہ کریں اور ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علوم (یعنی باطنی علوم) سے باخبر کریں جیسا کہ اصحابِ صفہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خبر دینے سے پہلے ہی معراج کے اسرار پر گفتگو کر رہے تھے۔

پس ولی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت اور باطن کا جزو ہے اور اُس ولیٔ کامل کے پاس امانت ہوتی ہے۔ اس سے مراد وہ عالم ہرگز نہیں جس نے صرف ظاہری علم حاصل کیا ہو کیونکہ اگر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے وارث[1] بھی ہوں تو بھی اُن کا رشتہ ذوی الارحام[2] کا سا ہے۔ پس وارثِ کامل وہ ہوتا

---

[1] حدیث شریف اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ کی طرف اشارہ ہے۔ [2] وہ رشتہ دار جن کا وراثت میں حصہ قرآن و حدیث اور اجماع سے مقرر نہیں ہے۔ نہ وہ حقیقی ورثا (اصحابِ فرائض جن کا حصہ قرآن وحدیث میں مقرر کیا گیا ہے) ہوں اور نہ ہی عصبی رشتہ دار (جنہیں حقیقی ورثا کے نہ ہونے پر یا ان سے کچھ بچ جانے پر وراثت میں حصہ ملتا ہے)۔

ہے جو حقیقی اولاد[1] ہو اور جو باپ سے تمام عصبی رشتہ داروں کی نسبت زیادہ قریب ہو اور وہ ظاہر و باطن میں اپنے باپ کا سرّ[2] ہو اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ کَھَیْئَۃِ الْمَکْنُوْنِ لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا الْعُلَمَاءُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: بے شک علوم میں سے ایک علم پوشیدہ رکھا گیا جسے علمائے ربانی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

پس جب علمائے ربانی علمِ باطن کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو اہلِ عزت اُس کا انکار نہیں کرتے۔ یہی وہ راز ہے جسے معراج کی رات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک کے تیس ہزار بطون میں سے سب سے گہرے بطن میں ودیعت کیا گیا، جسے اصحابِ صفہ اور مقربین کے علاوہ عوام میں سے کسی پر بھی فاش نہیں کیا گیا۔ اسی راز کی برکت سے قیامت تک شریعت قائم رہے گی اور علمِ باطن ہی اس سرّ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ دیگر تمام علوم اور معارف اس سرّ کی حفاظت کے لیے چھلکا (کی مانند) ہیں۔ جو علمائے ظاہر ہیں اُن میں سے بھی انبیا کے وارث ہیں جن میں سے بعض صاحبِ فروض[3] اور بعض ذوی الارحام کی طرح ہیں۔ ان کے سپرد علم (یعنی باطنی علوم) کا چھلکا ہے جس کے ذریعے وہ مواعظِ حسنہ[4] سے دوسروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ وہ مشائخ اہلِ سنت جن کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ بابِ علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے علم کے منبع (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) تک پہنچتا ہے، لوگوں کو حکمت سے اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (سورۃ النحل۔125)

ترجمہ: اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت اور مواعظِ حسنہ سے دعوت دو اور اُن سے احسن طریقے سے بحث کرو۔

---

1. فرزندِ حقیقی، محرم راز، دِل کا محرم، وہ طالب جو مرشد کی ذات میں فنا ہو کر اس سے یکتائی اختیار کرتا ہے اور مرشد کے علمِ اسرار کا حقیقی وارث ہوتا ہے۔ 2. یعنی وارثِ کامل ظاہر و باطن میں اپنے باپ (مرشد) کا ہی مظہر ہوتا ہے۔
3. وہ ورثا جن کا میراث میں معین حصہ قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ 4. اچھی نصیحت

علمائے ظاہر اور علمائے باطن کا قول بنیادی طور پر تو ایک ہی ہے لیکن فروعات کے لحاظ سے مختلف ہے۔ یہ تینوں معانی جو مندرجہ بالا آیت میں جمع ہیں، تینوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں بھی جمع ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی ایک میں بھی اتنی طاقت نہیں کہ اُن کا متحمل ہو سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تین قسموں میں تقسیم فرمایا:

پہلی قسم علمِ حال ہے جو ان تینوں علوم کا مغز ہے اور یہ مردوں کو عطا ہوتا ہے جس سے انہیں ہمت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

هِمَّةُ الرِّجَالِ تَقْلَعُ الْجِبَالِ

ترجمہ: مردوں (طالبانِ مولیٰ) کی ہمت پہاڑوں کو (جڑ سے) اکھاڑ دیتی ہے۔

یہاں پہاڑ سے مراد سخت دلی ہے جو اُن کی دعا اور عاجزی سے ختم ہو جاتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (سورۃ البقرہ۔269)

ترجمہ: اور جسے حکمت عطا کی گئی پس بلاشبہ اُسے خیرِ کثیر عطا ہوئی۔

دوسری قسم (علمِ ظاہر) مغز کا چھلکا علمائے ظاہر کو عطا ہوتا ہے جو عمدہ وعظ و نصیحت سے معرفت کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعَالِمُ يَعِظُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ وَالْجَاهِلُ يَعِظُ بِالضَّرْبِ وَالْغَضَبِ

ترجمہ: عالم علم اور ادب سے نصیحت کرتا ہے جبکہ جاہل مار پیٹ اور غصے سے نصیحت کرتا ہے۔

تیسری قسم (مغز کے) چھلکے کا بھی چھلکا ہے جو حکمرانوں کو دیا جاتا ہے اور وہ ظاہری عدل اور سیاست ہے جس کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان اشارہ کرتا ہے:

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (سورۃ النحل۔125)

ترجمہ: اور اُن سے احسن طریقے سے بحث کرو۔

جو کہ نظامِ دین کی حفاظت کے لیے قہر کا مظہر ہیں۔ ان (احکامِ شریعت کے نفاذ اور عدل وسیاست کے

علوم) کی مثال اخروٹ کے سبز چھلکے کی ہے، علمائے ظاہر (کے علم) کی مثال پکے چھلکے کی ہے اور علمائے باطن (کے علم) کی مثال (اخروٹ کے) مغز کی ہے۔ اسی کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِمَجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ

ترجمہ: تم پر علما کی مجلس میں بیٹھنا اور حکما کا کلام سننا لازم ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نورِ حکمت سے قلب کو زندہ کرتا ہے جیسے بارش کے پانی سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ اَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا

ترجمہ: حکمت کی باتیں حکیم کی گمشدہ میراث ہے، وہ اسے جہاں پاتا ہے وہاں سے لے لیتا ہے۔

عوام کی زبان سے ادا ہونے والا کلمہ لوحِ محفوظ سے نازل ہوتا ہے جو عالمِ جبروت میں ہے اور اس کلمہ کا تعلق درجات (کے حصول) سے ہے۔

واصلینِ حق کی زبان سے ادا ہونے والا کلمہ عالمِ قرب (لاھوت) میں بغیر کسی واسطے کے زبانِ قدسی سے لوحِ اکبر (یعنی مومن کے قلب) پر نازل ہوتا ہے پس كُلُّ شَيْئٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ ترجمہ: ''ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے'' اسی لیے اہلِ تلقین (مرشد کامل) کی طلب قلب کی حیات کے لیے فرض ہے۔ فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ

ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اس سے مراد معرفت اور قرب کا علم ہے اور سوائے فرائض کے باقی ظاہری علوم کی حاجت نہیں جیسا کہ فقہ کا علم جس کی ضرورت عبادت میں ہوتی ہے۔

پس اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اِسی میں ہے کہ اُس کے بندے (اس کے) قرب کی طرف رجوع کریں اور درجات کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سورۃ الشوریٰ ۔23)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں قرب کی محبت کے علاوہ میں آپ سے کچھ اجر نہیں مانگتا۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد علمِ قرب ہے۔

# فصل ششم

# اہلِ تصوف کے بیان میں

صوفیا کرام کو اہلِ تصوف کے نام سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ معرفت اور توحید کے نور سے اپنے باطن کو (باطنی بیماریوں اور دنیاوی آلائشوں سے) صاف کر لیتے ہیں یا انہیں یہ نام اصحابِ صفہ کی نسبت سے دیا جاتا ہے یا اس لیے کہ وہ صوف[1] کا لباس پہنتے ہیں۔ مبتدی کے لیے سخت صوف ہے، متوسط کے لیے درمیانہ درجہ کا صوف اور منتہی کے لیے نرم مگر پیوند لگا صوف ہوتا ہے۔ ان کے باطنی حالات اور ان کا کھانا پینا بھی ان کے احوال کے مراتب کے مطابق ہوتا ہے۔ صاحبِ تفسیر المجمع کہتے ہیں ''اہلِ زہد کو چاہیے کہ لباس اور کھانے پینے میں سخت رہیں، اہلِ معرفت کو چاہیے کہ عمدہ لباس پہنیں اور عمدہ کھانا کھائیں کہ لوگوں کا اپنے مراتب اور منازل کے حساب سے رہنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ کہیں وہ اپنی حد سے نہ بڑھ جائیں کیونکہ بارگاہِ احدیت میں صوفیا اعلیٰ درجہ کے مراتب والوں میں سے ہیں۔''

لفظ تصوف کے چار حروف ہیں یعنی ت، ص، و، ف۔ حرف 'ت' توبہ سے ہے اور وہ دو طرح کی ہے توبہ ظاہری اور توبہ باطنی۔ توبہ ظاہری یہ ہے کہ تمام ظاہری اعضا گناہوں اور اخلاقِ ذمیمہ سے اطاعت کی طرف اور مخالفات (یعنی احکامِ الٰہی کی مخالفت) سے موافقات (یعنی رضائے الٰہی کے مطابق ہر عمل) کی طرف اپنے قول اور فعل سے رجوع کریں۔ توبہ باطنی یہ ہے کہ تصفیہ قلب کے ذریعے

---

[1] بھیڑ کی اون سے بنا لباس

موافقات کی طرف رجوع کیا جائے۔ جب یہ حاصل ہو جائے اور اوصافِ ذمیمہ اوصافِ حمیدہ میں بدل جائیں تو 'ت' کا مقام مکمل ہو جاتا ہے۔

'ص' صفائی سے ہے اور وہ بھی (مذکورہ بالا 'ت' کی طرح) دو طرح کی ہے، قلب کی صفائی اور سِرّ کی صفائی۔ قلب کی صفائی یہ ہے کہ قلب بشری حاجات سے پاک ہو جائے جو اُن بیماریوں کی مثل ہیں جو قلب میں کھانے، پینے، سونے اور بولنے کی زیادتی، دنیاوی لذتیں جیسا کہ زیادہ کمانے، کثرتِ جماع اور اہل و اعیال کی محبت کی زیادتی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا خصائل سے قلب کو صاف کرنے کا طریقہ ابتدا میں (مرشد کامل کی) تلقین سے بلند آواز میں ذکرِ **اللہ** کرنا ہے یہاں تک کہ ذاکر مقامِ خفی تک پہنچ جائے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (سورۃ الانفال۔2)

ترجمہ: بے شک وہی مومنین ہیں کہ جب (اُن کے سامنے) ذکرِ **اللہ** کیا جائے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں۔

یعنی (ان کے قلب میں) خشیئتِ الٰہی پیدا ہو جاتی ہے اور خشیئت تب تک پیدا نہیں ہوتی جب تک قلب کو غفلت کی نیند سے بیدار نہ کیا جائے اور پھر قلب کو اتنا صیقل کیا جائے کہ اُس میں خیر و شر کی غیبی صورت نقش ہو جائے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✥ اَلْعَالِمُ يُنَقِّشُ وَالْعَارِفُ يُصَقِّلُ

ترجمہ: عالم نقش کرتا ہے اور عارف صیقل کرتا ہے۔

سِرّ کی صفائی یہ ہے کہ طالب ماسویٰ اللہ سے اجتناب کرے اور صرف اُس (اللہ) سے محبت کرے اور سِرّ کی زبان سے مقامِ سِرّ میں اسمائے توحید کا دائمی ذکر کرے۔ پس جب یہ صفت حاصل ہو جاتی ہے تو 'ص' کا مقام مکمل ہو جاتا ہے۔

'و' ولایت سے ہے جو تصفیہ کے بعد حاصل ہوتی ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (سورۃ یونس۔ 62،64)

ترجمہ: خبردار! اولیا اللہ کو نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔ اُن کے لیے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔

ولایت کا نتیجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اخلاق سے متصف ہو جانا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

اور صفاتِ بشریت سے آزاد ہو کر صفاتِ الٰہیہ کا لباس پہنو۔ (حدیثِ قدسی میں) فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اِذَا اَحْبَبْتُ عَبْدًا كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّلِسَانًا وَّيَدًا وَّرِجْلًا فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يَبْصُرُ وَبِيْ يَنْطِقُ وَبِيْ يَبْطِشُ وَبِيْ يَمْشِيْ

ترجمہ: جب میں کسی بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ پس وہ مجھ سے ہی سنتا ہے اور مجھ سے ہی دیکھتا ہے اور مجھ سے ہی کلام کرتا ہے اور مجھ سے ہی پکڑتا ہے اور مجھ سے ہی چلتا ہے۔[1]

لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا ہر چیز سے پاک ہو جاؤ۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (سورۃ بنی اسرائیل۔ 81)

ترجمہ: اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں کہ حق ظاہر ہو گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے کے لیے ہی ہے۔

---

[1] اللہ کی رضا پر چلتے ہوئے طالب جب محبوبیت کے مقام پر پہنچتا ہے تو اس کی اپنی ہستی فنا ہو چکی ہوتی ہے اور اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کا ظہور ہو جاتا ہے۔ پھر اس طالب کا ہر عمل درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا عمل ہی ہوتا ہے۔

پس یہاں 'ؤ' کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔

پھر 'ف' ہے جو کہ اللہ جل جلالہٗ میں فنا سے ہے۔ جب بشری صفات فنا ہو جاتی ہیں تو صفاتِ احدیت ہی باقی رہ جاتی ہیں۔ 'ھُو' پاک ہے اور اُس کے لیے فنا ہے نہ زوال۔ پس فانی وجود کو باقی ربّ کے ساتھ اس کی رضا کے مطابق بقا حاصل ہوتی ہے اور فانی قلب[1] کو بقا پانے والے سرّ کے ساتھ بقا حاصل ہوتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (سورۃ القصص۔88)

ترجمہ: ہر شے کو فنا ہے سوائے اس (اللہ) کے چہرہ کے۔

پس جب بندہ اعمالِ صالحہ سے اس کی رضا اور اس کے چہرے (کے دیدار) کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتا ہے تو اس کی رضا میں راضی ہو کر بقا حاصل کرتا ہے۔ اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں انسانِ حقیقی جسے طفلِ معانی کہا جاتا ہے، زندہ ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (سورۃ فاطر۔10)

ترجمہ: پاکیزہ کلام اسی کی طرف چڑھتا ہے اور وہی صالح اعمال کو بلند فرماتا ہے۔

وہ سب اعمال جو غیر اللہ کے لیے کیے جائیں، شرک ہیں اور وہ اعمال کرنے والے کے لیے مہلک ہیں۔ جب فنا مکمل ہو جاتی ہے تو عالمِ قرب میں (حق تعالیٰ کے ساتھ) بقا حاصل ہوتی ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ (سورۃ القمر۔55)

ترجمہ: عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور سچ کی مجلس میں (دائمی حاضر) ہوں گے۔

اور یہ عالمِ لاھُوت میں انبیا اور اولیا کا مقام ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✤ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّادِقِيْنَ

---

[1] بعض لوگ قلب سے مراد باطن لیتے ہیں مگر قلب مکمل باطن نہیں ہے بلکہ باطن کا ایک حصہ ہے اس لیے جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہوتا ہے تو اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قلب بھی۔

ترجمہ: اور اللہ صادقین کے ساتھ ہے۔

جب حادث[1] قدیم[2] سے ملتا ہے تو (حادث کے) وجود کے لیے بقا نہیں رہتی۔[3]

جب فقر مکمل ہو جاتا ہے تو صوفی کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ دائمی بقا حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- ✦ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (سورۃ البقرہ۔82)

ترجمہ: اہلِ جنت اس (جنتِ قرب میں حق تعالیٰ) کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- ✦ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (سورۃ البقرہ۔249)

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

---

[1] مخلوق [2] اللہ تعالیٰ [3] یعنی وجود فنا ہو جاتا ہے اور اللہ کی ذات باقی رہ جاتی ہے۔

# فصل ہفتم

# اذکار کے بیان میں

بے شک اللہ نے ذاکرین کو ہدایت فرمائی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

◆ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ (سورۃ البقرہ۔198)

ترجمہ: اور اُس (اللہ تعالیٰ) کا ذکر ایسے کرو جیسا کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی ہے۔

یعنی تمہارے ذکر کے مراتب کی طرف۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❖ اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: میرے اور مجھ سے پہلے انبیا کے ارشادات میں سب سے افضل (کلمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

پس ہر مقام کے لیے ایک خاص مرتبہ ہے، چاہے وہ ظاہری ہو یا پوشیدہ۔ سب سے پہلے (اللہ نے ذاکرین کی) ذکرِ زبان کی طرف، پھر ذکرِ نفس کی طرف، پھر ذکرِ قلب کی طرف، پھر ذکرِ روح کی طرف، پھر ذکرِ سرّ کی طرف، پھر ذکرِ خفی کی طرف اور (سب سے آخر میں) ذکرِ اخفی الخفی کی طرف ہدایت فرمائی ہے۔

☆ ذکرِ زبان وہ ہے جس میں قلب (وہ) ذکر کرتا ہے جس ذکرِ اللہ کو وہ بھول چکا ہوتا ہے۔

☆ ذکرِ نفس وہ ہے جو حروف اور آواز کے ساتھ نہ سنا جائے بلکہ پردہ میں حس وحرکت سے سنا جائے۔

☆ ذکرِ قلب وہ ہے جس میں قلب اپنے ضمیر (یعنی باطن) میں (اللہ تعالیٰ کا) جلال وجمال ملاحظہ

کرتا ہے۔

☆ ذکرِ روح کا حاصل (اللہ تعالیٰ کی) صفات کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ ہے۔

☆ ذکرِ سرّ وہ مراقبہ ہے جس میں اسرارِ الٰہیہ منکشف ہوتے ہیں۔

☆ ذکرِ خفی وہ ہے جس میں عظیم قدرت والے ربّ کے پاس صدق کی مجلس میں ذاتِ احدیت کے جمال کے انوار کا دیدار ہے۔

☆ ذکرِ اخفی الخفی وہ ہے جس میں حق الیقین کی حقیقت کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ اس پر حق تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مطلع نہیں ہوتا۔ اللہ عزّ وجل نے فرمایا:

◆ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی (سورۃ طٰہٰ۔7)

ترجمہ: بے شک (اللہ) جانتا ہے ہر راز کو بلکہ اس سے بھی مخفی۔

یہ (ذکرِ اخفی الخفی) تمام علوم اور اس کی انتہا اور تمام مقاصد (کے حصول) تک پہنچانے والا ہے۔

جان لو! اگر تم آخری روح (یعنی روحِ قدسی) تک ترقی کر لو جو کہ تمام ارواح سے زیادہ لطیف ہے، تو وہ وہی طفلِ معانی ہے جو نہایت لطیف ہے اور مختلف طریقوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے ''یہ روح (یعنی روحِ قدسی) ہر ایک کے لیے نہیں بلکہ خواص کے لیے ہے۔'' فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (سورۃ مومن۔15)

ترجمہ: وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح القا فرما دیتا ہے۔

یہ روح عالمِ حقیقت (عالمِ لاھوت) میں ہر وقت قدرت اور مشاہدۂ الٰہی میں مشغول رہتی ہے اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✪ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: دنیا اہلِ آخرت پر حرام ہے اور آخرت اہلِ دنیا پر حرام ہے اور یہ دونوں (یعنی دنیا و آخرت)

اہلِ اللہ (یعنی طالبانِ مولیٰ) پر حرام ہیں۔

وہ (روحِ قدسی) طفلِ معانی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے وصال کا طریقہ یہ ہے کہ دن رات احکامِ شریعت پر عمل کر کے صراطِ مستقیم پر جسم کی حفاظت کی جائے اور دائمی طور پر پوشیدہ اور اعلانیہ ذکرِ اللہ میں مشغول رہا جائے کیونکہ یہ طالبوں پر فرض کر دیا گیا ہے (کہ وہ ہمیشہ ذکرِ اللہ میں مشغول رہیں)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (سورۃ النساء۔103)

ترجمہ: پس اللہ کا ذکر کرو کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مزید فرمایا:

✦ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ آلِ عمران۔191)

ترجمہ: (یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اور زمین وآسمان کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں۔

# فصل ہشتم

## ذکر کی شرائط کے بیان میں

ذاکر کو چاہیے کہ وہ مکمل طور پر باوضو ہو اور شدید ضرب اور (باطنی طور پر) قوی آواز کے ساتھ ذکر کرے یہاں تک کہ ذاکر کو ذکر کے وہ انوار حاصل ہو جائیں جو ذاکرین کے باطن میں (ذکر سے) پیدا ہوتے ہیں اور ان انوار کے باعث (ذاکرین کے) قلوب کو زندگی اور حیاتِ ابدی و اُخروی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى (سورۃ الدخان۔56)

ترجمہ: اس (جنت) میں پہلی موت کے سوا وہ دوسری موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❂ اَلْمُؤْمِنُوْنَ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ اِلٰى دَارِ الْبَقَاءِ

ترجمہ: مومنین مرتے نہیں بلکہ دار الفنا سے دار البقا کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:

❂ اَلْاَنْبِيَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ يُصَلُّوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَمَا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

ترجمہ: انبیا اور اولیا اپنی قبروں میں (بھی ایسے ہی) نماز ادا کرتے ہیں جیسے اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے تھے۔

یعنی اپنے ربّ کی مناجات کرتے ہیں۔ اس سے مراد وہ ظاہری نماز ہرگز نہیں جس میں قیام، قعود،

رکوع اور سجود ہوتا ہے بلکہ محض وہ مناجات ہیں جو بندوں کی طرف سے ہیں اور (مناجات کے بدلے میں) معرفت کا ہدیہ اللہ عزّ وجل کی طرف سے ہے۔ پس ایسا عارف زندہ قلب کی بدولت زیادہ مناجات کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا محرم ہو جاتا ہے اور اس (عارف) کے لیے موت نہیں[1] جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔[2]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

مَنْ مَّاتَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ بَعَثَ اللّٰهُ فِيْ قَبْرِهٖ مَلَكَيْنِ يُعَلِّمَانِهٖ عِلْمَ الْمَعْرِفَةِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَامَ مِنْ قَبْرِهٖ عَالِمًا وَّ عَارِفًا

ترجمہ: جسے علم (یعنی علمِ معرفت) کی طلب میں موت آئے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی قبر میں دو فرشتے متعین فرمائے گا جو اُسے قیامت تک معرفت کا علم سکھاتے رہیں گے اور جب وہ اپنی قبر سے اُٹھے گا تو عالم اور عارف ہوگا۔

ان دو فرشتوں سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ولی رحمھم اللہ (مرشد کامل اکمل) کی روحانیت ہے کیونکہ فرشتہ عالمِ معرفت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَمْ مِنْ شَخْصٍ مَاتَ جَاهِلًا وَقَامَ مِنْ قَبْرِهٖ عَالِمًا وَّ عَارِفًا وَ كَمْ مِّنْ شَخْصٍ مَاتَ عَالِمًا وَقَامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَاهِلًا اَوْ فَاسِقًا وَّمُفْلِسًا

ترجمہ: کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو جاہل (اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بے خبر) فوت ہوں گے لیکن اپنی قبر سے عالم اور عارف (بن کر) اٹھیں گے اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو عالم فوت ہوں گے لیکن

---

[1] حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ پنجابی ابیات میں فرماتے ہیں ''میں قربان تنہاں توں باھُوؒ، قبر جنہاں دی جیوے ھُو''، یعنی وہ مرنے کے بعد بھی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ [2] عارف بظاہر تو سو رہا ہوتا ہے مگر قلب کی حیات کے بعد نیند میں بھی اس کا دل اپنے محبوبِ حقیقی کے دیدار اور اس سے کلام میں مشغول ہوتا ہے۔

قیامت کے دن جاہل یا فاسق اور مفلس اُٹھیں گے۔[1]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

◆ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ (سورۃ الاحقاف۔20)

ترجمہ: اپنے حصے کی پاک چیزیں تو تم اپنی دنیا کی زندگی میں ہی حاصل کر چکے ہو اور انہیں خوب استعمال کر چکے ہو پس آج (قیامت) کے دن ان (دکھاوے کے اعمال) کے بدلے میں تمہیں رسوائی کا عذاب دیا جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

نیک آدمی کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور فاسق کی نیت اس کے عمل سے بھی بدتر ہوتی ہے کیونکہ نیت عمل کی بنیاد ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

بِنَاءُ الصَّحِيْحِ عَلَى الصَّحِيْحِ صَحِيْحٌ وَبِنَاءُ الْفَاسِدِ عَلَى الْفَاسِدِ فَاسِدٌ

ترجمہ: صحیح (عمل) کی بنیاد صحیح (نیت) کے باعث صحیح ہوتی ہے اور فاسد (عمل) کی بنیاد فاسد (نیت) کے باعث فاسد ہوتی ہے۔[2]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] یعنی دنیا میں علم کی کثرت کے باعث بہت بڑے عالم مانے جاتے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان سے اندھے اور محروم ہونے اور علم پر تکبر کے باعث روزِ قیامت مفلس یا جاہل اٹھیں گے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو جاہل فوت ہوں گے مگر ان کی طلب چونکہ اللہ پاک کی رضا اور معرفت کا حصول تھی اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ قبر میں ہی ان کی تربیت کا انتظام فرمائے گا اور وہ عالم اور عارف بن کر اٹھیں گے۔ [2] چونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اس لیے اگر نیت یعنی بنیاد ٹھیک ہوگی تو عمل بھی ٹھیک ہوگا اور اگر نیت ہی فاسد ہوگی تو عمل بھی فاسد ہوگا۔

✦ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ (سورۃ الشوریٰ۔20)

ترجمہ: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لیے اُس (آخرت کی) کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اُسے اُس (دنیا کی نعمتوں) میں سے دے دیتے ہیں اور اس کے لیے آخرت (کے اجر) میں کچھ حصہ نہیں۔[1]

دنیا میں مرنے سے پہلے اہلِ تلقین (مرشد کامل اکمل) سے حیاتِ قلبی و اُخروی طلب کرنا واجب ہے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ پس جب اُس میں کچھ بوؤ گے ہی نہیں تو آخرت میں کاٹو گے کیا۔ اور کھیتی سے مراد آفاق (یعنی عالم ناسوت) میں نفسانی وجود کی زمین ہے۔

---

[1] ان لوگوں کے اعمال اور عبادات کا مقصد ہی دنیاوی لذّات اور خواہشات کا حصول تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ہی ان کے اعمال کا بدلہ دے دیا ہے اور جو لوگ حصولِ جنت یا رضائے الٰہی کے لیے اعمالِ صالحہ کرتے ہیں انہیں آخرت میں ضرور بہترین بدلہ دیا جائے گا۔

# فصل نہم

# دیدارِ الٰہی کے بیان میں

پس دیدارِ الٰہی دو طرح سے ہو سکتا ہے:

ا۔ آخرت میں کسی آئینہ کے واسطہ کے بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے جمال کا دیدار۔

۲۔ دنیا میں قلب کے آئینہ کے واسطہ سے اللہ عزّ وجل کی صفات کا دیدار ہوتا ہے جو کہ فواد (قلب) کی نظر (نورِ بصیرت) سے (اللہ تعالیٰ کے) جمال کے انوار کا عکس دیکھنا ہے۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (سورۃ النجم۔11)

ترجمہ: قلب نے اُسے نہ جھٹلایا جو (چشمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے) دیکھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

⊕ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: مومن مومن کا آئینہ ہے۔

یہاں پہلے مومن سے مراد مومن بندے کا قلب ہے اور دوسرے مومن سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

پس جو دنیا میں صفات (یعنی صفاتِ الٰہیہ) کا مشاہدہ کرے گا وہ آخرت میں (اللہ کی) ذات کو بلا کیف دیکھے گا اور دیدارِ الٰہی کے متعلق اولیا کرام نے اکثر ایسے دعوے کیے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہٗ نے فرمایا:

✿ رَأَىٰ قَلْبِیْ رَبِّیْ بِنُوْرِ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو نورِ ربّی کے واسطہ سے دیکھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

✿ لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا لَمْ اَرَاہُ

ترجمہ: میں اپنے ربّ کی عبادت تب تک نہیں کرتا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں۔

یہ سب (اللہ کی) صفات کے مشاہدات ہیں جیسے کوئی طاق سے سورج کی شعاعوں کو دیکھے اور (وہ) اس (دیکھنے) کے بارے میں سچا ہے کیونکہ وہ اس کی (روشنی کی) وسعت کے لحاظ سے کہہ سکتا ہے کہ اُس نے سورج کو دیکھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں اپنی صفات کے اعتبار سے اپنے نور کی مثال ایسے دیتا ہے:

✦ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (سورۃ النور۔35)

ترجمہ: اس (اللہ) کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک طاق جس میں چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس کے اندر ہے اور وہ فانوس ایسے ہے جیسے کوئی چمکتا ستارہ، جو کہ زیتون کے مبارک درخت سے روشن ہوتا ہے۔

پس کہا جا سکتا ہے کہ طاق مومن کا قلب ہے، چراغ قلب کا سرّ ہے جو کہ روحِ سلطانی ہے، قلب فانوس ہے جسے اُس کی نورانیت کی شدت کے باعث چمکدار موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس نور کے معدن کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زیتون کے مبارک درخت سے روشن ہے، (زیتون سے مراد) تلقین اور توحید کا وہ درخت ہے جس کا ماخذ بغیر کسی واسطہ کے (خود) زبانِ حق تعالیٰ ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اصل میں ذاتِ حق تعالیٰ نے قرآنِ پاک تلقین کیا لیکن مصلحتِ عام، کفار اور منافقین کے (آیاتِ قرآن سے) انکار کے باعث جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس

بات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی تھا:

◆ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ O (سورۃ النمل۔6)

ترجمہ: اور بے شک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکمت والے اور علم والے (ربّ) نے قرآن تلقین فرمایا۔

اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جلدی فرماتے اور جبرائیل علیہ السلام کے پیغامِ وحی میں سبقت لے جاتے[1] یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیغام نازل ہوا:

◆ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ (سورۃ طٰہٰ۔114)

ترجمہ: اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلدی نہ فرمایا کریں جب تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر وحی پوری نہ ہو جائے۔

اسی لیے معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام پیچھے رہ گئے کیونکہ وہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس درخت کے لیے یہ تشبیہ فرمائی کہ:

◆ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ (سورۃ النور۔35)

ترجمہ: (توحید وتلقین کا وہ درخت) نہ شرقی ہے نہ غربی۔

یعنی وہ اپنی حدود وعدم اور طلوع وغروب سے پاک اور ازلی ہے جسے فنا نہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ قدیم، ازلی، لازوال اور دائمی ہے اسی طرح اُس کی صفات بھی ایسے ہی (قدیم، ازلی، لازوال اور دائمی) ہیں کیونکہ اُس کے انوار وتجلیات اور اس کی صفات اُس کی ذات کی وجہ سے ہی قائم ہیں۔ (اُس کی) عبادت تب تک نہیں ہو سکتی جب تک قلب کے آئینے سے حجابات (یعنی ظلماتی پردے) دور نہ ہو جائیں۔

پس جب قلب انوار (کے فیوضات) سے زندہ ہو جاتا ہے تو روح اُس طاق (یعنی مومن کے قلب)

---

[1] یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جبرائیل علیہ السلام کے بتانے سے پہلے ہی آیات پڑھ دیتے۔

سے صفاتِ حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرتی ہے جس کے ساتھ ہی اُس پر یہ راز منکشف ہو جاتا ہے کہ اس عالمِ خلق کو پیدا کرنے کا مقصد مخفی خزانہ (یعنی حق تعالیٰ) کو ظاہر کرنا ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا:

- كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَأَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِيَعْرِفُوْنِيْ

ترجمہ: میں ایک مخفی خزانہ تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو اپنی پہچان کے لیے پیدا کیا۔

یعنی دنیا میں صفات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں بغیر کسی آئینہ کے واسطہ کے سرّ (طفلِ معانی) کی نگاہ سے انشاءاللہ اس کی ذات کا دیدار ہوگا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (سورۃ القیامۃ۔22,23)

ترجمہ: اُس (قیامت کے) دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے ربّ کے دیدار میں مشغول ہوں گے۔

شاید اس سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول ہے:

- رَاَيْتُ رَبِّيْ عَلٰى صُوْرَةِ شَابٍّ اَمْرَدَ

ترجمہ: میں نے اپنے ربّ کو بے ریش نوجوان کی صورت میں دیکھا۔[1]

وہ (صورت) طفلِ معانی (کی) ہے۔ روح کے آئینہ میں (طفلِ معانی کی) یہ صورت ہی ربّ کی تجلّی ہے کیونکہ یہ صورت روح کا آئینہ ہے جو تجلّی اور متجلّی[2] کے درمیان واسطہ ہے ورنہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات صورت، کھانے پینے اور وجودی ضروریات سے پاک ہے۔

پس (طفلِ معانی کی) صورت ایک آئینہ ہے اور اس میں دکھائی دینے والا آئینہ ہے نہ دیکھنے والا (یعنی وہ خود ذاتِ حق تعالیٰ ہے)۔ (اس حقیقت کو) سمجھ لو کہ روح عالمِ صفات میں اس سرّ کا مغز ہے کیونکہ عالمِ ذات میں تمام واسطے اور اسباب جل جاتے ہیں اور اس عالم میں اللہ کے سوا کسی (بھی

[1] اللہ تبارک وتعالیٰ کے حسن و جمال کی طرف اشارہ ہے۔ [2] تجلّی فرمانے والا

چیز) کا نام اور نشان نہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے ربّ کو اپنے ربّ سے ہی پہچانا۔

یعنی نورِ ربّی سے پہچانا۔ انسان کی حقیقت اس نور کی محرم ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ

ترجمہ: میں اللہ سے ہوں اور تمام مومنین مجھ سے ہیں۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

خَلَقْتُ مُحَمَّدًا مِنْ نُّوْرِ وَجْھِیْ

ترجمہ: میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اپنے چہرے کے نور سے پیدا فرمایا۔

چہرے سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ ہے جو کہ صفتِ ارحمیت[1] کے ساتھ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں) متجلی ہے۔ جس کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ

ترجمہ: بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کی شان میں فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانبیاء۔107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

---

[1] رحمت نازل کرنے کی صفت

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

◆ قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ (سورۃ المائدہ۔15)

ترجمہ: پس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور ایک کتابِ مبین آئی۔[1]

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا:

◆ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

ترجمہ: اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ ہوتے تو میں افلاک (یعنی کائنات) کو پیدا نہ فرماتا۔



---

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے کہ نور اور کتابِ مبین سے مراد حقیقتِ محمدیہ ہے جو ہر زمانے میں اس زمانے کے اکمل کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ اس انسانِ کامل کی صورت میں ہی اللہ پاک کا دیدار نصیب ہوتا ہے اور انسانِ کامل کی پہچان ذکر وتصور اسم اللہ ذات سے ہوتی ہے۔

# فصل دہم

# حجاباتِ ظلمانیہ اور نورانیہ کے بیان میں

(ظلمت اور نورانیت کے بارے میں) اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو اس جہان (یعنی دنیا) میں (معرفتِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی (معرفتِ الٰہی سے) اندھا اور راہ (معرفت کی راہ) سے بھٹکا ہوا رہے گا۔

اندھا ہونے سے مراد قلب کا اندھا ہونا ہے چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ (سورۃ الحج۔46)

ترجمہ: یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ قلوب اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

قلب کے اندھا ہونے کا سبب اپنے ربّ سے کیے ہوئے (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے) عہد کے بعد اُس (عہد) سے غفلت برتنے اور اُسے بھول جانے کا حجاب ہے۔ غفلت کا سبب حکمِ الٰہی کی حقیقت سے بے خبری ہے اور بے خبری کا سبب ظلماتی صفات جیسا کہ تکبر، کینہ، حسد، بُخل، عُجب، غیبت، چغلی اور جھوٹ وغیرہ کا غلبہ ہے۔ انسان کے اسفل سافلین کی طرف تنزلی کا سبب بھی یہی صفاتِ ذمیمہ ہیں۔ ان صفاتِ ذمیمہ سے رہائی کا طریقہ یہی ہے کہ قلب کے آئینہ کی ظاہری اور باطنی طور پر صفائی، صاف کرنے والے آلۂ توحید (ذکر و تصورِ اسمِ اللہ ذات)، علم، عمل اور سخت مجاہدہ سے کی جائے یہاں تک کہ نورِ توحید اور صفات (یعنی صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہونے) سے قلب زندہ ہو جائے

اور اپنے اصلی وطن (عالمِ لاھوت) کو یاد کر کے اُس میں اپنے حقیقی وطن کی طرف رجوع کرنے کا شوق پیدا ہوجائے جو کہ اللہ عزّ و جل کی عنایت سے ہی حاصل ہوگا۔

حجاباتِ ظلمانیہ کے اُٹھ جانے کے بعد نورانیت باقی رہ جاتی ہے اور روح کو بینائی حاصل ہونے کے باعث انسان صاحبِ بصیرت ہوجاتا ہے اور اسمائے صفات کے نور سے منوّر ہوجاتا ہے یہاں تک کہ (صفات کی) نورانیت کے حجابات بھی آہستہ آہستہ اُٹھ جاتے ہیں اور دل نورِ ذات سے منور ہوجاتا ہے۔

جان لو کہ دل کی دو آنکھیں ہیں: ایک چھوٹی آنکھ اور ایک بڑی آنکھ۔ چھوٹی آنکھ عالمِ درجات کی انتہا تک اسمائے صفات کے نور سے تجلیاتِ صفات کا مشاہدہ کرتی ہے اور بڑی آنکھ عالمِ لاھوت اور عالمِ قرب میں احدیت کے نورِ توحید سے انوار و تجلیاتِ ذات کا مشاہدہ کرتی ہے۔

انسان کو یہ مراتب موت سے قبل اپنی نفسانیت اور بشریت کو فنا کر لینے سے حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اُس عالم (عالم لاھوت) میں ان (مراتب) کے وصول کا انحصار انسان کی نفسانیت کے منقطع ہو جانے[1] پر ہے۔ اللہ تعالیٰ تک رسائی اس طرح ہرگز نہیں ہوتی جیسے جسم کی مجسم تک، علم کی معلوم تک، عقل کی معقول تک اور وھم کی موھوم تک، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ بندہ اس قدر غیر اللہ سے منقطع ہو جائے کہ قرب و دوری، اطراف[2] و مقابلہ[3] اور وصل و جدائی کا بھی نشان نہ رہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جو پوشیدگی میں بھی ظاہر ہے اور اپنی تجلی میں پوشیدہ ہے اور اپنی معرفت میں غیر معروف ہے۔

پس جس نے دنیا میں ہی اس حقیقت کو حاصل کر لیا اس نے اپنے نفس کا محاسبہ کر لیا، قبل اس کے کہ آخرت میں اُس کا محاسبہ کیا جائے۔ پس وہ فلاح پانے والوں میں سے ہے ورنہ مستقبل (یعنی آخرت) میں اس کے مکر و فریب کا انجام نہایت بھیانک ہے مثلاً عذابِ قبر، حسابِ محشر اور میزان، پل صراط اور اس کے علاوہ دوسرے احوالِ آخرت۔

---

[1] ختم ہوجانا [2] چار اطراف مشرق، مغرب، شمال، جنوب [3] آگے اور پیچھے کی اطراف

## گیارھویں فصل

# سعادت اور شقاوت کے بیان میں

جان لے کہ بے شک لوگ ان دو صفات یعنی سعادت اور شقاوت سے (کبھی بھی) خالی نہیں ہوتے۔ کبھی یہ دونوں صفات ایک ہی انسان میں پائی جاتی ہیں۔ پس جب انسان کی نیکیاں اور اس کا اخلاص غالب آ جاتا ہے تو نفسانیت روحانیت میں بدل جاتی ہے یعنی شقاوت سعادت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مگر جب انسان ہوا و ہوس کی پیروی کرتا ہے تو معاملہ اس کے برعکس ہو جاتا ہے (یعنی سعادت شقاوت میں بدل جاتی ہے) اور جب انسان ان دونوں جہتوں کے لحاظ سے برابر ہو تو وہ نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا (سورۃ الانعام۔160)

ترجمہ: جو ایک نیکی لائے گا اس کے لیے اُس (نیکی) جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔

اور شاید اس سے بھی زیادہ (نیکیاں ہوں)۔ اس کے لیے میزان قائم کیا جاتا ہے لیکن جس کی نفسانیت قطعی طور پر اس کی روحانیت میں تبدیل ہو جاتی ہے اس کے لیے میزان کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ بغیر حساب کے آئے گا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔ جو اس کے برعکس کرتا ہے وہ بغیر حساب کے دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جس نے نیکیوں کو ترجیح دی ہوگی وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ○ فَهُوَ فِيۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ (سورۃ القارعہ۔6,7)

ترجمہ: پس جس کا میزان (یعنی نیکیوں والا پلڑا) بھاری ہوگا وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

جس نے برائیوں کو ترجیح دی ہوگی اُسے اُن برائیوں کے مطابق عذاب دیا جائے گا اور پھر وہ دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ اگر اُس کے پاس تھوڑا سا بھی ایمان ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سعادت اور شقاوت سے ہماری مراد نیکیوں اور برائیوں کا ایک دوسرے سے بدلنا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلشَّقِیُّ قَدْ یَسْعَدُ وَالسَّعِیْدُ قَدْ یَشْقٰی

ترجمہ: شقی کبھی سعید ہو سکتا ہے اور سعید کبھی شقی ہو سکتا ہے۔

پس جب (انسان کی) نیکیاں (برائیوں سے) بڑھ جائیں تو وہ سعید ہوگا اور جب برائیاں (نیکیوں سے) بڑھ جائیں تو (وہ انسان) شقی ہوگا۔ پس جو توبہ کرے، (اللہ پر) ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرے تو اس کی شقاوت، سعادت میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن جس کے مقدر میں ازل سے ہی سعادت یا شقاوت لکھ دی گئی ہو وہ اُسے مل کر ہی رہتی ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلسَّعِیْدُ سَعِیْدٌ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالشَّقِیُّ شَقِیٌّ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ

ترجمہ: سعید اپنی ماں کے پیٹ سے ہی سعید ہے اور شقی اپنی ماں کے پیٹ سے ہی شقی ہے۔

لہٰذا اس بحث میں (کہ کوئی انسان سعید ہے یا شقی) ہرگز نہیں الجھنا چاہیے کیونکہ تقدیر کے اسرار پر بحث کرنے کا نتیجہ بے دینی ہے۔ کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اسرارِ تقدیر کو بہانہ بنا کر نیک اعمال ترک کر دے اور کہے کہ اگر میں ازل سے ہی شقی لکھ دیا گیا ہوں تو میرے نیک اعمال مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور اگر میں سعید ہوں تو بُرے اعمال مجھے ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ بے شک ابلیس نے اپنے فعل کو تقدیر کی طرف منسوب کیا تو کافر و مردود ہو گیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کو اپنے نفس کی طرف منسوب کیا تو فلاح پا گئے اور (اللہ نے) اُن پر رحم فرمایا۔

ہر مسلمان کے لیے واجب ہے کہ وہ اسرارِ تقدیر میں ہرگز تفکر نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے اس

فعل کی بدولت پریشان ہو جائے اور اس بات سے ہمیشہ خوفزدہ رہے کہ کہیں وہ بے دین نہ ہو جائے۔ ہر مومن مسلمان کے لیے یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ اللہ عزّ وجل حکمت والا ہے اور یہ تمام احوال جیسا کہ کفر، نفاق، فسق جو انسان اس دنیا میں دیکھتا ہے، تمام اللہ جلّ جلالہٗ کے حکم کے ماتحت ہیں جس سے وہ اپنی رضا کے مطابق اپنی قدرت اور حکمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس میں ایک عظیم راز (پوشیدہ) ہے جس سے سوائے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی بھی بشر مطلع نہیں۔

ایک حکایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عارف نے اللہ سے مناجات میں عرض کی ''الٰہی! تُو قدرت والا ہے، تُو نے ہی ارادہ کیا اور تُو نے ہی میرے نفس میں برائی پیدا کی۔'' ہاتفِ غیبی سے آواز آئی ''اے میرے بندے! یہی شرطِ توحید ہے جو شرطِ عبودیت ہے[1]'' عارف نے پھر التجا کی اور کہا ''میں نے خطا کی، میں نے گناہ کیا اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔'' ہاتفِ غیبی سے آواز آئی ''میں نے (تیری خطاؤں کو) بخش دیا اور (تیرے گناہوں سے) درگزر کیا اور (تیرے حال پر) رحم کیا۔''

پس ہر مومن پر فرض ہے کہ نیک اعمال کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سمجھے اور برائی کو اپنے نفس کی شامت سمجھے یہاں تک کہ اللہ کے اُن نیک بندوں میں ہو جائے جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

✦ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ (سورۃ آلِ عمران۔135)

ترجمہ: جو لوگ بے حیائی کا کام کریں یا (گناہوں کے باعث) اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ ذکرِ اللہ کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشے۔

لہٰذا بندے کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ گناہوں کا سرزد ہو جانا اللہ کی طرف منسوب کرنے کی بجائے اپنے نفس کی طرف منسوب کرے کیونکہ وہی خالقِ حقیقی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

---

[1] یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ ہر امر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی ہونا ممکن نہیں۔

فرمان ہے:

آلشَّقِيُّ وَالسَّعِيْدُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ

ترجمہ: (انسان) شقی اور سعید اپنی ماں کے پیٹ سے ہی ہے۔

یہاں 'ماں' سے مراد ان چار عناصر (مٹی، پانی، آگ اور ہوا) کا مجموعہ ہے جن سے بشری قوتیں پیدا ہوتیں ہیں۔ پس مٹی اور پانی سعادت کے مظہر ہیں کہ یہ قلب میں ایمان، علم اور تواضع کو زندہ کرتے اور اُن کی نشوونما کرتے ہیں، اس کے برعکس آگ اور ہوا جلاتے اور ہلاک کرتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ان مخالف اجزا کو ایک ہی جسم میں جمع کر دیا جیسے پانی اور آگ کو، نور اور ظلمت کو بادلوں میں جمع کر دیا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ (سورۃ الرعد۔12)

ترجمہ: وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے جس میں خوف بھی ہے اور اُمید بھی۔ اور اُٹھاتا ہے بھاری بادلوں کو۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ سے سوال کیا گیا ''آپ نے اللہ کو کیسے پہچانا؟'' جواب دیا ''مجموعۂ اضداد[1] سے۔''

اسی لیے انسان آئینۂ جمال وجلالِ حق تعالیٰ اور مجموعۃ الکون[2] ہے، اسے کونِ جامع[3] اور عالمِ کبریٰ[4] کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں یعنی صفتِ قہر اور صفتِ لطف سے پیدا فرمایا کہ آئینہ کے لیے دو صفات یعنی کثافت اور لطافت کا ہونا ضروری ہے۔ پس انسان اسمِ جامع (اسمِ ذات) کا مظہر ہے کیونکہ اس کے علاوہ دوسری تمام اشیا کو صرف ایک ہی ہاتھ یعنی صفتِ لطف سے پیدا فرمایا جیسا کہ فرشتے اسمِ سبوح القدوس کے مظہر ہیں۔ صفتِ قہر سے ابلیس

---

[1] اضداد جمع ہے ضد کی۔ یعنی مخالف چیزوں کو ایک ہی جسم میں جمع کر دینا۔ اللہ کی صفات بھی اضداد کا مجموعہ ہے۔ وہ رحیم بھی ہے اور جبار بھی، غفور بھی ہے اور قہار بھی [2] عالمِ موجودات کا خلاصہ [3] خلاصۂ کائنات [4] سب سے بڑا عالم

اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا، وہ اسمِ جبار کے مظہر ہیں اسی لیے شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے سرکشی اور تکبر کیا۔ چونکہ انسان تمام کائنات کی علوی[1] اور سفلی[2] صفات کا مجموعہ ہے اسی لیے انبیا اور اولیا کرام بھی لغزشوں سے خالی نہیں لیکن انبیا اپنی نبوت و رسالت کے باعث معمولی لغزشوں کے علاوہ کبیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں لیکن اولیا کرام (گناہوں سے) معصوم نہیں ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بے شک اولیا کرام ولایت کے کمال کو پہنچ کر کبیرہ گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاتے ہیں۔

شیخ شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سعادت کی پانچ علامات ہیں: (۱) نرم دلی (۲) کثرتِ گریہ زاری (۳) دنیا میں زہد (۴) امیدوں کو کم کرنا (۵) کثرتِ حیا۔

شقاوت کی بھی پانچ علامات ہیں:

(۱) سخت دلی (۲) آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری نہ ہونا (۳) دنیا (کی لذات) سے رغبت (۴) طویل امیدیں (۵) حیا کی کمی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عَلَامَةُ السَّعِيْدِ اَرْبَعَةٌ اِذَا ائْتُمِنَ عَدَلَ وَاِذَا عَاهَدَ وَفٰى وَاِذَا تَكَلَّمَ صَدَقَ وَاِذَا خَاصَمَ لَمْ يَشْتِمْ ۔

وَعَلَامَةُ الشَّقِيِّ اَرْبَعَةٌ اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا عَاهَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا تَكَلَّمَ كَذَبَ وَاِذَا خَاصَمَ شَتَمَ وَلَا يَعْفُوْ عَنْ زَلَّةِ اَخْوَانِهٖ

ترجمہ: سعید کی چار علامات ہیں: جب اُسے امین بنایا جائے تو عدل کرے، جب وعدہ کرے تو وفا کرے، جب بات کرے تو سچی کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ نہ کرے۔

شقی کی بھی چار علامات ہیں: جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ کرے اور اپنے بھائیوں

---

[1] اعلیٰ ترین [2] پست ترین

کی خطاؤں سے درگزر نہ کرے۔

حالانکہ معاف کر دینا دین کا ایک عظیم وصف ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عفو کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

◆ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (سورۃ الاعراف۔199)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عفو اختیار کیجیے اور معرفت کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض فرمایئے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو اختیار کرنے کا حکم صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ حکمِ عام تمام امتِ محمدیہ کے لیے ہے کیونکہ جب کسی سلطان کی جانب سے اس کے کسی عامل کے لیے کسی فعل کے متعلق حکم جاری ہوتا ہے تو اس حکم کا اطلاق اس عامل کے زیرِ فرمان علاقہ کے تمام شہریوں پر ہوتا ہے اگرچہ خطاب صرف عامل کو ہی کیا گیا ہوتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ کی شرح اس فقیر نے اس لیے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں 'خُذ' سے مراد ہے کہ اپنے اندر یہ صفت دائمی طور پر پیدا کرو۔ جو لوگوں کی لغزشوں کو معاف کرنا سیکھ گیا وہ اللہ کے اسما میں سے عفو کی صفت سے متخلق ہو گیا۔ اسی کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (سورۃ الشوریٰ۔40)

ترجمہ: جس نے معاف کیا اور اصلاح کی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

جان لو کہ شقاوت کے سعادت میں بدل جانے اور سعادت کے شقاوت میں بدل جانے کا انحصار تربیت پر ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❂ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَلٰكِنْ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ

ترجمہ: ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

یہ حدیثِ پاک اس بات کی دلیل ہے کہ بے شک سعادت اور شقاوت کی قابلیت ہر ایک میں موجود ہوتی ہے۔ پس کسی کے لیے یہ کہنا کہ وہ شخص سعید ہے یا شقی، مناسب نہیں۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہے کہ جب نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں تو وہ سعید ہے اور اسی طرح اس کے برعکس۔ جو اس کے علاوہ کوئی بات کہتا ہے تو وہ گمراہ ہے کیونکہ وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ انسان بغیر عمل اور توبہ کے جنت میں داخل ہوگا اور بغیر گناہوں کے دوزخ میں داخل ہوگا۔ یہ قول آیاتِ قرآن کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کا وعدہ نیکوکاروں اور اہلِ ایمان سے کیا ہے اور دوزخ کا وعدہ کافروں، مشرکوں اور گناہگاروں سے کیا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا (سورۃ حٰمٓ السجدہ۔46)

ترجمہ: جو نیک اعمال کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور جو برائی کرتا ہے وہ بھی اپنے نفس کے لیے۔

نیز فرمایا:

✦ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ (سورۃ المومن۔17)

ترجمہ: آج کے دن ہر کسی کو وہی بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے رہے۔ آج کے دن کسی پر ظلم نہیں۔

✦ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (سورۃ النجم۔39)

ترجمہ: بے شک انسان کے لیے وہی ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔

✦ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ۔110)

ترجمہ: اور جو نیکی اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے۔

بارھویں فصل

# فقرا کے بیان میں

فقرا کو اس وجہ سے صوفیا کا نام دیا گیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں وہ صوف کا لباس پہنتے ہیں یا انہوں نے اپنے دلوں کو دنیاوی کدورتوں[1] سے صاف کر رکھا ہے یا انہوں نے اپنے قلوب کو ماسویٰ اللہ (ہر چیز) سے پاک کر رکھا ہے۔ بعض لوگ انہیں صوفی اس لیے کہتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ عالمِ قرب میں (حق تعالیٰ کے حضور) پہلی صف میں کھڑے ہوں گے۔

عالم چار ہیں: عالمِ ملک (ناسوت)، عالمِ ملکوت، عالمِ جبروت اور عالمِ لاھوت جو کہ عالمِ حقیقت ہے۔

علوم بھی چار ہیں: علمِ شریعت، علمِ طریقت، علمِ معرفت اور علمِ حقیقت۔

ارواح بھی چار ہیں: روحِ جسمانی، روحِ نورانی، روحِ سلطانی اور روحِ قدسی۔

تجلیات بھی چار ہیں: تجلیٔ آثار، تجلیٔ افعال، تجلیٔ صفات اور تجلیٔ ذات۔

عقول بھی چار ہیں: عقلِ معاش[2]، عقلِ معاد[3]، عقلِ روحانی اور عقلِ کُل۔

مذکورہ بالا ہر چار عالم، ارواح، تجلیات اور عقول کے مقابلہ میں بعض لوگ علمِ اوّل، روحِ اوّل، تجلیٔ اوّل اور عقلِ اوّل میں مقید ہیں اور ان کے لیے پہلی جنت یعنی جنت الماویٰ ہے۔ بعض دوسرے

---

[1] دنیاوی خواہشیں اور لذتیں [2] وہ عقل جو ہر وقت رزق اور مالِ دنیا کمانے کی فکر میں رہتی ہے۔ [3] وہ عقل جو فکرِ عقبیٰ میں مبتلا رہتی ہے۔

دائرہ میں مقید ہیں اوران کے لیے دوسری جنت یعنی جنت النعیم ہے۔بعض تیسرے دائرہ میں مقید ہیں اوران کے لیے تیسری جنت یعنی جنت الفردوس ہے۔ یہ لوگ (جو پہلے تین دائروں میں مقید ہیں) ان تمام اشیا کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔اہلِ حق میں سے فقرا و عارفین نے ان سب (مقامات و درجات) سے فرار حاصل کی اور عالمِ حقیقت و قربت میں (حق تعالیٰ سے) واصل ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز (کی محبت) میں گرفتار نہ ہوئے اوراللہ تعالیٰ کے اس فرمان فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ترجمہ: ''دوڑو اللہ کی طرف'' کی پیروی کی۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: دنیا اور آخرت اہلِ اللہ پر حرام ہیں۔

حرام ہونے سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ یہ دونوں حرام ہیں اور نہ ہی یہ (اہلِ اللہ پر) حرام کی گئی ہیں بلکہ اہلِ اللہ نے ان دونوں کی طلب اور محبت کو اپنے نفس پر حرام کر رکھا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ یہ دونوں حادث[1] ہیں اور ہم مُحْدَث[2] ہیں تو حادث دوسرے حادث کو کیسے طلب کر سکتا ہے۔ بلکہ حادث پر تو واجب ہے کہ وہ مُحْدِث[3] کی طلب کرے۔ حدیثِ قدسی میں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

مَحَبَّتِيْ مَحَبَّةُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: مجھ سے محبت فقرا سے محبت رکھنا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِهٖ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور میں اس پر فخر کرتا ہوں۔

یہاں فقر سے مراد وہ فقر ہرگز نہیں جو عوام میں مشہور و معروف ہے بلکہ اس فقر سے مراد اللہ عزّوجل کا محتاج ہونا ہے اوراللہ کے سوا تمام دنیوی اور اُخروی لذتوں کا ترک کرنا ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ طالبِ حق اس قدر فنافی اللہ ہو جائے کہ اُس کے نفس میں اُس کے ہی نفس کے لیے کوئی شے باقی نہ

[1] وہ شے جو پہلے نہ تھی اور پھر پیدا کی گئی، مخلوق [2] پیدا ہونے والی چیز [3] پیدا کرنے والا، خالق

رہے اوراس کے قلب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کچھ نہ سمایا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ بَلْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیْ الْمُؤْمِنِ (حدیثِ قدسی)

ترجمہ: نہ میں زمین میں سماتا ہوں نہ آسمان میں بلکہ اپنے مومن بندے کے قلب میں سما جاتا ہوں۔

مومن سے مراد وہ شخص ہے جس کا قلب بشری صفات سے صاف اور غیر (ماسویٰ اللہ) سے خالی ہو گیا ہو اوراس کے قلب میں ذاتِ حق تعالیٰ کا عکس سما گیا ہو۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ الْعَرْشَ وَمَا حَوْلَہٗ اُلْقِیَ فِیْ زَاوِیَۃٍ مِّنْ زَوَایَا قَلْبِ الْعَارِفِ مَا اَحَسَّ بِہٖ

ترجمہ: عرش اوراس کے اطراف میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ عارف کے قلب کے گوشوں میں سے کسی ایک گوشے میں رکھ دیا جائے تو اُسے احساس تک نہ ہو۔

پس جو (اللہ تبارک وتعالیٰ کے) محبین سے محبت کرتا ہے وہ آخرت میں ان کے ساتھ ہوگا اور اُن کی محبت کی علامت یہ ہے کہ انہیں اہلِ اللہ فقرا کی صحبت (میں رہنے) کی محبت اور لقائے حق تعالیٰ کا اشتیاق ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا:

طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَآئِیْ وَاِنِّیْ لَاَشَدُّ شَوْقًا اِلَیْھِمْ

ترجمہ: نیکوکار میرے دیدار کے مشتاق ہوتے ہیں اور میں اُن سے بڑھ کر ان کا مشتاق ہوتا ہوں۔

جو (باطنی) لباس فقرا پہنتے ہیں وہ تین طرح کا ہے جس کا ذکر تیسری فصل (جسموں میں ارواح کے تصرف) میں آچکا ہے اوراُن کے اعمال کی حالت یہ ہے کہ مبتدی[1] کے عمل میں اچھائی (خیر) اور برائی (شر) دونوں حالتیں غیر مستقل[2] ہیں۔ متوسط کے عمل میں اچھائی کے مختلف رنگ مثلاً انوارِ شریعت، طریقت اور معرفت غیر مستقل طور[3] پر پائے جاتے ہیں اوران کے لباس بھی غیر مستقل

---

[1] وہ طالب جو ابھی راہِ سلوک کی ابتدا میں ہو [2] یعنی وہ کبھی خیر کی طرف مائل ہوتا ہے کبھی شر کی طرف [3] یعنی وہ شر سے تو نجات پا چکا ہے لیکن خیر اس کے باطنی مقامات مقامِ شریعت، مقامِ طریقت، مقامِ معرفت کے مطابق کم یا زیادہ ہوتی ہے۔

اور مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں مثلاً سفید، نیلگوں اور سبز۔ منتہی[1] کا عمل سورج کے نور کی مانند سب رنگوں سے خالی ہوتا ہے جو کوئی بھی رنگ قبول نہیں کرتا۔ اسی طرح اس کا (باطنی) لباس بھی سیاہ رنگ کی مانند کوئی رنگ قبول نہیں کرتا۔ یہ نورِ معرفت پر پڑے حجاب کے فنا ہونے کی علامت ہے جیسا کہ رات سورج کے نور کے لیے نقاب ہے (اسی طرح فقیر کا جسم اس کے باطنی نور کے لیے نقاب ہے) جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًاo وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًاo (سورۃ النبا۔10-11)

ترجمہ: اور ہم نے رات کو لباس اور دن کو ذریعۂ معاش بنایا۔

اس میں ایک لطیف اشارہ ہے جس میں عقل اور علم کا ایک خاص جوہر ہے۔ نیز اس طرف اشارہ ہے کہ اہلِ قرب کے لیے دنیا کی زندگی قید خانہ، غربت، غم، غصہ، محنت ومشقت اور ظلمت (کی مثل) ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

⊕ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

پس (مومن کے لیے) اس عالمِ ظلمت میں ظلماتی[2] لباس ہی بہتر ہے۔ صحیح حدیث شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ:

⊕ اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ فَالْاَمْثَلُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ

ترجمہ: انبیا و اولیا پر اور ان کی مثل لوگوں پر بلاؤں کو مسلط کیا گیا، پھر ان کی مثل لوگوں پر۔

(علما سو کا ظاہری طور پر) سیاہ لباس پہننا اور سیاہ عمامہ باندھنا وہ لباس ہے جو آفت کی علامت ہے۔ یہ سوگواروں اور مصیبت زدوں کا لباس ہے جن میں مکاشفہ، مشاہدہ اور معائنہ (جیسے مراتب کے حصول) کی قابلیت فوت ہو چکی ہے اور شوق، ذوق، عشق، روحِ قدسی اور مرتبۂ قرب و وِصال کی

---

1۔ وہ طالبِ حق جو راہِ سلوک کی انتہا پر پہنچ چکا ہو۔ 2۔ یعنی جس طرح قید خانہ میں قیدی کیلئے مخصوص لباس ہے اسی طرح اس دنیا میں بھی مومن کی پاک اور آزاد روح کے لیے جسم کا ظلماتی لباس ہے۔

موت کی وجہ سے حیاتِ ابدی سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ سب عظیم مصائب میں سے ہے۔ ایسے شخص کے لیے (جو یہ سب کھو چکا ہو) تمام عمر سوگواروں جیسا لباس پہننا ضروری ہے کیونکہ وہ اپنی آخرت کی منفعت کو کھو چکا ہے۔ یہ سب مراتب ایسے ہی ہیں جیسے کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے جس کے لیے اللہ کا حکم ہے کہ وہ چار ماہ اور دس دن ماتمی لباس پہنے کہ اس کی دنیاوی منفعت فوت ہوگئی ہے لیکن آخرت کے ماتم کی مدت غیر متناہی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْمُخْلَصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ

ترجمہ: برگزیدہ بندوں کو عظیم خطرات درپیش رہتے ہیں۔

یہ سب فقر اور فنا کی صفت ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ

ترجمہ: فقر دونوں جہان میں چہرے کی روسیاہی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ فقر ذاتِ حق تعالیٰ کے چہرے کے نور کے علاوہ کوئی رنگ قبول نہیں کرتا کہ (فقر کی) سیاہی محبوب کے چہرے پر کالے تل کی مانند ہے جو اس کے حسن و جمال کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ جب اہلِ قرب حق تعالیٰ کے جمال کی طرف نظر کرتے ہیں تو اس کے بعد اُن کی آنکھوں کا نور اللہ کے سوا کسی کو دیکھنا گوارا نہیں کرتا اور وہ حق تعالیٰ کے سوا کسی کو محبت سے نہیں دیکھتے کہ دونوں جہان میں ان کا محبوب اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہے۔ نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کا ارادہ کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی معرفت اور وصال کے لیے پیدا فرمایا۔ پس انسان کے لیے واجب ہے کہ دونوں جہانوں میں وہ چیز طلب کرے جس کے لیے اُس کو پیدا فرمایا گیا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی عمر لایعنی کاموں میں ضائع ہو جائے اور مرنے کے بعد اُسے عمر ضائع کرنے کے باعث (حق تعالیٰ کے سامنے) نادم ہونا پڑے۔

## تیرھویں فصل

# طہارت کے بیان میں

طہارت دو طرح کی ہے۔ظاہری طہارت شریعت کے پانی سے حاصل ہوتی ہے اور باطنی طہارت توبہ، تلقینِ مرشد، تصفیہ اور طریقت کی راہ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ پس جب نجاست کے اخراج کے باعث شریعت کا وضو ٹوٹ جائے تو پانی سے (وضو کی) تجدید کرنا واجب ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ جَدَّدَ الْوُضُوْءَ جَدَّدَ اللّٰہُ اِلَیْہِ اِیْمَانَہٗ

ترجمہ: جس نے وضو کو تازہ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کے ایمان کو تازہ کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:

اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ

ترجمہ: وضو پر وضو کرنا گویا نور پر نور ہے۔

پس جب افعالِ ذمیمہ اور اخلاقِ رذیلہ مثلاً تکبر، عُجب، حسد، کینہ، غیبت، چغلی، بہتان اور جھوٹ اور (ظاہری اعضا) آنکھ، کان، ہاتھ اور پاؤں کی خیانت سے باطنی وضو ٹوٹ جائے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ ترجمہ: ''آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں'' تو اس کی تجدید کے لیے آخری عمر تک اِن مفسدات سے سچی توبہ کرے۔ ندامت کے باعث خود کو ملامت اور استغفار کرے اور وہ اشغال اختیار کرے جن سے باطل کا قلع قمع ہو جائے۔ عارف کو چاہیے کہ ان

آفات (جن سے باطنی وضوٹوٹ جاتا ہے) سے اپنی توبہ کی حفاظت کرے تاکہ اس کی نماز کامل ہو جائے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ (سورۃ ق۔32)

ترجمہ:یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہراُس کے لیے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا اور (اپنی توبہ کی) حفاظت کرنے والا ہے۔

ظاہری وضو کے لیے تمام دن اور رات کا وقت ہے جبکہ باطنی وضو کا وقت تمام عمر کے لیے دائمی ہے۔عمر سے مراد دنیا وآخرت کی عمر ہے، باطنی عمر کی کوئی انتہا نہیں۔

چودھویں فصل

# نمازِ شریعت اور طریقت کے بیان میں

نمازِ شریعت وہ ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (سورۃ البقرہ۔238) ترجمہ: ''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور (خاص طور) وسطی نماز کی'' میں دیا گیا ہے۔ نمازِ شریعت سے مراد وہ نماز ہے جو ظاہری اعضا اور جسمانی حرکات سے ارکانِ نماز جیسے قیام، قرأت، رکوع، سجود، قعود اور آواز و الفاظ سے ادا کی جاتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ میں (صلوٰۃ کے لیے) جمع کا لفظ (الصَّلَوٰتِ) استعمال کیا ہے۔ نمازِ طریقت قلب کی دائمی نماز ہے جس کا علم اس آیت وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى میں دیا گیا ہے اور جو قلبی نماز ہے کیونکہ قلب کو جسم کے وسط میں دائیں و بائیں پہلو کے درمیان، بالائی و زیریں (حصہ) کے درمیان اور سعادت و شقاوت کے درمیان پیدا کیا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُقَلِّبُهَا كَیْفَ یَشَاءُ

ترجمہ: بنی آدم کے قلوب اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہتا ہے (قلوب کو) پھیر دیتا ہے۔

دو انگلیوں سے مراد قہر (جلال) اور لطف (جمال) کی صفات ہیں۔ اس آیت اور حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اصل نماز قلبی نماز ہے۔ جب انسان اس قلبی نماز سے غافل ہو جاتا ہے تو اُس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور جس کی قلبی نماز فاسد ہوگئی اس کی ظاہری نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ اسی کے

لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

چونکہ نمازی (نماز میں) اپنے ربّ کی مناجات کرتا ہے اور مناجات کا محل (مقام) قلب ہے۔ جب قلب غافل ہو جاتا ہے تو وہ باطنی نماز کو باطل کر دیتا ہے اور ظاہری نماز کو بھی، کیونکہ قلب اصل ہے اور باقی (اعضا) اس کے تابع ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَۃً فَاِذَا صَلُحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ

ترجمہ: اولادِ آدم کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار! وہ قلب ہے۔

نمازِ شریعت کے لیے دن اور رات میں پانچ اوقات (مقرر) ہیں، (اس کی ادائیگی کا) سنت طریقہ یہ ہے کہ اس نماز کو مسجد میں امام کی اقتدا میں باجماعت اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر بلا ریا اور نمائش ادا کیا جائے۔

نمازِ طریقت دائمی نماز ہے جو تمام عمر کے لیے (قائم کی جاتی) ہے، اس کی مسجد قلب ہے، اس کی جماعت تمام باطنی قوتوں کو جمع کرنا اور باطن کی زبان سے تمام اسمائے توحید کے ذکر میں مشغول ہونا ہے۔ قلب میں (حق تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا) شوق اس کا امام ہے اور اس کا قبلہ حضرتِ احدیت جلّ جلالہٗ اور جمالِ صمدیت[1] ہے اور وہی حقیقی قبلہ ہے۔ قلب اور روح دونوں اس نماز میں دائمی طور پر مشغول رہتے ہیں کیونکہ قلب کے لیے نیند اور موت نہیں بلکہ یہ نیند اور بیداری میں بھی (ذکرِ حق میں) مشغول رہتا ہے۔

---

[1] یعنی قلبی نماز حق تعالیٰ کے چہرے کو دیکھ کر ادا ہوتی ہے اور نمازی کا حقیقی قبلہ بے نیاز ذاتِ حق تعالیٰ کے جمال کا دیدار ہے۔

قلبی نماز حیاتِ قلب کے ساتھ بغیر آواز اور قیام وقعود کے قائم ہوتی ہے یعنی قلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت میں اللہ تعالیٰ سے اس کا فرمان اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ترجمہ: ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں'' کہہ کر مخاطب ہوتا ہے۔

تفسیر قاضی میں ان آیات کے متعلق آیا ہے کہ یہ عارف کے اُس حال کی طرف اشارہ ہے جس میں وہ حالتِ غیب سے حضرتِ احدیت سبحانہٗ وتعالیٰ میں پہنچ جاتا ہے اور اس فرمان کا مستحق بن جاتا ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْاَنْبِیَاءُ وَالْاَوْلِیَاءُ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ کَمَا یُصَلُّوْنَ فِیْ بُیُوْتِھِمْ

ترجمہ: انبیا اور اولیا اپنی قبروں میں (بھی ایسے ہی) نماز ادا کرتے ہیں جیسے اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے تھے۔

یعنی اپنے زندہ قلوب کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مناجات میں مشغول رہتے ہیں۔ جب ظاہری و باطنی دونوں نمازیں جمع ہو جائیں تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اور اس کا اجرِ عظیم روحانی طور پر قربِ حق جبکہ جسمانی طور پر درجات (یعنی جنت) ہیں۔ ایسا نمازی ظاہر میں عابد اور باطن میں عارف ہوتا ہے۔ اگر حیاتِ قلب حاصل نہ ہونے کے باعث نمازِ طریقت نمازِ شریعت کے ساتھ جمع نہ ہو سکے تو وہ نماز ناقص ہے اور اس کا اجر قرب نہیں بلکہ محض درجات ہیں۔

پندرھویں فصل

# عالمِ تجرید میں طہارتِ معرفت کے بیان میں

عالمِ تجرید[1] میں طہارتِ معرفت کی دو اقسام ہیں۔ معرفتِ صفات کے لیے طہارت اور معرفتِ ذات کے لیے طہارت۔

معرفتِ صفات کے لیے طہارت تلقینِ مرشد اور اسما کے (دائمی) ذکر سے نقوشِ بشریت اور حیوانیت سے قلب کے آئینہ کو صاف کر لینے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی جس سے چشمِ قلب کو صفاتِ الٰہیہ کے نور سے ایسی نظر حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ اس (نظر) سے قلب کے آئینہ میں جمالِ الٰہی کے عکس کا مشاہدہ کرتی ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

- اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْقَلْبِ

ترجمہ: مومن قلب کا آئینہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:

---

[1] میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیفِ مبارکہ ''شمس الفقرا'' میں تجرید کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں ''تجرید یہ ہے کہ طالب (سالک) ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا اور نفس و شیطان سے اس نے خلاصی پائی۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدِنظر رہتا ہے۔'' (شمس الفقرا)

اَلْعَالِمُ یُنَقِّشُ وَالْعَارِفُ یُصَقِّلُ

ترجمہ: عالم نقش کرتا ہے جبکہ عارف صیقل کرتا ہے۔

پس جب اسما کے دائمی ذکر سے (قلب کے آئینہ کا) تصفیہ مکمل ہو جاتا ہے تو (طالب کو) قلب کے آئینہ میں صفاتِ الٰہیہ کے مشاہدہ سے معرفتِ صفات حاصل ہو جاتی ہے۔

معرفتِ ذات کے لیے طہارت بارہ اسمائے توحید میں سے آخری تین اسما کا چشمِ سِرّ میں دائمی ذکر کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ پس نورِ توحید سے چشمِ سِرّ کو ایسی نظر حاصل ہوتی ہے کہ جب انوارِ ذات کی تجلی ہوتی ہے تو بشریت پگھل کر مکمل طور پر فنا ہو جاتی ہے۔ پس یہ استھلاک[1] اور فنا الفنا کا مقام ہے کیونکہ یہ تجلی تمام انوار کو مٹا دیتی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ کُلُّ شَیۡءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجۡہَہٗ (سورۃ القصص۔88)

ترجمہ: ہر شے کو فنا ہے سوائے اس (اللہ) کے چہرہ کے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مزید فرمایا:

✦ یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ ۚۖ وَعِنۡدَہٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ (سورۃ الرعد۔39)

ترجمہ: اور اللہ جس (چیز) کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جس چیز کو چاہتا ہے) قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اُم الکتاب ہے۔

پس روحِ قدسی نورِ الٰہی سے بقا پاتی ہے اور بغیر کسی کیفیت اور تشبیہ کے اس کی طرف، اُسی سے، اُس کے ساتھ، اُس میں اُسی کے لیے دیکھتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ (سورۃ الشوریٰ۔11)

ترجمہ: اُس (اللہ) کی مثل کوئی شے نہیں۔

اس وقت صرف نورِ مطلق ہی باقی رہ جاتا ہے اور اس سے آگے (کے معاملہ) کی خبر دینا (کسی کے لیے) ممکن نہیں کیونکہ یہ عالمِ محویت ہے جہاں نہ تو عقل باقی رہتی ہے کہ کچھ خبر دے سکے اور نہ اللہ

---

[1] ہلاکت اور فنا

تعالیٰ کے سوا کوئی (اس مقام کا) محرم ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ (قربت کا) ایک وقت ایسا بھی ہے جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہے اور نہ کسی نبی و رسول کی۔

پس یہ عالمِ تجرید ہے جس میں غیر اللہ کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

تَجَرَّدْ تَصِلْ اِلَیَّ

ترجمہ: تجرد اختیار کرو اور مجھے پالو۔

تجرید سے مراد صفاتِ بشریت سے مکمل فنا ہونا اور اس عالم (عالمِ محویت) میں صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہو کر بقا حاصل کرنا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

یعنی صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہو جاؤ۔

## سولہویں فصل

# زکوٰۃِ شریعت اور طریقت کے بیان میں

زکوٰۃِ شریعت یہ ہے کہ دنیا میں جو مال کمائے مقررہ نصاب میں سے ہر سال معینہ وقت پر مصارفِ زکوٰۃ[1] کو عطا کرے۔ زکوٰۃِ طریقت یہ ہے کہ آخرت کی کمائی (نیک اعمال) سے فقرائے دین اور مساکینِ اُخروی کو عطا کرے اور اس زکوٰۃ کو قرآن میں صدقہ کا نام دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

✦ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ (سورۃ التوبہ۔60)

ترجمہ: صدقات فقرا کے لیے ہیں۔

یعنی یہ فقیر کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اس صدقہ کو قبول کر لینا ہے۔ یہ (زکوٰۃ) دائمی ہے اور (زکوٰۃِ طریقت سے مراد) ایصالِ ثواب ہے۔ پس جب انسان اللہ کی رضا کی خاطر آخرت کی کمائی (یعنی نیک اعمال) میں سے گناہگاروں کو (ثواب) بخش دیتا ہے تو اللہ اس کے وہ سب گناہ جو اس نے صدقہ، نماز، روزہ، حج، تسبیح، تحلیل[2]، تلاوتِ قرآن، سخاوت اور دیگر نیک اعمال کی ادائیگی کے دوران کیے تھے، معاف فرما دیتا ہے تب اس کی اپنی نیکیوں میں سے اس کی اپنی ذات کے لیے کچھ ثواب نہیں بچتا۔ پس وہ مفلس ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی سخاوت اور مفلسی کو پسند کرتا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

---

[1] زکوٰۃ کے مستحق افراد مصارفِ زکوٰۃ کہلاتے ہیں [2] طلب وفکرِ حق تعالیٰ

اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ

ترجمہ: مفلس دونوں جہان میں اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

اور حضرت رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اِلٰھِیْ مَا کَانَ نَصِیْبِیْ مِنَ الدُّنْیَا فَاَعْطِہٖ لِلْکَافِرِیْنَ وَمَا کَانَ نَصِیْبِیْ مِنَ الْعُقْبٰی فَاَعْطِہٖ لِلْمُؤْمِنِیْنَ فَلَا اُرِیْدُ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا ذِکْرِکَ وَلَا مِنَ الْعُقْبٰی اِلَّا رُؤْیَتِکَ

ترجمہ: الٰہی! دنیا میں جو کچھ میرے نصیب میں ہے وہ کافروں کو عطا فرمادے اور جو کچھ آخرت میں میرے نصیب میں ہے وہ مومنین کو عطا فرما دے کیونکہ میں دنیا میں تیرے ذکر اور آخرت میں تیرے دیدار کے سوا کچھ نہیں چاہتی۔

پس (حقیقی) بندہ وہ ہے کہ جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ اللہ کی راہ میں دے دے، قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی تمام نیکیوں کے بدلہ میں اُس جیسی دس نیکیاں عطا کرے گا جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا (سورۃ الانعام۔160)

ترجمہ: جو ایک نیکی لائے گا اس کے لیے اُس (نیکی) جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔

اور اس زکوٰۃ کا مقصد یہ بھی ہے کہ قلب کو نفسانی صفات سے پاک کیا جائے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (سورۃ الشمس۔9)

ترجمہ: فلاح پائی انہوں نے جنہوں نے اپنا تزکیہ کرلیا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً (سورۃ البقرہ۔245)

ترجمہ: کون ہے وہ جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے اس دینے کو مزید بڑھا دے۔

اس دائرہ میں قرض سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور نیکیوں میں سے بغیر منت کے محض

ربّ کریم کی شفقت کے لیے اس کی مخلوق پر احسان کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقَاتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى (سورۃ البقرہ۔264)

ترجمہ: اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذا دے کر باطل نہ کرلیا کرو۔

یعنی اللہ کی راہ میں اس خرچ کے بدلے میں دنیا نہ طلب کرو۔ اللہ عزّ و جل نے فرمایا:

✦ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (سورۃ آلِ عمران۔92)

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک تم (راہِ حق میں) وہ نہ خرچ کرو جسے تم محبوب رکھتے ہو۔

ستر ھویں فصل

# روزۂ شریعت اور طریقت کے بیان میں

روزۂ شریعت دن میں کھانے، پینے اور جماع کرنے سے باز رہنا ہے۔ روزۂ طریقت یہ ہے کہ انسان دن اور رات، ظاہری و باطنی طور پر اپنے تمام اعضا کو حرام وممنوعہ چیزوں اور برائیوں مثلاً عُجب وغیرہ سے روکے۔ اگر وہ ان مذکورہ بالا تمام افعال میں سے کسی ایک فعل کا بھی ارتکاب کرے گا روزۂ طریقت باطل ہو جائے گا۔ پس روزۂ شریعت کے لیے وقت مقرر ہے جبکہ روزۂ طریقت عمر بھر کے لیے دائمی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- وَرُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صَوْمِهِ إِلَّا الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ

ترجمہ: اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزہ سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اسی لیے کہا گیا کہ کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جو افطار کرنے والے ہیں اور کتنے ہی افطار کرنے والے ایسے ہیں جو روزہ سے ہیں۔ یعنی اپنے اعضا کو مناہی[1] اور لوگوں کو ایذا دینے سے روکتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ (حدیثِ قدسی)

ترجمہ: روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود ہوں۔

---

[1] شریعت میں حرام اور ممنوعہ باتیں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ

ترجمہ: روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کی اور دوسری خوشی رویئت (دیدارِ حق تعالیٰ) کی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں بھی (یہ خوشیاں) عطا فرمائے۔

اہلِ شریعت کہتے ہیں کہ افطار سے مراد غروبِ آفتاب کے بعد کھانا پینا، اور رویئت سے مراد عید کی شب چاند کا دیکھنا ہے۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں کہ افطار سے مراد جنت میں داخل ہونا اور اس میں جو نعمتیں ہیں ان سے روزہ افطار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں میں سے ہمیں اور آپ کو عطا فرمائے۔ رویئت سے مراد قیامت کے دن سرّ کی نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اور آپ کو بھی اپنا دیدار نصیب فرمائے۔

روزۂ حقیقت یہ ہے کہ قلب کو ماسویٰ اللہ تعالیٰ سے پاک کیا جائے اور سرّ کو غیر اللہ کی محبت اور مشاہدہ سے پاک کیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ

ترجمہ: انسان میرا سرّ ہے اور میں انسان کا سرّ ہوں۔

سرّ اللہ تعالیٰ کے نور سے ہے لہٰذا اس کا میلان غیر اللہ کی طرف ہرگز نہیں ہوتا، اسے دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی محبوب، مرغوب اور مطلوب نہیں۔ اگر وہ غیر اللہ کی محبت میں مبتلا ہو جائے تو روزۂ حقیقت فاسد ہو جاتا ہے۔ اُس روزے کی قضا یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی محبت اور دیدار کی طرف (دوبارہ) لوٹ جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

ترجمہ: روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود ہوں۔

## اٹھارویں فصل

# حجِ شریعت اور طریقت کے بیان میں

حجِ شریعت: حجِ شریعت یہ ہے کہ تمام شرائط اور ارکان کے ساتھ بیت اللہ کا حج کیا جائے یہاں تک کہ (حاجی کو) حج کا ثواب حاصل ہو جائے۔ لیکن اگر شرائط (کی ادائیگی) میں کسی قسم کا نقص واقع ہو جائے تو حج کا ثواب ناقص اور حج باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں حج کو (بغیر کسی نقص کے) کامل کرنے کا حکم فرمایا ہے:

◆ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (سورۃ البقرہ۔196)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔

حج کی شرائط یہ ہیں: سب سے پہلے احرام باندھنا، مکہ میں داخل ہونا، طوافِ قدوم کرنا[1]، عرفات میں وقوف کرنا[2]، مزدلفہ میں رات گزارنا، منیٰ میں قربانی کرنا، حرم میں داخل ہونا، کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کرنا، آبِ زم زم پینا اور مقامِ ابراہیم خلیل اللہ پر دو رکعتیں واجب الطّواف پڑھنا۔

ان (شرائط کی ادائیگی) کے بعد وہ سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے احرام (کی حالت) میں حرام قرار دی تھیں۔ پس (حاجی کے لیے) اس حج کی جزا جہنم سے رہائی اور اللہ تعالیٰ کے قہر سے

---

1۔ مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے۔ 2۔ میدانِ عرفات میں رک کر حج کا خطبہ سننا جہاں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔

امان پانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (سورۃ آلِ عمران۔97)

ترجمہ: اور جو اس (کے حرم) میں داخل ہوا وہ امان پا گیا۔

اس کے بعد طوافِ صدر[1] اور پھر اپنے وطن کو واپسی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس (حج شریعت) کی توفیق عطا فرمائے۔

**حجِ طریقت:** حجِ طریقت میں زادِ راہ اور سواری سب سے پہلے صاحبِ تلقین (مرشد کامل اکمل) کی تلاش اور اس سے تلقین حاصل کرنا ہے اور پھر (ذکر کے) معنی پر نظر رکھتے ہوئے زبان سے دائمی ذکر کرنا ہے۔ ذکر سے مراد زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر کرنا ہے۔ جب قلب کو (دائمی) حیات حاصل ہو جائے تو باطن میں ذکرِ حق تعالیٰ میں مشغول ہو جانا چاہیے یہاں تک کہ سب سے پہلے اسمائے صفات کے دائمی ذکر[2] سے قلب کا تصفیہ ہو جائے جس کے باعث جمالِ حق تعالیٰ کی صفات کے انوار سے (باطن میں) کعبۂ سرّ ظاہر ہو جائے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کو حکم فرمایا:

◆ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (سورۃ البقرہ۔125)

ترجمہ: میرے گھر (بیت اللہ) کو طواف کرنے والوں کے لیے پاکیزہ رکھو۔۔۔۔ آخر تک[3]

پس ظاہری کعبہ مخلوقات میں سے طواف کرنے والوں کے لیے صاف کیا جاتا ہے اور باطنی کعبہ خالق کے مشاہدہ کے لیے۔ اس (ذاتِ حق تعالیٰ) کا جلوہ دیکھنے کے لیے کعبۂ باطن کو ماسویٰ (اللہ کے سوا) سے طہارت دی جائے، پھر روحِ قدسی کے نور سے احرام باندھا جائے، قلب کے کعبہ میں

---

[1] مسجدِ حرام سے رخصت ہونے کے وقت بیت اللہ کا آخری الوداعی طواف [2] باطن میں اسمائے صفات کے دائمی ذکر میں مشغول ہونے سے مراد ہے کہ صفاتی اسما مثلاً الرحمٰن، الرحیم، لطیف وغیرہ کی صفات سے متصف ہوا جائے اور ان صفات کو دائمی طور پر اپنا لیا جائے۔ اسمائے الٰہیہ کی صفات سے متصف ہونا صرف مرشد کامل اکمل کی صحبت اور مہربانی سے ممکن ہے۔ [3] طواف کرنے والوں کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں رکوع کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

داخل ہوا جائے، پھر دوسرے اسم 'اللہ'[1] کے دائمی ذکر کے ساتھ طوافِ قدوم کیا جائے اور عرفاتِ قلب جو کہ مناجات کا مقام ہے، میں تیسرے اسم ''ھُو''[2] اور چوتھے اسم ''حق''[3] کے ذکر کے ساتھ وقوف کیا جائے، پھر فواد کے مزدلفہ میں آئے اور پانچویں اسم ''حیّ''[4] اور چھٹے اسم ''قیّوم''[5] کو (ذکر میں) جمع کرے اور منٰی یعنی مقامِ سِرّ میں آئے جو حرمین کے درمیان ہے اور اس کے مابین وقوف کرے، ساتویں اسم ''قہار''[6] کے دائمی ذکر سے (منٰی یعنی مقامِ سِرّ میں) نفسِ مطمئنہ کی قربانی کرے کہ یہ اسم فنا کا باعث اور کفر کے حجاب کو کھولنے والا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ مَقَامَانِ مِنْ وَّرَآءِ الْعَرْشِ وَھُمَا حِجَابَانِ بَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّہٖ عَزَّشَانُہٗ اَحَدُھُمَا اَسْوَدُ وَالْاٰخَرُ اَبْیَضُ

ترجمہ: کفر اور ایمان عرش سے آگے کے دو مقامات ہیں، یہ دونوں مقامات بندے اور اس کے ربّ کے درمیان حجاب ہیں۔ دونوں میں سے ایک کا رنگ سیاہ اور دوسرے کا سفید ہے۔

اس قربانی کے بعد حلق[7] ہے یعنی آٹھویں اسم کے ذکر سے روحِ قدسی کا صفاتِ بشریت سے حلق کرے (یعنی ان سے نجات حاصل کرے) اور پھر نویں اسم کے ذکر سے حرمِ سِرّ میں داخل ہو جائے اور اعتکاف کرنے والوں کا دیدار کرے، دسویں اسم کے ذکر سے مقامِ قرب اور انسیت میں اعتکاف کرے اور بلا کیف و تشبیہ پاک و بے نیاز اور بلند شان والے ربّ کے جمال کا دیدار

---

[1] جب طالب تمام صفاتی اسما کو اپنے قلب میں جاری کر لیتا ہے یعنی صفاتِ الٰہی سے متصف ہونے کے باعث اس کے قلب کا تصفیہ ہو جاتا ہے تو 'اللہ' کی ذات اس میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہاں اللہ کو دوسرا اسم کہا گیا ہے حالانکہ یہ اللہ کا اسمِ اوّل ہے لیکن یہاں دوسرا اسم کہنے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ پہلے انسان میں اللہ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اور بعد میں ذات۔ [2] 'ھُو' تک پہنچ جانا [3] ذاتِ حق تعالیٰ کی اپنے ہی باطن میں حق الیقین کے ساتھ پہچان حاصل کرنا [4] [5] ذاتِ حق تعالیٰ کے ساتھ حیّ و قیّوم ہو جانا [6] اسمِ قہار کی تجلیات سے نفس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے فنا کر دینا جو اللہ اور بندے کے درمیان حجاب ہے۔ [7] سر منڈانے کے عمل کو حلق کہتے ہیں، یعنی صفاتِ بشریت سے نجات حاصل کرنا۔

کرے، پھر گیارھویں اسم مع چھ اسمائے[1] فروعات کے دائمی ذکر سے سات طواف کرے اور (طواف کرنے کے بعد) بارھویں اسم کے ذکر کے پیالے میں بدستِ قدرت (پاکیزہ) شراب پیئے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا (سورۃ الدھر۔21)

ترجمہ: اور ان کا ربّ انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔

پھر چہرۂ حق تعالیٰ سے نقاب اُٹھ جاتا ہے اور (کسی بھی قسم کی) تشبیہ سے پاک ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) کو اسی کے نور سے دیکھتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب ہے:

مَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ (حدیثِ قدسی)

ترجمہ: جو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی بشر کے قلب پر اس کا خیال گزرا[2] یعنی بغیر حروف اور آواز کے واسطہ کے اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا ہے اور کسی بشر کے قلب پر (ان کیفیات کا) خیال نہ گزرنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس سے خطاب کا ذوق ہے۔

پس اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا تھا وہ حلال ہو جاتی ہیں[3] اور اسمائے توحید کی تکرار سے برائیاں نیکیوں میں بدل جاتی ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ (سورۃ الفرقان۔70)

ترجمہ: جو (سچی) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے پس اللہ اس کی برائیوں کو نیکیوں

---

[1] نفس کی مکمل فنا کے بعد دیگر تمام اسما کے دائمی ذکر سے مراد طالب کی ذات میں اللہ کی ذات اور تمام صفات کا ظاہر ہو جانا ہے۔ [2] عارفین کو قربِ حق میں وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو نہ سوچا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کے وہم و گمان میں آ سکتا ہے۔ [3] قربِ حق کے سفر میں طالبِ حق کو تصفیہ قلب کے لیے بہت سی حلال چیزوں کو بھی ترک کرنا پڑتا ہے تاکہ قلب میں کسی قسم کی لذت اور خواہش باقی نہ رہے۔ قربِ حق میں پہنچ کر وہ سب چیزیں جو پہلے ترک کی گئی تھیں، حلال ہو جاتی ہیں۔

میں بدل دیتا ہے[1]۔

پھر وہ نفسانی تصرفات سے آزاد ہو جاتا ہے اور خوف و غم سے امان پا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ O (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! اولیا اللہ کو نہ تو کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی غم۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور جودو کرم سے ہمیں بھی یہ (حجِ طریقت) نصیب فرمائے۔

پھر تمام اسما کی تکرار سے طوافِ صدر ہے اور بارھویں اسم کے ذکر سے اپنے اصلی وطن عالمِ قدس اور عالمِ احسن تقویم میں واپس لوٹنا ہے۔ یہ (مقام) عالمِ یقین سے متعلق ہے اور یہ تاویلات دائرہ زبان اور عقل کے اندر ہیں۔ جو (مقامات) اس سے آگے ہیں اس کی خبر دینا (کسی بشر کے لیے) ممکن نہیں، نہ کسی (عام انسان کے) فہم اور ذہن کو ان کا ادراک ہو سکتا ہے اور نہ ہی حوصلے ان (مقامات کے انوار و تجلیات کو برداشت کرنے) کی طاقت رکھتے ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَنَّ مِنَ الْعُلُوْمِ کَھَیْئَۃِ الْمَکْنُوْنِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا الْعُلَمَآءُ بِاللّٰہِ

ترجمہ: بے شک علوم میں سے ایک علم پوشیدہ رکھا گیا ہے جسے علمائے ربانی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

پس جب وہ (علمائے ربانی) اس (پوشیدہ و باطنی علم) کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو اہلِ عزت اس کا انکار نہیں کرتے کیونکہ عارف جو بات بھی کرتا ہے وہ حقیقی (اور باطنی) ہوتی ہے اور عالم جو بات بھی کرتا ہے وہ سطحی (اور ظاہری) ہوتی ہے۔ پس عارف کا علم اللہ تعالیٰ کا سِرّ ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

---

[1] یعنی جو قربِ حق تعالیٰ کی طلب کرے اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے تصدیق بالقلب سے ایمان لائے جو کہ معرفتِ حق تعالیٰ سے ہی ممکن ہے، تب ہی برائیاں نیکیوں میں بدلتی ہیں ورنہ زبانی اقرار اور ظاہری توبہ سے اللہ پاک اگر چاہے تو گناہوں کو تو بخش دیتا ہے مگر برائیاں نیکیوں میں نہیں بدلتیں۔

◆ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (سورۃ البقرہ۔255)

ترجمہ: اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہتا ہے۔

یعنی وہ انبیا اور اولیا ہیں (جن کی رسائی وہ اپنے علم تک کرتا ہے)۔

◆ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (سورۃ طٰہٰ۔8-7)

ترجمہ: بے شک (اللہ) جانتا ہے ہر راز کو بلکہ اس سے بھی مخفی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔

اور اللہ ہی (سب) جانتا ہے۔

انیسویں فصل

# وجد اور صفا کے بیان میں



اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (سورۃ الزمر۔23)

ترجمہ: (اللہ کی آیات سن کر) ان کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

✦ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (سورۃ الزمر۔22)

ترجمہ: جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا وہ اپنے ربّ کی طرف سے نور پر ہے۔ پس ان لوگوں کے لیے بربادی ہے جن کے دل ذکرِ اللہ سے غافل ہو گئے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✥ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذْبَاتِ الْحَقِّ تَوَازُنُ عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: حق تعالیٰ کے جذبات میں سے ایک جذبہ دونوں جہان کے اعمال کے برابر ہے۔

نیز فرمایا:

مَنْ لَّا وَجْدَ لَهٗ لَا حَيٰوةَ لَهٗ

ترجمہ: جس میں وجد نہیں اس میں زندگی نہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْوَجْدُ اِذَا صَادَفَ فِی الْبَاطِنِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی یُوْرِثُ سُرُوْرًا اَوْحَزَنًا

ترجمہ: وجد جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے باطن میں راہ پاتا ہے تو سرور یا غم پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

وجد دو طرح کا ہوتا ہے: جسمانی اور روحانی۔ جسمانی وجد نفسانی ہوتا ہے جو جسمانی قوت کے ساتھ تحریک میں آتا ہے اور شوق (عشقِ حقیقی اور دیدارِ الٰہی کی چاہت) کے بغیر (پیدا ہونے والا) روحانی غلبہ محض ریا، بناوٹ اور شہرت کے لیے ہوتا ہے، (وجد کی) یہ قسم بالکل باطل ہے کیونکہ اس کا اختیار کرنا غیر مغلوب اور غیر مسلوب[1] ہے اور اس قسم کے وجد کی موافقت جائز نہیں۔

روحانی وجد وہ ہے جو شوق کی قوت کے ذریعہ روحانی تقویت کا باعث ہے اور اچھی آواز میں کی گئی قرآتِ قرآن یا موزوں شعر یا پُر اثر ذکر سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے جسم میں قوت اور اختیار باقی نہیں رہتے، یہ (وجد) رحمانی ہے اور اس کی موافقت اختیار کرنا مستحب ہے۔ اس وجد کی طرف اللہ کے اس فرمان میں اشارہ ہے:

فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ (سورۃ الزمر 18-17)

ترجمہ: پس (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خوشخبری ہے میرے ان بندوں کے لیے جو (میری) بات غور سے سنتے اور اس کی بہترین اتباع کرتے ہیں۔

اسی طرح عشاق، طیور کی آوازیں اور پُر معانی صدائیں سب روح کی قوت کا باعث ہیں۔ اس قسم کے وجد میں نفس اور شیطان مداخلت نہیں کر سکتے کیونکہ شیطان نفسانی ظلمانیت میں تو تصرف کر سکتا ہے رحمانی نورانیت میں نہیں کہ اس میں وہ پانی میں نمک کی مانند پگھل جاتا ہے جیسے کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا

---

[1] یہ وجد نہ تو کسی باطنی شوق کے غلبہ سے ہوتا ہے اور نہ ہی جسم کے اختیار کے سلب ہونے سے ہوتا ہے۔

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سے پگھل جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

فَفِیْ قِرَائَۃِ الْاٰیَاتِ وَالْاَشْعَارِ الْحِکْمَۃِ وَالْمَحَبَّۃِ وَالْعِشْقِ وَالْاَصْوَاتِ الْحُزْنِیَّۃِ قُوَّۃٌ نُوْرَانِیَّۃٌ لِلرُّوْحِ فَالْوَاجِبُ اَنْ یَصِلَ النُّوْرُ اِلَی النُّوْرِ وَھُوَ الرُّوْحُ

ترجمہ: آیات کی قرأت، اشعارِ حکمت، محبت و عشق اور پُر درد آوازیں روح کی نورانی قوت کا باعث ہیں۔ پس واجب ہے کہ (ان کی تقویت سے) نور، نور یعنی روح سے ملے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ (سورۃ النور۔26)

ترجمہ: اور پاکیزہ (نفس) پاکیزہ (روح) کے لیے ہے۔

اگر وجد شیطانی اور نفسانی ہو تو اس میں نور نہیں بلکہ ظلمت، کفر اور گمراہی ہوتی ہے۔ پس ظلمت، ظلمت یعنی نفس سے مل جاتی ہے اور اپنی ہم جنس سے ہی قوت پاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ (سورۃ النور۔26)

ترجمہ: خبیث (نفس) خبیث (روح) کے لیے ہے۔

اس (قسم کے وجد) میں روح کے لیے ہرگز کوئی قوت نہیں۔

پس روحانی وجد میں دو طرح کی حرکات ہوتی ہیں: نوعِ اختیاری اور نوعِ اضطراری۔ اختیاری حرکات اس انسان کی حرکات کی مانند ہیں جس کے جسم میں نہ کوئی غم ہے نہ کوئی مرض اور بیماری۔ اس قسم کی سب حرکات غیر شرعی ہیں (کیونکہ یہ انسان نفس کی خواہش کے تحت خود اختیار کرتا ہے)۔ اضطراری حرکات وہ ہیں جو کسی دوسرے سبب مثلاً قوتِ روح سے حاصل ہوتی ہیں اور نفس ان کے پیدا کرنے کی قوت نہیں رکھتا کیونکہ یہ حرکات جسمانی حرکات پر غالب ہوتی ہیں جیسے بخار کی حرکات جب غلبہ پاتی ہیں تو انسان ان حرکات کا متحمل ہونے سے عاجز آ جاتا ہے اور ان حرکات پر بے اختیار ہو جاتا ہے مگر جب روحانی حرکات غالب آ جاتی ہیں تو وجد روحانی اور حقیقی ہو جاتا ہے۔ وجد اور سماع وہ دو آلات ہیں جو عشاق اور عارفین کے دلوں کو متحرک رکھتے ہیں اور محبین کی

غذا اور طالب کی (باطنی) قوت کا باعث ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ السَّمَاعَ لِقَوْمٍ فَرْضٌ وَلِقَوْمٍ سُنَّۃٌ وَلِقَوْمٍ بِدْعَۃٌ فَالْفَرْضُ لِلْخَوَاصِ وَالسُّنَّۃُ لِلْمُحِبِّیْنَ وَالْبِدْعَۃُ لِلْغَافِلِیْنَ

ترجمہ: بے شک سماع بعض لوگوں کے لیے فرض، بعض لوگوں کے لیے سنت اور بعض لوگوں کے لیے بدعت ہے۔ پس یہ (سماع) خواص کے لیے فرض، محبین کے لیے سنت اور غافلین کے لیے بدعت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ یَتَحَرَّكْ بِالسَّمَاعِ وَاَشْعَارِہٖ وَالرَّبِیْعِ وَاَزْھَارِہٖ وَالْعُوْدِ وَ اَوْتَارِہٖ فَھٰذَا فَاسِدُ الْمِزَاجِ لَیْسَ لَہٗ عِلَاجٌ فَھُوَ نَاقِصٌ عَنِ الْحِمَارِ وَالطُّیُوْرِ بَلْ عَنْ کُلِّ الْبَھَائِمِ فَاَنَّ جَمِیْعَ ذٰلِكَ یَتَاَثَّرُ بِالنَّغْمَاتِ الْمَوْزُوْنَۃِ وَلِذٰلِكَ کَانَتِ الطُّیُوْرُ تَصْطَفُّ عَلٰی رَاْسِ دَاوٗدَ لِاِسْتِمَاعِ صَوْتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

ترجمہ: جو شخص سماع، اشعار، بہار اور اس کے شگوفوں، عود[1] اور اس کی تاروں سے وجد میں نہیں آتا وہ بدمزاج ہے اور اس کا کوئی علاج نہیں۔ وہ گدھے اور پرندوں بلکہ تمام جانوروں سے کمتر ہے کیونکہ تمام جانور نغمات اور موزوں اشعار سے متاثر ہوتے ہیں، اسی لیے پرندے حضرت داؤد علیہ السلام کی (دلکش) آواز سننے کے لیے ان کے سر پر جمع ہو جاتے تھے۔

مَنْ لَا وَجْدَ لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ

ترجمہ: جو وجد میں نہیں آتا اس کا کوئی دین نہیں۔

وجد کی دس وجوہات ہیں ان میں سے بعض جلی (ظاہری) ہیں جن کے اثر کا اظہار (ظاہری) حرکات سے ہوتا ہے اور بعض خفی ہیں جن کے اثر کا اظہار جسم سے نہیں ہوتا مثلاً قلب کا ذکرِ الٰہی کرنا، قرآن کی قرآت سے آہ و بکا، رنجیدگی، خوف و غم اور تاسف و حیرت میں مبتلا ہونا اور ذکرِ الٰہی سے حسرت

[1] سازِ موسیقی

وندامت اور ظاہر و باطن میں تبدیلی آنا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب، شوق اور اس (تڑپ) سے حرارت، مرض اور پسینہ جاری ہونا۔

## بیسویں فصل

# خلوت اور گوشہ نشینی کے بیان میں

خلوت دو طرح کی ہے ظاہری اور باطنی۔ ظاہری خلوت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اور اپنے بدن کو لوگوں سے اس طرح الگ کرے کہ اپنے اخلاقِ ذمیمہ سے انہیں ایذا نہ پہنچا سکے، نفسانی خواہشات اور ظاہری حواس کو ترک کر لے جس سے اخلاصِ نیت، ارادۂ موت اور قبر میں داخل ہونے کے تصور سے باطنی حواس کھل جائیں اور اس خلوت سے رضائے الٰہی کا حصول اور اپنے شر سے مومنین اور مومنات کو بچانے کی نیت ہو جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ وَ كَفَّ لِسَانَهٗ عَمَّا لَا يَعْنِيْهِ

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے شر) سے مسلمان محفوظ رہیں اور اس کی زبان لایعنی (بے مقصد اور فضول) باتوں سے رکی رہے۔

- سَلَامَةُ الْاِنْسَانِ مِنْ قِبَلِ اللِّسَانِ وَمَلَامَةُ الْاِنْسَانِ مِنْ قِبَلِ اللِّسَانِ وَ كَفَّ عَيْنَيْهِ عَنِ الْخِيَانَةِ وَالنَّظْرِ اِلَى الْحَرَامِ وَ كَذَا كَفَّ رِجْلَيْهِ وَاُذُنَيْهِ

ترجمہ: انسان کی سلامتی زبان کی طرف سے ہے اور انسان کو ملامت بھی زبان کی طرف سے ہے، اسے چاہیے کہ اپنی آنکھوں کو خیانت سے اور اپنی نظر کو حرام سے روکے۔ اسی طرح اپنے پاؤں اور کانوں کو بھی۔

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلۡعَیۡنَانِ تَزۡنِیَانِ۔۔۔۔ اِلٰی آخِرِ الۡحَدِیۡثِ

ترجمہ: آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔ حدیث کے آخر تک [1]

ان اعضا سے زنا کا نتیجہ قبیح صورت حبشی شخص ہے جو قیامت کے دن اُس زنا کار کے ساتھ کھڑا ہوگا اور اللہ کے پاس اس (زنا کار) کے خلاف گواہی دے گا اور اس شخص کا مواخذہ [2] کرے گا اور دوزخ میں عذاب دے گا۔ پس وہ شخص جو (ان گناہوں سے) توبہ کرلے اور اپنے نفس کو (اخلاقِ رذیلہ سے) روک لے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ۝ (سورۃ النازعات 41-40)

ترجمہ: اور جس نے اپنے نفس کو خواہشاتِ نفس سے روکا اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

(توبہ کرلینے اور خواہشاتِ نفس سے رکنے کے بعد) اس حبشی شخص کی صورت جنت کے غلمان کے بے ریش نوجوان کی خوبصورت صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ (توبہ کرنے والا) اس (حبشی) کے شر سے نجات پالے گا۔ خلوت گناہوں سے محفوظ رہنے کے لیے ایک قلعہ ہے (کیونکہ جب انسان گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے) تو نیک اعمال ہی باقی رہ جاتے ہیں اور وہ نیکوکار بن جاتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا (سورۃ الکہف۔110)

ترجمہ: پس جو اپنے ربّ کے لقا کا طلبگار ہو اُسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے واحد ربّ کی بندگی میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔

باطن کی خلوت وہ ہے جس میں نفسانی اور شیطانی تفکرات قلب میں داخل نہیں ہو سکتے جیسے کھانے،

---

[1] یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جسم کے ہر ایک حصے کا نام لے کر فرمایا کہ یہ زنا کرتے ہیں مثلاً کان بھی زنا کرتے ہیں، زبان بھی زنا کرتی ہے، ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں۔ [2] حساب کتاب [3] ہوا سے مراد نفس کی بیماریاں مثلاً عُجب، تکبر، کینہ، بغض، لالچ، جھوٹ، چغلی وغیرہ۔

پینے اور پہننے کی محبت، اہل وعیال اور حیوانات مثلاً گھوڑے وغیرہ کی محبت، ریا، بناوٹ اور شہرت کی محبت۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلشُّھْرَۃُ اٰفَۃٌ وَکُلٌّ مَا یَتَمَنَّاھَا وَالْخُمُوْلُ رَاحَۃٌ وَکُلٌّ مَا یَتَوَقَّاھَا

ترجمہ: شہرت (میں) آفت ہے اور ہر شخص اس کا خواہشمند ہے، گمنامی (میں) راحت ہے اور ہر کوئی اس سے بچتا ہے۔

خلوت نشین اپنے اختیار سے اپنے قلب میں کبر، عُجب، بخل، حسد، غیبت، چغلی، کینہ، غصہ وغضب اور اس جیسے دوسرے ذمائم کو داخل نہ ہونے دے کیونکہ جب خلوت میں ان ذمائم میں سے کچھ قلب میں داخل ہوتا ہے تو خلوت وقلب اور اس قلب میں احسان واعمالِ صالحہ فاسد ہو جاتے ہیں اور قلب ہر طرح کی منفعت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ (سورۃ یونس۔81)

ترجمہ: بے شک اللہ مفسدین کے اعمال کی اصلاح نہیں فرماتا۔

ہر وہ شخص جس کے قلب میں ان مفسدات میں سے کچھ ہو وہ مفسدین میں سے ہے بے شک ظاہر میں وہ اصلاح کاروں کی ہی صورت والا ہو جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْکِبْرُ وَالْعُجْبُ یُفْسِدَانِ الْاِیْمَانَ

ترجمہ: کبر اور عُجب دونوں ایمان کو فاسد کر دیتے ہیں۔

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا

ترجمہ: غیبت زنا سے بھی شدید (برائی) ہے۔

اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

اَلْفِتْنَۃُ نَائِمَۃٌ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَیْقَظَھَا

ترجمہ: سوئے ہوئے فتنے کو جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

- اَلْبَخِيْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَوْ كَانَ عَابِدًا

ترجمہ: بخیل جنت میں داخل نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ عابد ہی کیوں نہ ہو۔

- اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ خَفِيٌّ وَشِرْكُهُ كُفْرٌ

ترجمہ: ریا خفی شرک ہے اور ایسا شرک کفر ہے۔

- لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ان (احادیث) کے علاوہ اخلاقِ ذمیمہ کی مذمت میں دیگر بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ یہ (باطنی خلوت نشین کے لیے) احتیاط کا مقام ہے، تصوف میں سب سے پہلا مقصود ان (اخلاقِ ذمیمہ) سے قلب کا تصفیہ اور نفس کا خواہشات سے قلع قمع کرنا ہے۔ پس جو خلوت، ریاضت، خاموشی، دائمی ذکر، محبت، توبہ واخلاص اور صحیح سنی اعتقاد سے صحابہ کرامؓ میں سے اپنے سلف صالحین اور مشائخ میں سے تابعین اور علمائے عاملین کی متابعت اختیار کر کے (ان برائیوں سے) اپنی اصلاح کر لیتا ہے، توبہ وتلقین اور مذکورہ بالا شرائط کی ادائیگی سے مومن بن کر خلوت نشین ہوتا ہے تو اس کا علم اور عمل اللہ کے لیے خالص ہو جاتا ہے، اس کا قلب منور ہو جاتا ہے، اس کی جلد نرم اور اس کی زبان پاک ہو جاتی ہے، اس کے ظاہری و باطنی حواس جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کے اعمال کو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں رفعت عطا کر کے قبول کر لیتا ہے اور اس کی دعا کو سنتا ہے جیسے وہ (نماز میں) کہتا ہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ترجمہ: ''اور اللہ سنتا ہے جو اس کی تعریف کی جائے''، یعنی اللہ تعالیٰ اس کی دعا، ثنا اور عاجزی کو قبول کرتا ہے اور اس کے صلے میں اپنے بندے کو اپنا قرب اور درجات عطا فرماتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (سورۃ فاطر۔10)

ترجمہ: پاکیزہ کلام اسی کی طرف چڑھتا ہے اور وہی صالح اعمال کو بلند فرماتا ہے۔

پاک کلام سے مراد اپنی زبان کو ذکر اور توحیدِ حق تعالیٰ کا آلہ بن جانے کے بعد لغویات سے محفوظ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

✦ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ (سورۃ المومنون 3-1)

ترجمہ: تحقیق ان مومنین نے فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرنے والے ہیں اور وہ جو فضول باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے علم اور عمل کو رفعت بخشتا ہے، عامل (نیک اعمال کرنے والے) کو مغفرت اور اپنی رضا سے اپنی رحمت اور قرب و درجات عطا فرماتا ہے۔ جب (باطنی) خلوت نشین کو یہ مراتب حاصل ہو جاتے ہیں تو اس کا قلب سمندر کی طرح (وسیع) ہو جاتا ہے اور لوگوں کی ایذا رسانی سے اس میں تغیر نہیں آتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✤ كُنْ بَحْرًا لَا تَتَغَيَّرُ

ترجمہ: سمندر (کی مانند) ہو جاؤ جس میں کوئی تغیر نہیں آتا۔

نفسانی زمینیں اس (باطنی خلوت نشین کے قلب کے سمندر) میں ایسے فنا ہوتی ہیں جیسے فرعون اور اس کی آل سمندر میں غرق ہوئے[1] اس میں شریعت کی کشتی سلامتی سے جاری ہو جاتی ہے اور روحِ قدسی اس سمندر کی تہہ میں غوطہ لگا کر حقیقت کے جوہر، معرفت کے موتی اور لطائف کے مرجان نکال لاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ (سورۃ الرحمٰن۔22)

ترجمہ: ان دونوں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔

یہ سمندر اس کو حاصل ہوتا ہے جو ظاہر اور باطن کے سمندر کو جمع کر لے جس کے بعد اس کے قلب کے سمندر میں کوئی فساد برپا نہیں ہوتا اور (باطنی خلوت نشین کی) توبہ خالص، علم نفع بخش اور عمل پاک

---

[1] یعنی باطنی خلوت نشین کے وسیع قلب میں نفسانی بیماریاں فنا ہو جاتی ہیں۔

ہو جاتا ہے اور وہ ارادۃً مناہی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اگر اس سے کوئی غلطی اور بھول چوک ہو بھی جائے تو استغفار، ندامت اور یقین کے باعث ان گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔

## اکیسویں فصل

# خلوت کے اوراد کے بارے میں



خلوت نشین کو چاہیے کہ جب خلوت میں بیٹھے اگر طاقت رکھتا ہے تو روزے رکھے، پانچوں نمازیں اپنے اپنے اوقات پر سنت وشرائط اور ارکان کی پابندی سے لوگوں کے ساتھ باجماعت ادا کرے، نصف شب کے بعد بارہ رکعات نمازِ تہجد پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نمازِ شب دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے اور اس کے بعد تین رکعت نمازِ وتر ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (سورۃ بنی اسرائیل۔79)

ترجمہ: رات کے کچھ حصے میں نمازِ تہجد ادا کرو اور اس کے ساتھ قرآن پڑھو۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

◆ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (سورۃ السجدہ۔16)

ترجمہ: ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں۔

پھر طلوعِ آفتاب کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے جو کہ نمازِ اشراق ہے، اس کے بعد دو رکعت نماز استعاذہ[1] کی نیت سے ادا کرے، پہلی رکعت میں سورۃ الفلق تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس، اس کے بعد دو رکعت نماز استخارہ کی نیت سے ادا کرے جس کی ہر رکعت میں سورۃ

---

[1] پناہ مانگنا

فاتحہ ایک مرتبہ، آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھے اور چھ رکعات صلوٰۃ الضحیٰ (نمازِ چاشت) پڑھے جس میں اپنی مرضی سے آیات اور سورۃ تلاوت کرے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز کفارۂ بول[1] کی نیت سے ادا کرے جس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ کوثر سات مرتبہ پڑھے۔ پس یہ نماز کفارۂ بول ہوگی اور عذابِ قبر سے نجات دے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِسۡتَنۡزِهُوۡا مِنَ الۡبَوۡلِ فَاِنَّ عَامَةَ عَذَابُ الۡقَبۡرِ مِنۡهُ

ترجمہ: پیشاب سے دور رہو کہ عذابِ قبر عموماً اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

(اس کے علاوہ) چار رکعات نماز ادا کرے۔ اگر دن میں پڑھے اور حنفی ہے تو چار رکعات اکٹھی ادا کرے اور اگر شافعی ہے تو دو دو رکعات کر کے ادا کرے۔ اگر رات کو پڑھے تو حنفی اور شافعی ہر کوئی دو دو رکعتیں کر کے پڑھے۔ یہ صلوٰۃ التسبیح ہے۔ حنفی مذہب کے مطابق اگر دن میں یہ نماز پڑھے تو یہ نیت کرے ''اللہ کے لیے صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی نیت کرتا ہوں'' پھر تکبیرِ تحریمہ کہے اور توجہ سے ثنا پڑھے اور توجہ (ثنا) کے بعد پندرہ مرتبہ سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ کہے۔ پھر سورۃ فاتحہ تلاوت کرے اور کوئی سورۃ یا سورۃ البقرہ کی آخری آیات یا کوئی بھی آیات تلاوت کرے اور پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ اس کے بعد رکوع میں جائے اور تین مرتبہ سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ پڑھے، اس کے بعد دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر سجدہ کرے اور (سجدہ میں تین مرتبہ سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡاَعۡلٰى کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ قعدہ اولیٰ میں دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر دوسرا سجدہ کرے اور تین مرتبہ سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡاَعۡلٰى کہے، پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے اور (دوسری رکعت کے لیے) کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی ترتیب میں اسی طرح ہی تسبیح کرے اور التحیات وتشہد تک پڑھے۔ پھر قیام کرے، تیسری

---

[1] دورانِ پیشاب بے احتیاطی سے پیشاب کا جسم پر لگ جانا اور کپڑوں اور جسم کا ناپاک رہنا باعثِ عذاب ہے اس لیے دو رکعت اس کے کفارہ کے لیے ادا کیے جاتے ہیں۔

اور چوتھی رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں تسبیحات پچھتر (75) مرتبہ اور دو رکعات میں ایک سو پچاس (150) مرتبہ اور چار رکعات میں تین سو (300) مرتبہ پڑھی جائیں گی۔

شافعی مذہب کی رو سے چاہے دن ہو یا رات، یہ نیت کرے ''اللہ کے لیے دو رکعت نماز سنت التسبیح کی نیت کرتا ہوں'' پھر تکبیرِ تحریمہ کہے اور اس کے بعد ثنا، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے، پھر پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے، اس کے بعد رکوع کرے اور دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر دس مرتبہ تسبیح پڑھے، پھر سجدہ کرے اور دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ قعدہ اولیٰ میں دس مرتبہ اور پھر (دوسرے) سجدہ میں دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ پھر بیٹھ کر دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ التحیات آخر تک پڑھ کر سلام پھیرے۔ اسی طرح دوسری دو رکعت بھی ادا کرے۔

خلوت نشین پر واجب ہے کہ یہ نماز ہر دن اور رات میں پڑھے۔ اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو ہر جمعہ کے دن پڑھے، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو ہر مہینے ایک مرتبہ پڑھے، اگر اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتا تو سال میں ایک مرتبہ ضرور پڑھے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو عمر بھر میں ایک مرتبہ لازم پڑھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةِ غَفَرَ اللهُ تَعَالٰى لَهٗ ذُنُوْبَهٗ كُلَّهَا وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ الرَّمْلِ وَعَدَدِ النُّجُوْمِ الَّتِيْ فِي السَّمَآءِ اَوْعَدَدَ كُلِّ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

ترجمہ: جو یہ نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ اس کے اکثر گناہ ریت کے ذرات، آسمان کے ستاروں اور روئے زمین کی ہر چیز کی تعداد سے بڑھ کر ہوں۔

سالک کو چاہیے کہ روزانہ ایک مرتبہ دعائے سیفی پڑھے، ایک دن میں دو سو آیات کے برابر قرآن تلاوت کرے اور پھر کثرت سے ذکرِ اللہ کرے۔ اگر ذکرِ جہر[1] کا اہل ہو تو ذکرِ جہر اور اگر ذکرِ خفی[2] کا اہل ہو تو ذکرِ خفی کرے۔ مقامِ خفیہ حیاتِ قلب کے بعد ہے اور یہ ذکر سرّ کی زبان سے کیا جاتا

---

[1] ذکرِ جہر زبان سے بلند آواز سے کیا جاتا ہے۔ [2] پاس انفاس کا ذکر ہے یعنی سانسوں کے ساتھ کیا جانے والا ذکر

ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

- وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ (سورۃ البقرہ۔ 198)

ترجمہ: اوراس کا ذکر ایسے کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

یعنی اپنے مراتب کے مطابق ذکر کرو۔ ہر مقام کے لیے مخصوص اسم اور آداب ہیں جس کی معرفت اس کے اہل ہی رکھتے ہیں۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص) ہر روز سو مرتبہ تلاوت کرے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سو مرتبہ درود بھیجے اور سو مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ مِمَّا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

(ترجمہ: اے عظمت والے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ کوئی معبود نہیں سوائے ھُو کے جو حیّ قیوّم ہے۔ میرے گناہوں کو بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور جو آئندہ سرزد ہوں گے، جو میں نے اعلانیہ طور پر کیے اور جو خفیہ طور پر، جو میں نے حد سے تجاوز کیا اور وہ گناہ جو تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے۔)

اگر نوافل اور تلاوتِ قرآن کی زیادہ استطاعت رکھتا ہو تو زیادہ پڑھے۔

بائیسویں فصل

# نینداوراونگھ کے واقعات کے بیان میں

نیند[1] اوراونگھ[2] میں جو قابلِ تعبیر واقعات پیش آتے ہیں وہ سچے اور نفع بخش ہوتے ہیں۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

◆ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ (سورۃ الفتح۔27)

ترجمہ: بے شک اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا خواب سچ کر دکھایا۔انشاءاللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مسجد الحرام میں امان کے ساتھ داخل ہوں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے یہ کہلوایا:

◆ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (سورۃ یوسف۔4)

ترجمہ: بے شک میں نے گیارہ ستاروں کو دیکھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

⊕ لَمْ يَبْقَ مِنْ بَعْدِيْ نُبُوَّةٌ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

---

[1] ایسی حالت جس میں انسان کا شعوری رابطہ ظاہری دنیا سے مکمل طور پر کٹ جاتا ہے۔ [2] یہ نینداور بیداری کی درمیانی کیفیت ہے جس میں انسان کا شعوری رابطہ ظاہری دنیا سے مکمل طور پر منقطع نہیں ہوتا۔

ترجمہ: میرے بعد نبوت میں صرف مبشرات[1] ہی باقی ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا کوئی اس کے لیے دیکھتا ہے۔

اس حدیث کے لیے دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

◆ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (سورۃ یونس۔64)

ترجمہ: ان کے لیے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَبِمَنِ التَّبَعَنِیْ بِنُوْرِ الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ وَالْمَعْرِفَةِ بِنُوْرِ الْحَقِیْقَةِ وَالْبَصِیْرَةِ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس کی مثل جس نے نورِ شریعت، طریقت، معرفت اور نورِ حقیقت و بصیرت کے ذریعے میری اتباع کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ ۣ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (سورۃ یوسف۔108)

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما دیں) میں اللہ تعالیٰ (کے قرب) کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میری اتباع کرنے والے صاحبِ بصیرت ہیں۔

پس شیطان ان تمام انوارِ لطیفہ کی مثل نہیں بن سکتا۔ صاحبِ 'مظہر' نے کہا ہے کہ یہ کمال صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے لیے ہی مخصوص نہیں بلکہ شیطان ان سب کی مثل بھی نہیں بن سکتا جو رحمت، شفقت، لطف اور ہدایت کے مظہر ہیں جیسے تمام انبیا، اولیا، ملائکہ، کعبہ، سورج، چاند، سفید بادل، صحائف وغیرہ وغیرہ۔ شیطان قہر کا مظہر ہے، وہ (اللہ تبارک وتعالیٰ کے) اسم مضل کی

---

[1] مبشرات سے مراد وہ خوش کن سچے خواب ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے مومن کے لیے اشارے ہیں جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہے "سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔"

(مظہر) صورتوں کے علاوہ کسی (دوسری) صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ جو صورت اسمِ ہادی کی مظہر ہے وہ اسمِ مضل کی مظہر کیسے ہو سکتی ہے کہ بے شک ایک صورت اپنی متضاد صورت کی مظہر نہیں ہو سکتی جیسے آگ اور پانی۔ یہ ممکن نہیں کہ آگ پانی میں تبدیل ہو جائے اور نہ ہی پانی کے لیے ممکن ہے کہ وہ آگ میں بدل جائے کہ دونوں کے درمیان فرق، تنافر[1] اور بے حد فاصلہ ہے اور یہ حق کی باطل سے تمیز کرنے کے لیے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ (سورۃ الرعد۔17)

ترجمہ: اسی طرح اللہ حق و باطل کی مثالیں بیان فرماتا ہے۔

شیطان صورتِ ربّ کی مثل بن سکتا ہے اور ربوبیت کا دعویٰ بھی کر سکتا ہے کیونکہ اللہ عزّ وجل کی صفات میں جلال بھی ہے اور جمال بھی۔ جس میں سے شیطان صفتِ جلال کی مثل بن سکتا ہے کیونکہ وہ قہر کا مظہر ہے اور اس صفتِ ربوبیت میں اُس (شیطان) کا ظہور اور ربوبیت کا دعویٰ محض (اللہ کے) اسمِ مضل (کا مظہر ہونے) کے باعث ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ شیطان کا (ان صفاتِ قہر کی وجہ سے) ربّ تعالیٰ کی صورت میں ظہور اسمِ مضل کے باعث ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ لیکن وہ اسمِ جامع کی صورت[2] کا مظہر نہیں بن سکتا کیونکہ اس (صورتِ جامع) میں صفاتِ ہدایت بھی ہیں۔ اس پر بہت زیادہ گفتگو ہو سکتی ہے اور اس کی شرح بھی بہت طویل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

✦ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (سورۃ یوسف۔108)

ترجمہ: (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما دیجیے) میں اور میری اتباع کرنے والے صاحبِ بصیرت ہیں۔

---

1۔ تنافر کا مطلب نفرت کرنا ہے۔ یہاں تنافر سے مراد دو ایسی چیزیں ہیں جو اپنی صفات و خصوصیات میں ایک دوسرے کی مخالف اور ضد ہوتی ہیں اور کبھی ایک نہیں ہو سکتیں۔ 2۔ اسم جامع کی صورت سے مراد انسانِ کامل کی ظاہری صورت ہے۔

یہ آیت وارثِ کامل مرشد کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ (مرشدانِ کامل اکمل) صاحبِ ارشاد ہوں گے جو میرے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے) بعد میری بصیرت کی طرح باطنی بصیرت کے حامل ہوں گے۔ اس سے مراد ولایتِ کاملہ ہے جس کا اللہ کے اس فرمان وَلِيًّا مُّرْشِدًا[1] میں اشارہ ہے۔

جان لو کہ خواب دو طرح کے ہوتے ہیں، آفاقی[2] یا انفسی۔ ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔

انفسی: یہ خواب یا تو اخلاقِ حمیدہ کے باعث ہوتے ہیں یا اخلاقِ ذمیمہ کے۔ اخلاقِ حمیدہ کے باعث آنے والے خواب میں جنت اور اس کی نعمتیں جیسے حوریں، محلات، غلمان اور سفید نورانی صحرا اور جیسے سورج، چاند، ستارے یا اس سے مشابہ دیگر چیزیں دیکھنا شامل ہے۔ ان سب کا تعلق صفتِ قلب سے ہے۔ وہ خواب جن میں حیوانات اور پرندوں کا گوشت کھایا جائے، نفسِ مطمئنہ سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ جنت میں نفسِ مطمئنہ کی روزی ان انواع میں سے ہوتی ہے جیسے بکری اور پرندوں کا بھنا ہوا گوشت۔ گائے حضرت آدم علیہ السلام کے لیے جنت سے آئی تاکہ وہ دنیا میں کھیتی باڑی کریں۔ اسی طرح اونٹ جنت سے ظاہری اور باطنی کعبہ کی زینت کے لیے آیا ہے[3]، گھوڑا جہادِ اصغر اور اکبر کے لیے آلہ بن کے آیا[4] اور یہ سب چیزیں (اونٹ، گھوڑا، بکری، گائے اور پرندے وغیرہ) آخرت کے لیے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

⊕ اَنَّ الْغَنَمَ خُلِقَ مِنْ عَسَلِ الْجَنَّةِ وَالْبَقَرَ مِنْ زَعْفَرَانِهَا وَالْاِبِلَ مِنْ نُوْرِهَا

---

[1] سورۃ الکہف کی آیت نمبر 17 ہے جس میں اللہ پاک فرماتا ہے ”جس کو اللہ پاک گمراہ قرار دے تو وہ کوئی ولی مرشد (یعنی کوئی راہ دکھانے والا) اپنا مددگار نہیں پائے گا۔ یعنی مرشد کامل صاحبِ تلقین وارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بصیرت کا حامل ہوتا ہے اور جس کو اللہ پاک ہدایت سے نوازنا چاہتا ہے اُس کی رہنمائی مرشد کامل اکمل فقیر جامع نور الہدیٰ کی طرف کر دیتا ہے۔ [2] آفاقی خواب وہ ہیں جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے یعنی مبشرات یا سچے خواب۔ [3] باطنی کعبہ سے مراد قلب ہی ہے لہٰذا خواب میں اونٹ دیکھنے سے مراد یہی ہے کہ طالب اپنے قلب کو گناہوں کے بوجھ سے آزاد کر کے خوبصورتی اور زینت بخش رہا ہے۔ [4] خواب میں گھوڑا دیکھنے سے مراد ہے کہ طالب اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر رہا ہے۔

وَالْخَيْلَ مِنْ رَيْحَانِهَا

ترجمہ: بے شک بکری کو جنت کے شہد سے، گائے کو (جنت کے) زعفران سے، اونٹ کو (جنت کے) نور سے اور گھوڑے کو (جنت کے) ریحان سے پیدا کیا گیا۔

خچر (نفس) مطمئنہ کی ادنیٰ صفت ہے۔ اگر اسے خواب میں دیکھے تو اس کی تفسیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عبادت میں سست ہوگا اور اس پر نفس (کی خواہشات) کا غلبہ ہوگا۔ اس کے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں سوائے اس کے کہ وہ (سچے دل سے) توبہ کرے اور (خلوصِ نیت سے) نیک اعمال کرے پھر اس کے لیے جزا کے طور پر بھلائی ہے۔ گدھا آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی مصلحت کے لیے (جنت کے) پتھروں سے پیدا کیا گیا تا کہ وہ اس سے آخرت کے لیے دنیا میں محنت کریں۔ وہ جو (خواب میں) روح کے ساتھ بے ریش نوجوان سے خطاب کرے تو اس پر انوارِ الٰہیہ متجلی ہوں گے کیونکہ تمام اہلِ جنت اسی (امرد کی) صورت میں ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❖ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ مُكَحُوْلُوْنَ

ترجمہ: اہلِ جنت بے ریش، نوعمر اور سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

❖ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَلٰى صُوْرَةِ شَابٍ اَمْرَدَ

ترجمہ: میں نے اپنے ربّ کو بے ریش نوجوان کی صورت میں دیکھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح کی تجلی سے مراد حق تعالیٰ کا روح کے آئینہ میں اپنی صفتِ ربوبیت سے تجلی فرمانا ہے۔ یہ وہی روح ہے جسے طفلِ معانی کا نام دیا گیا کیوں کہ یہ مربّی (مرشد کامل اکمل) کے وجود کے لیے آئینہ ہے اور وہ آئینہ اس کے اور ربّ سبحانہٗ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے:

✿ لَوْلَا تَرْبِيَةُ رَبِّيْ لَمَا عَرَفْتُ رَبِّيْ

ترجمہ: اگر میرا ربّ میری تربیت نہ فرماتا تو میں اپنے ربّ کی معرفت حاصل نہ کر پاتا۔

اس باطنی مربّی کو پانے کا سبب ظاہری مربّی کی تربیت ہے جس سے مراد انبیا اور اولیا کی تلقین ہے جو وجود اور قلوب کے لیے چراغ ہے، ان انبیا اور اولیا کی تربیت سے آخری روح (یعنی روحِ قدسی) کا دیدار ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (سورۃ مومن۔15)

ترجمہ: وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح القا فرما دیتا ہے۔

مرشد کی طلب کرنا ہر شخص کے لیے لازم ہے کیونکہ یہی وہ روح (مرشد) ہے جو قلوب کو زندہ کرتی ہے اور وہ معرفتِ حق تعالیٰ کا باعث ہے۔ پس سمجھو۔ امام غزالی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں ''مذکورہ بالا تاویل کی رو سے نیند میں ربّ تعالیٰ کو صورتِ جمیلہ اخرویہ میں دیکھنا جائز ہے۔'' آپؒ فرماتے ہیں کہ یہ مربّی ایک مثال ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ دیکھنے والے کی (باطنی) استعداد اور مناسبت سے پیدا فرماتا ہے لیکن وہ ذات کی حقیقت ہرگز نہیں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات صورت سے منزّہ ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس قیاس پر دیکھنا جائز ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف صورتوں میں دیکھنا، دیکھنے والے کی قابلیت کی مناسبت سے جائز ہے اور کوئی بھی حقیقتِ محمدیہ کو نہیں دیکھ سکتا سوائے وہ جو علم، عمل، حال، بصیرت اور نماز کی ایک نہیں بلکہ ظاہری و باطنی دونوں حالتوں کا کامل وارث ہو۔

اسی طرح شرح مسلم میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو مذکورہ بالا تاویل کی رو سے بشری و نورانی صورت میں دیکھنا جائز ہے اور اس تجلی کو ہر صفت کے ساتھ اس نہج پر قیاس کیا جا سکتا ہے جیسی تجلی موسیٰ علیہ السلام پر عناب کے درخت سے آگ کی صورت میں ہوئی اور کلام کی صفت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے (درخت میں سے) فرمایا:

✦ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ (سورۃ طٰہٰ۔17)

ترجمہ: اے موسیٰ یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

وہ آگ نور تھا مگر اسے موسیٰ علیہ السلام کے گمان اور طلب کے مطابق آگ سے موسوم کیا گیا کیونکہ

وہ اُس وقت آگ کی تلاش میں تھے۔ انسان اس درخت کے مقابلے میں مرتبہ میں ہرگز کم نہیں اور نہ ہی یہ کوئی حیرت کی بات ہے۔ تصفیہ کے بعد جب صفاتِ حیوانیہ صفاتِ انسانیہ میں بدل جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی صفات میں سے کوئی صفت انسان کی حقیقت میں تجلی فرما دیتا ہے جیسے کثیر اولیا اکرام پر تجلی فرمائی۔

بایزید بسطامیؒ نے (اس قسم کی) تجلی کے دوران فرمایا سُبْحَانِیْ مَآ اَعْظَمَ شَانِیْ (ترجمہ: میں پاک ہوں اور میری شان بہت عظیم ہے) اور حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا ''میرے جبّہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں۔'' اس جیسے اور بہت سے اقوال ہیں۔ اس مقام میں اہلِ تصوف کے لیے عجیب لطائف ہیں جن کی شرح بہت طویل ہے۔ پس تربیت کے لیے مناسبت کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ مبتدی کو ابتدائے حال میں اللہ تعالیٰ سے کوئی نسبت نہیں اور نہ ہی اس کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان کوئی مناسبت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے ولی اس کی تربیت کرے کیونکہ بشریت کی رو سے دونوں کے درمیان مناسبت ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زندگی میں (صحابہ کرامؓ کی تربیت فرماتے رہے) تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں (بشری لحاظ سے) موجود تھے تو کسی دوسرے کی (تربیت کی) ضرورت نہ تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخرت میں منتقل ہونے کے بعد وہ (ظاہری مناسبت اور) تعلق منقطع ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (دنیا کو ترک کر کے) تجرد اختیار فرمایا۔ اسی طرح اولیا کرام جب آخرت سے تعلق جوڑ لیتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی کسی کو مقصود تک پہنچانے کے لیے تلقین و ارشاد نہیں کرتا۔ اگر تُو اہلِ فہم میں سے ہے تو سمجھ جا۔ اگر سمجھ نہیں تو ریاضتِ نورانیہ سے وہ فہم حاصل کر جو ظلماتی نفسانیت پر غالب ہو کیونکہ فہم نورانیت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ ظلمت سے، جب کسی مقام پر نور آ جاتا ہے تو وہ مقام مزیّن و مشرف ہو جاتا ہے۔ پس مبتدی میں اس کے لیے مناسبت نہیں رہتی[1] جو ولی (دنیا میں) حیات ہوتا ہے تو اس مبتدی کو ولی کے ساتھ (بشری) مناسبت ہوتی

---

[1] یعنی ولی کے وصال کے بعد مبتدی اور ولی میں کوئی مناسبت نہیں رہتی۔

ہے کیونکہ وراثتِ کاملہ کی رو سے اُس (ولی) کو ایک تعلقیت[1] اور دوسری تجریدیت[2] کی جہت حاصل ہوتی ہے۔ جس ولی کو ظاہری حیات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبودیتِ نبوت کی ولایت سے مدد حاصل ہوتی ہے وہ اس (ولایت) سے مخلوق میں تصرف کر سکتا ہے۔ پس جان لو کہ اس مقام سے آگے بہت گہرا راز ہے جس کا ادراک اس کے اہل ہی کر سکتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ المنافقون۔8)

ترجمہ: اور عزت اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہی ہے۔

ارواح کی تربیت کے لیے روحِ جسمانی کی تربیت جسم کے اندر ہوتی ہے اور روحِ روانی کی جنگ قلب میں، روحِ سلطانی کی جنگ فواد میں اور روحِ قدسی کی جنگ سرّ میں ہوتی ہے جو کہ اس کے اور حق کے درمیان واسطہ اور حق تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کے لیے ترجمان ہے کیونکہ اہلِ اللہ ہی اس کے محرم ہیں۔

جو خواب اخلاقِ ذمیمہ کے باعث دکھائی دیتے ہیں وہ امارہ، لوامہ اور ملہمہ کی صفات کے باعث ہیں۔ پس درندے جیسے چیتا، شیر، بھیڑیا، ریچھ، کتا اور خنزیر یا ان جیسے دوسرے جانور مثلاً خرگوش، لومڑی، بلی، تیندوا یا جیسے سانپ، بچھو اور بھڑ یا دوسرے موذی جانور (خواب میں) دکھائی دیں تو یہ صفاتِ ذمیمہ ہیں جن سے بچنا واجب اور انہیں روح کے راستے سے ہٹانا ضروری ہے۔

چیتا عُجب کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقابل تکبر کے مترادف ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

◆ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ (الْمُتَكَبِّرُ عَلَى النَّاسِ) (سورۃ الاعراف۔40)

ترجمہ: بے شک وہ جو (اللہ کی) آیات جھٹلاتے ہیں اور اس پر تکبر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان

---

[1] ایک شے کا دوسری سے تعلق پیدا کرنا [2] ایک شے کا دوسری سے تعلق ختم کرنا

کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ کو سوئی میں سے گزارا جائے۔ پس (جو لوگوں کے سامنے تکبر کرتا ہے) اُس کو یہی بدلہ دیا جائے گا۔

(خواب میں) شیر (کو دیکھنا) مخلوق پر عظمت اور بڑائی کی صفت ہے اور ریچھ (کو دیکھنا) غصے اور غضب کی صفت ہے (اُن پر) جو اس کے زیرِ دست ہیں۔ بھیڑیا (دیکھنا) بلاتمیز حرام اور مشتبہ چیزوں کو کھانے کی صفت ہے اور کتا (دیکھنا) دنیا کی محبت اور اس کی خاطر غیظ و غصے میں آنے کی صفت ہے۔ خنزیر (دیکھنا) کینہ، حسد، حرص اور شہوت کی صفت ہے اور خرگوش (دیکھنا) معاملاتِ دنیا میں حیلہ و مکر کی صفت ہے۔ لومڑی (دیکھنا) بھی اسی (خرگوش) کی طرح ہے لیکن غفلت کی صفت خرگوش میں غالب ہے۔ تیندوا (دیکھنا) جاہلیت کی غیرت، ریاست اور چاہتِ عزت کی صفت ہے۔ بلی (دیکھنا) بخل اور نفاق کی صفت ہے۔ سانپ (دیکھنا) زبان سے ایذا رسانی جیسے گالی گلوچ، غیبت اور جھوٹ کی صفت ہے۔ اس جیسے درندوں کو (خواب میں) دیکھنے کی حقیقی تعبیر کا ادراک اس کے اہل ہی بصیرت سے کر سکتے ہیں۔ بچھو (دیکھنا) نکتہ چینی، طعنہ زنی اور چغل خوری کی صفت ہے۔ بھڑ (دیکھنا) خفی زبان[1] سے (لوگوں کو) ایذا پہنچانے کی صفت ہے اور سانپ (دیکھنا) لوگوں کے ساتھ عداوت پر دلیل ہے۔

جب سالک دیکھے کہ وہ ان موذیات سے جنگ کر رہا ہے اور یہ بھی دیکھے کہ وہ ان پر غلبہ نہیں پا رہا تو عبادت اور ذکر (کی کثرت) کے ساتھ جدوجہد کرے یہاں تک کہ ان موذیات پر غلبہ پا لے اور ان پر غضب ناک ہو کر انہیں فنا کر دے یا ان (صفاتِ حیوانیت) کو صفاتِ بشریت میں بدل دے کیونکہ ان پر مکمل غلبہ اور ان کی مکمل تباہی گویا برائیوں کا ترک کرنا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض تائبین کے حق میں فرمایا:

◆ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (سورۃ محمد۔2)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیوں کو ختم کر دیا اور ان کی اصلاح فرما دی۔

---

[1] اپنے نازیبا اور ناروا سلوک سے ایذا پہنچانا

اگر دیکھے کہ یہ (درندوں والی صورتیں) انسانی صورت میں بدل گئی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تائبین کے حق میں فرمایا:

✦ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ (سورۃ فرقان ۔70)

ترجمہ: جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے پس اللہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

جو ان موذیات سے پاک ہوگیا اسے چاہیے کہ اس کے بعد بھی ان کے شر سے بے خوف نہ ہو جائے کیونکہ نفس کو ابھی بھی گناہوں سے ایسی قوت حاصل ہوسکتی ہے جو تقویت پا کر نفسِ مطمئنہ پر غالب آسکتی ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ:

اَنْ يَجْتَنِبَ الْعَبْدُ عَنِ الْمَنَاهِىْ فِىْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ مَادَامَ فِى الدُّنْيَا وَقَدْ يُرٰى ذٰلِكَ النَّفْسُ الْاَمَّارَةُ عَلٰى صُوْرَةِ الْكُفَّارِ وَاللَّوَّامَةُ عَلٰى صُوْرَةِ الْيَهُوْدِ وَالْمُلْهَمَةُ عَلٰى صُوْرَةِ النَّصَارٰى وَّ كَذَا فِىْ صُوَرِ الْمُبْتَدِعَةِ (حدیثِ قدسی)

ترجمہ: بندہ جب تک دنیا میں رہے مناہی سے اجتناب کرے جس میں سب آفات ہیں، نفسِ امارہ کفار کی صورت پر، نفسِ لوامہ یہود کی صورت پر، نفسِ ملہمہ نصاریٰ کی صورت میں دکھائی دیتا ہے اور کبھی انوکھی اور نئی صورتوں میں۔

تیئسویں فصل

# اہلِ تصوف کے بیان میں

اہلِ تصوف کہلانے والے لوگ بارہ اقسام کے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ سنّی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے تمام اقوال اور افعال شریعت اور طریقت کی موافقت میں ہوتے ہیں۔ وہ اہلِ سنت والجماعت ہیں جن میں سے بعض بغیر کسی حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان میں سے بعض سے آسان سا حساب اور انہیں تھوڑا سا عذاب ہوگا اور وہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے، وہ کافروں اور منافقوں کی طرح ہمیشہ آگ میں نہیں رہیں گے۔ (اہلِ سنت والجماعت کے علاوہ) باقی سب بدعتی ہیں جن میں خلولیہ، حالیہ، اولیائیہ، شمرانیہ، حبّیہ، حوریہ، اباحیہ، متکاسلہ، متجاہلہ، واقفیہ اور الہامیہ شامل ہیں۔

- خلولیہ (مذہب) کے لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ خوبصورت عورت اور امرد (بے ریش نوعمر لڑکے) کے بدن کی طرف دیکھنا حلال ہے۔ یہ لوگ رقص کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ (ان کے مذہب میں) بوسہ لینا اور گلے لگنا جائز ہے۔ یہ عقیدہ سراسر کفر ہے۔
- حالیہ (مذہب) کے لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ رقص اور تالیاں بجانا حلال ہے اور کہتے ہیں کہ مرشد کے لیے ایک حال ایسا بھی ہے کہ اس کے لیے شرع تعبیر نہیں کرتی لیکن یہ بدعت اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف ہے۔
- اولیائیہ (مذہب) کے لوگ کہتے ہیں کہ جب بندہ ولایت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس

سے تکالیفِ شرع ساقط[1] ہو جاتی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے کیونکہ نبی کا علم جبرائیلؑ کے واسطہ سے ہوتا ہے اور ولی کا علم بغیر کسی واسطہ کے۔ یہ تاویل ان کی خطا ہے اور اس اعتقاد کے باعث وہ ہلاک ہو گئے۔ یہ عقیدہ بھی کفر ہے۔

☆ شمرانیہ (مذہب) کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ صحبت قدیم ہے جس کے باعث اوامر و نواہی ساقط ہو جاتے ہیں۔ (یہ لوگ) دف، طنبورہ اور دوسرے آلات کو حلال سمجھتے ہیں اور عورتوں سے کسی قسم کا فائدہ جائز نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ کافر ہیں اور ان کا خون جائز[2] ہے۔

☆ حبّیہ (مذہب) کے لوگ کہتے ہیں کہ جب بندہ محبت کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو ان سے تکالیفِ شرعی ساقط ہو جاتی ہیں اور یہ لوگ اپنی شرمگاہوں کو نہیں ڈھانپتے۔

☆ حوریہ (مذہب) کے لوگ حالیہ کی مانند ہیں لیکن یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب ان پر حال وارد ہوتا ہے تو یہ حور سے جماع کرتے ہیں اور جب ہوش میں آتے ہیں غسل کرتے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور اس عقیدہ کے باعث ہلاکت میں ہیں۔

☆ اباحیہ (مذہب) کے لوگ وہ ہیں جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک کرتے ہیں۔ حرام کو حلال اور عورتوں کو (اپنے لیے) ہر طرح سے جائز سمجھتے ہیں۔

☆ متکاسلہ (مذہب) کے لوگ کسب[3] کو ترک کرتے اور ہر دروازے پر جا کر سوال کرتے ہیں۔ ظاہری طور پر تو یہ ترکِ دنیا کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن اپنے اسی دعویٰ کے باعث یہ لوگ ہلاکت کے گڑھے میں ہیں۔

---

[1] تکالیفِ شرعی ساقط ہونے سے مراد یہ ہے کہ شرعی احکامات کی تعمیل واجب یا ضروری نہیں رہ گئی۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر یہ لوگ غیر شرعی امور کو انجام دینے لگتے ہیں اور اُسے غلط بھی نہیں سمجھتے۔ [2] خون جائز ہونے سے مراد یہ نہیں کہ کوئی بھی شخص اس فرقہ کے لوگوں کا قتلِ عام شروع کر دے کیونکہ یہ انسانیت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہاں اگر حکومتی سطح پر کسی خاص وجہ سے کسی شخص کو قتل کرنے کا حکم جاری کیا جائے تو پھر جائز ہے۔ [3] یہ لوگ محنت و مشقت سے روزی کمانا ترک کر دیتے ہیں اور دوسروں سے مانگ کر اور دستِ سوال دراز کر کے اپنی حاجات کو پورا کرتے ہیں۔

متجابلہ (مذہب کے لوگ) وہ ہیں جو فاسقوں والا لباس پہنتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (سورۃ ھود۔113)

ترجمہ: ظالموں کی طرف میل جول نہ رکھو ورنہ آگ تمہیں چھوئے گی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔

واقفیہ (مذہب) والے وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ غیر اللہ، اللہ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا اسی لیے انہوں نے معرفت کی طلب ترک کر دی اور اسی جہالت کی بنا پر وہ ہلاک ہو گئے۔

الہامیہ (مذہب کے لوگ) وہ ہیں جو علم کو ترک کرتے ہیں اور تدریس سے منع کرتے ہیں۔ حکما کی متابعت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن حجاب ہے اور اشعارِ طریقت کا قرآن ہیں۔ اسی عقیدے کے باعث وہ قرآن ترک کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی (یہی) سکھاتے ہیں۔ ان لوگوں نے ورد (وظائف) ترک کیا اور اس کے باعث ہلاک ہو گئے۔

فقہ باطن میں اہلِ سنت والجماعت کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کے باعث اہلِ جذبہ (اہلِ محبت) تھے اور وہ جذبے بعد میں منتشر ہو کر طریقت کے مشائخ تک پہنچے جو کثیر سلاسل میں تقسیم ہو گئے۔ یہاں تک کہ اکثر سلاسل کمزور ہو کر ختم ہو گئے اور باقی رسمی طور پر بے معنی مشائخ کی صورت میں رہ گئے جن سے اہلِ بدعت کے گروہ پیدا ہو گئے جن میں سے بعض نے خود کو قلندریہ، بعض نے حیدریہ، بعض نے ادھمیہ سلسلہ سے اور بعض نے دیگر سلسلوں سے منسوب کر لیا جن کی شرح طویل ہے۔ اہلِ فقہ اور صاحبِ ارشاد اس زمانے میں قلیل سے بھی کم ہیں۔ شاہدین فقہا کو ان کے ظاہری عملِ حق سے اور صاحبِ ارشاد کو ان کے باطن سے جانتے ہیں۔ اہلِ ظاہر شریعت اور امر و نہی پر مستحکم ہوتے ہیں جو کسی سے پوشیدہ

نہیں۔ اہلِ باطن کو سلوک کا مشاہدہ بصیرت سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ مقتدی (امام) یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ ان کا سلوک (ان کے اور) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ بن جاتا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانیت ہے، چاہے وہ روحانیت محل کے اعتبار سے جسمانی ہو یا روحانی کہ شیطان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت کی مثل نہیں بن سکتا۔ اس میں مریدین کے لیے ایک اشارہ ہے کہ وہ راہِ سلوک پر اندھے بن کر نہ چلیں اور یہ (اشارات) ان (حق و باطل) میں تمیز کرنے کے لیے دقیق علامات ہیں جن کا ادراک ان کے اہل کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔

## چوبیسویں فصل

# خاتمہ بالایمان کے بیان میں

سالک کو چاہیے کہ وہ فطین اور صاحبِ بصیرت ہو جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا فُطُنًا     طَلَّقُوا الدُّنْیَا وَخَافُوا الْمِحَنَا

جَعَلُوْھَا لُجَّۃً فَاتَّخَذُوْا     صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِیْھَا سُفُنًا

ترجمہ: اللہ کے ایسے ذہین بندے ہیں جنہوں نے دنیا کی تکالیف سے خوفزدہ ہو کر دنیا کو طلاق دے دی۔ اگر دنیا کے کاموں میں اترتے بھی ہیں تو نیک اعمال کے سفینے میں سوار ہو کر۔

(سالک کو چاہیے کہ) اپنے (دنیوی) امور کے انجام پر نظر رکھے، اس دنیا کے زوال پذیر ہونے پر تفکر کرے اور ظاہری احوال کی حلاوت کے فریب میں نہ آئے۔ اہلِ تصوف کہتے ہیں کہ احوال کی طرف راہیں اس ماحول کو بنانے والے کی جانب سے ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (سورۃ الاعراف۔99)

ترجمہ: اور اللہ کی خفیہ تدبیر سے خسارہ پانے والوں کے علاوہ کوئی خوفزدہ نہیں ہوتا۔

اسی طرح حدیثِ قدسی میں فرمایا:

• یَا مُحَمَّدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِیْنَ بِاَنِّیْ غَفُوْرٌ وَاَنْذِرِ الصِّدِّیْقِیْنَ بِاَنِّیْ غَیُوْرٌ

ترجمہ: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) گناہگاروں کو خوشخبری دے دیجیے کہ میں غفور ہوں اور صدیقین

کو ڈرائیے کہ میں غیور ہوں[1]

بے شک اولیا کرام کی کرامات حق ہیں اور ان کے احوال بھی حق ہیں لیکن مکر و استدراج سے ہرگز مامون نہیں سوائے انبیا کرام کے معجزات کے، کہ وہ ہمیشہ ان (مکر و استدراج) سے مامون ہیں۔

کہتے ہیں کہ انجام کی خرابی کا خوف انجام کی خرابی سے نجات کا باعث ہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

✿ اِنَّ اَوۡلِیَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِرۡتَفَعُوۡا اِلٰی عِلِّیِّیۡنَ بِالۡخَوۡفِ فَیَکُوۡنُ الۡخَوۡفُ غَالِبًا عَلَی الرَّجَاءِ لِئَلَّا تَخۡدَعُہُ الۡبَشَرِیَّۃُ فَیُقۡطَعُ سَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُ بِہٖ وَقَدۡ قَالَ مَادَامُ الۡاِنۡسَانَ فِی الصِّحَۃِ یُرِیۡدُ اَنۡ یَکُوۡنَ الۡخَوۡفُ غَالِبًا عَلَی الرَّجَاءِ وَفِی الۡمَرَضِ یَکُوۡنُ الرَّجَاءُ غَالِبًا عَلَی الۡخَوۡفِ

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ خوف کے باعث علیین تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ پس خوف رجا پر غالب آجاتا ہے لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان بشریت کے باعث دھوکا کھا جائے اور ایسی وجہ سے اپنا راستہ منقطع کر بیٹھے جس کا اُسے شعور تک نہ ہو۔ کہتے ہیں جب تک انسان تندرست ہو خوف کو امید پر غالب کرے اور جب بیمار ہو تو اُمید کو خوف پر غالب رکھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

✿ لَوۡوُزِنَ خَوۡفُ الۡمُؤۡمِنِ وَرَجَاءُہٗ یَسۡتَوِیَانِ وَاَمَّا فِیۡ حَالِ النَّزۡعِ فَیَکُوۡنُ رَجَاءُہٗ بِفَضۡلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَغۡلَبَ

ترجمہ: اگر مومن کے خوف اور رجا کا وزن کیا جائے تو دونوں برابر ہوں گے لیکن اللہ کے فضل سے

---

[1] اس فرمان میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے گناہگاروں کو خوشخبری دی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے باعث پریشان نہ ہوں بلکہ خلوصِ دل سے تائب ہو کر اللہ کی طرف رجوع کریں، اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور صدیقین اپنے نیک اعمال اور اطاعت کے باعث اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے بے خوف مت ہوں اور نہ ہی تکبر میں مبتلا ہوں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں کسی چھوٹی سی غلطی پر بھی پکڑ سکتا ہے۔ ہمیشہ عاجزی اختیار کریں۔

حالتِ نزع میں رجا غالب آجاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَیَتَفَکَّرُ

ترجمہ: تم میں سے کوئی تب تک نہ مرے گا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن نہ رکھے اور (اس کے فرامین میں) تفکر نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

ترجمہ: میری رحمت ہر شے سے وسیع ہے۔

رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ

ترجمہ: میرے رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

فَاِنَّہٗ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

ترجمہ: بے شک وہ سب رحمت فرمانے والوں سے بڑا رحمت فرمانے والا ہے۔

سالک پر واجب ہے کہ وہ اللہ کے قہر سے اس کے لطف کی طرف بڑھ جائے، پھر اس سے بھی آگے بڑھ جائے، عجز وانکساری اور عرض والتجا اور عذر ومعذوری سے اس کے در پر گناہوں کا اعتراف کرے اور اس کے فیض، فضل، لطف اور رحمت سے یہ توقع رکھے کہ وہ گناہوں کو معاف فرما دے۔ بے شک وہ احسان فرمانے والا رحیم، بن مانگے عطا کرنے والا کریم، قدیم بادشاہ اور عظیم سلطان ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنَ

# سرّالاسرار (عربی متن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَادِرِ الْعَلِيْمِ الْفَاطِرِ الْحَكِيْمِ الْجَوَّادِ الْكَرِيْمِ الرَّبِّ الرَّحِيْمِ مُنَزِّلِ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ عَلَى الْمَبْعُوْثِ بِالدِّيْنِ الْقَوِيْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الرِّسَالَةِ وَالْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَعَلٰى مُشَرَّفِ الرُّسُلِ بِاَشْرَفِ الْكُتُبِ وَالْكِتَابِ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ هُدَاتِ الْمُهْتَدِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ الْمُنْتَخَبِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ـ اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ الْهَيْكَلُ الصَّمَدَانِيُّ الْقِنْدِيْلُ اللَّامِعُ النُّوْرَانِيُّ سُلْطَانُ الْاَوْلِيَاءِ وَالْعَارِفِيْنَ بُرْهَانُ الْاَصْفِيَاءِ وَالْوَاصِلِيْنَ بَازُ اللّٰهِ الْاَشْهَبُ مَوْلَانَا وَسَيِّدُنَا وَقُدْوَتُنَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الْحَسِيْبُ النَّسِيْبُ الشَّرِيْفُ السَّيِّدُ الشَّيْخُ مُحْيُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ الْحَسَنِيُّ الْحُسَيْنِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزُ وَنَوَّرَ ضَرِيْحَهُ الشَّرِيْفَ ابْنُ الْاِمَامِ السَّيِّدِ اَبِيْ صَالِحٍ مُوْسٰى جَنْكِيْ دَوْسَتْ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ يَحْيَى الزَّاهِدِ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِنِ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ دَاؤُدَ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ مُوْسٰى ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ مُوْسَى الْجَوْنِ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَحْضِ ابْنِ الْاِمَامِ السَّيِّدِ الْحَسَنِ الْمُثَنّٰى ابْنِ الْاِمَامِ الْهُمَامِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ السِّبْطِ ابْنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنَيْنِ الْاِمَامِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

وَاَنَّ نَسَبَ وَالِدَةِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى هٰذِهِ الصُّوْرَةِ وَهُوَ السَّيِّدُ الشَّيْخُ مُحْيُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِيُّ ابْنُ السَّيِّدَةِ اُمِّ الْخَيْرِ اَمَةِ الْجَبَّارِ فَاطِمَةَ بِنْتِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّوْمَعِيِّ الزَّاهِدِ ابْنِ السَّيِّدِ اَبِيْ جَمَالِ الدِّيْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ السَّيِّدِ مَحْمُوْدِ ابْنِ السَّيِّدِ اَبِي الْعَطَاءِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّيِّدِ كَمَالِ الدِّيْنِ عِيْسٰى ابْنِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ اَبِيْ عَلَاؤُ الدِّيْنِ مُحَمَّدِ الْجَوَّادِ ابْنِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ عَلِيِّ الرِّضَا ابْنِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ مُوْسَى الْكَاظِمِ ابْنِ الْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ ابْنِ الْاِمَامِ مُحَمَّدِنِ الْبَاقِرِ ابْنِ الْاِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ الْاِمَامِ الْهُمَامِ الْحُسَيْنِ (شَهِيْدِ كَرْبَلَا) ابْنِ الْاِمَامِ الْهُمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

فَلَمَّا كَانَ الْعِلْمُ اَشْرَفَ مَنْقَبَةٍ وَاَجَلَّ مَرْتَبَةٍ وَاَبْهٰى مَفْخَرَةٍ وَاَنْفَعَ مَتْجَرَةٍ اِذْبِهٖ يُتَوَسَّلُ اِلٰى تَوْحِيْدِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاِلٰى تَصْدِيْقِ اَنْبِيَائِهٖ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ صَارَ الْعُلَمَاءُ خَوَاصَّ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اجْتَبَاهُمْ اِلٰى مَعَالِمِ دِيْنِهٖ وَهَدَاهُمْ اِلَيْهِ بِمَزِيَّةِ الْفَضْلِ اٰثَرَهُمْ وَاصْطَفَاهُمْ وَهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَخُلَفَائُهُمْ وَ سَادَاتُ الْمُرْسَلِيْنَ وَعُرَفَائُهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ (اَيِ الَّذِيْنَ سَيِّئَاتُهُمْ مَعَ الْحَسَنَاتِ سَوَاءٌ) وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ وَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ بِالْعِلْمِ وَيُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ فِي الْبِحَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) يَبْعَثُ اللّٰهُ الْخَلْقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَامَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّيْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِيْ فِيْكُمْ اِلَّا لِعِلْمِيْ بِكُمْ وَلَمْ اَضَعْهُ فِيْكُمْ لَا اُعَذِّبُكُمْ اِنْطَلِقُوْا اِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ الَّذِيْ جَعَلَ الدَّرَجَاتِ حِفْظًا لِّلْعَابِدِيْنَ وَالْقُرُبَاتِ لِلْعَارِفِيْنَ وَكَانَ

قَدِ الْتَمَسَ مِنَّا بَعْضُ الطُّلَّابِ اَنْ نَجْمَعَ لَهُ نُسْخَةً مِنْ ذٰلِكَ كِفَايَةَ الْغِنَا فَجَمَعْنَا لَهُ هٰذَا الْاِيْجَازَ عَلٰى وَفْقِ مُرَادِهِ لِيَكُوْنَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ وَافِيًا شَافِيًا (وَسَمَّيْتُهُ سِرَّ الْاَسْرَارِ فِيْمَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ الْاَبْرَارِ) لِاَنَّا ذَكَرْنَا فِيْهِ مَا يُطْلَبُ غَالِبًا فِي الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَجَعَلْنَاهُ مُشْتَمِلًا عَلٰى مُقَدِّمَةٍ وَاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصْلًا بِعَدَدِ حُرُوْفِ كَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَدَدِ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ (اَمَّا الْمُقَدِّمَةُ) فَفِيْهَا بَيَانُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ (وَاَمَّا الْفُصُوْلُ) فَالْاَوَّلُ فِيْ بَيَانِ رُجُوْعِ الْاِنْسَانِ اِلٰى وَطَنِهِ الْاَصْلِ (وَالثَّانِيْ) فِيْ بَيَانِ رَدَّةِ الْاِنْسَانِ اِلٰى اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ (وَالثَّالِثُ) فِيْ بَيَانِ حَوَانِيَّتِ الْاَرْوَاحِ فِي الْجَسَدِ (وَالرَّابِعُ) فِيْ بَيَانِ عَدَدِ الْعُلُوْمِ (وَالْخَامِسُ) فِيْ بَيَانِ التَّوْبَةِ وَالتَّلْقِيْنِ (وَالسَّادِسُ) فِيْ بَيَانِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ (وَالسَّابِعُ) فِيْ بَيَانِ الْاَذْكَارِ (وَالثَّامِنُ) فِيْ بَيَانِ شَرَائِطِ الذِّكْرِ (وَالتَّاسِعُ) فِيْ بَيَانِ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَالْعَاشِرُ) فِيْ بَيَانِ حُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ وَالنُّوْرَانِيَّةِ (وَالْحَادِيْ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ (وَالثَّانِيْ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ الْفُقَرَاءِ (وَالثَّالِثُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ طَهَارَةِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ (وَالرَّابِعُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ صَلٰوةِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ (وَالْخَامِسُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ طَهَارَةِ الْمَعْرِفَةِ فِيْ عَالَمِ التَّجْرِيْدِ. (وَالسَّادِسُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ زَكٰوةِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ (وَالسَّابِعُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ صَوْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ (وَالثَّامِنُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ حَجِّ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ (وَالتَّاسِعُ عَشَرَ) فِيْ بَيَانِ الْوَجْدِ وَالصَّفَاءِ (وَالْعِشْرُوْنَ) فِيْ بَيَانِ الْخَلْوَةِ وَالْعُزْلَةِ (وَالْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ) فِيْ بَيَانِ اَوْرَادِ الْخَلْوَةِ (وَالثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ) فِيْ بَيَانِ الْوَاقِعَاتِ مِنَ الْمَنَامِ وَالسِّنَةِ (وَالثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ) فِيْ بَيَانِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ (وَالرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ) فِيْ بَيَانِ الْخَاتِمَةِ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

## اَلْمُقَدِّمَةُ فِيْ بَيَانِ اِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ

اِعْلَمْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلًا مِنْ نُوْرِ جَمَالِهٖ (كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ) خَلَقْتُ رُوْحَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ نُوْرِ وَجْهِيْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِيْ وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ فَالْمُرَادُ مِنْهَا شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ لٰكِنْ سُمِّيَ نُوْرًا لِكَوْنِهٖ صَافِيًا عَنِ الظُّلُمَاتِ الْجَلَالِيَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ (وَعَقْلًا) لِكَوْنِهٖ مُدْرِكًا لِلْكُلِّيَاتِ (وَقَلَمًا) لِكَوْنِهٖ سَبَبًا لِنَقْلِ الْعِلْمِ كَمَا اَنَّ الْعِلْمَ سَبَبٌ لَّهٗ فِيْ عَالَمِ الْحُرُوْفَاتِ فَالرُّوْحُ الْمُحَمَّدِيَّةُ خُلَاصَةُ الْاَكْوَانِ وَاَوَّلُ الْكَائِنَاتِ وَاَصْلُهَا كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَا مِنَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّيْ وَخَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْوَاحَ كُلَّهَا مِنْهُ فِيْ عَالَمِ اللَّاهُوْتِ وَفِيْ اَحْسَنِ التَّقْوِيْمِ الْحَقِيْقِيِّ وَهُوَ اسْمُ جُمْلَةِ الْاِنْسِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ وَهُوَ الْوَطَنُ الْاَصْلِيُّ فَلَمَّا مَضٰى عَلَيْهَا اَرْبَعَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ خَلَقَ الْعَرْشَ مِنْ نُوْرِ عَيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَوَاقِي الْكَائِنَاتِ مِنْهُ ثُمَّ رُدَّتِ الْاَرْوَاحُ اِلٰى دَرْكِ الْاَسْفَلِ الْكَائِنَاتِ اَعْنِي الْاَجْسَادَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ يَعْنِيْ نَزَّلَهُ اَوَّلًا مِنْ عَالَمِ اللَّاهُوْتِ اِلٰى عَالَمِ الْجَبَرُوْتِ فَاَلْبَسَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِنُوْرِ الْجَبَرُوْتِ كِسْوَةً بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ وَهُوَ الرُّوْحُ السُّلْطَانِيُّ ثُمَّ اَنْزَلَهُمْ بِهٰذِهِ الْكِسْوَةِ اِلٰى عَالَمِ الْمَلَكُوْتِ وَكَسَاهُمْ بِنُوْرِ الْمَلَكُوْتِ وَهُوَ الرُّوْحُ الرُّوْحَانِيُّ ثُمَّ اَنْزَلَهُمْ اِلٰى عَالَمِ الْمُلْكِ وَكَسَاهُمْ بِنُوْرِ الْمُلْكِ وَهُوَ الرُّوْحُ الْجِسْمَانِيُّ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ الْاَجْسَادَ مِنْهَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ثُمَّ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاَرْوَاحَ اَنْ تَدْخُلَ فِي الْاَجْسَادِ فَدَخَلَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى (كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ) وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَلَمَّا تَعَلَّقَتِ

الْاَرْوَاحِ اُنْسَتْ فِي الْاَجْسَادِ وَنَسِيَتْ مَا اتَّخَذَتْ مِنْ عَهْدِ الْمِيْثَاقِ فِيْ يَوْمِ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَلَمْ تَرْجِعْ اِلَى الْوَطَنِ الْاَصْلِيِّ فَيَرْحَمُ الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَيْهِمْ بِاِنْزَالِ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ تَذْكِرَةً لَّهُمْ بِذٰلِكَ الْوَطَنِ الْاَصْلِيِّ كَمَا (قَالَ اللهُ تَعَالٰى) وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللهِ اَیْ اَيَّامِ وِصَالِهٖ فِيْمَا سَبَقَ مَعَ الْاَرْوَاحِ فَجَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ جَاءُوْا فِي الدُّنْيَا وَذَهَبُوْا اِلَى الْاٰخِرَةِ لِهٰذَا التَّنْبِيْهِ فَقَلَّ مَنْ تَذَكَّرَ وَرَجَعَ وَاشْتَاقَ وَوَصَلَ اِلَيْهِ اَیْ اِلٰى وَطَنِهِ الْاَصْلِيِّ حَتّٰى اَفْضَتِ النُّبُوَّةُ اِلَى الرُّوْحِ الْاَعْظَمِ الْمُحَمَّدِيِّ خَاتَمِ الرِّسَالَةِ وَالْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى هٰؤُلَاءِ النَّاسِ الْغَافِلِيْنَ لِيَفْتَحَ بَصِيْرَتَهُمْ مِنْ نَّوْمِ الْغَفْلَةِ فَيَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ تَعَالٰى وَوِصَالِهٖ وَلِقَاءِ جَمَالِهِ الْاَزَلِيِّ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ وَالْبَصِيْرَةُ مِنْ عَيْنِ الرُّوْحِ تَفْتَحُ فِيْ مَقَامِ الْفُؤَادِ لِلْاَوْلِيَاءِ وَذٰلِكَ لَا تَحْصُلُ بِعِلْمِ الظَّاهِرِ بَلْ بِعِلْمِ اللَّدُنِّيِّ الْبَاطِنِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا فَالْوَاجِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ تَحْصِيْلُ تِلْكَ الْعَيْنِ عَلٰى اَهْلِ الْبَصَائِرِ بِاَخْذِ التَّلْقِيْنِ مِنْ وَّلِيٍّ مُرْشِدٍ مُّخْبِرٍ مِنْ عَالَمِ اللَّاهُوْتِ فَيَا اَيُّهَا الْاِخْوَانُ اِنْتَبِهُوْا وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ بِالتَّوْبَةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ وَادْخُلُوْا فِي الطَّرِيْقِ وَارْجِعُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مَعَ هٰذِهِ الْقَوَافِلِ الرُّوْحَانِيَّةِ فَعَنْ قَرِيْبٍ يَنْقَطِعُ الطَّرِيْقُ وَلَا يُوْجَدُ الرَّفِيْقُ اِلٰى ذٰلِكَ الْعَالَمِ وَمَا جِئْنَا لِنَقْعُدَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ الْخَرَابَةِ وَلَا لِاَجْلِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَلِنَقْنَعَ بِالْمُهِمَّاتِ النَّفْسَانِيَّةِ الْخَبِيْثَةِ. فَنَبِيُّكُمْ مُنْتَظِرٌ مَغْمُوْمٌ لِاَجْلِكُمْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَمِّيْ لِاَجْلِ اُمَّتِي الَّذِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ.

فَالْعِلْمُ الْمُنَزَّلُ عَلَيْنَا عِلْمَانِ ظَاهِرٌ وَّبَاطِنٌ يَعْنِي الشَّرِيْعَةَ وَالْمَعْرِفَةَ فَاَمَرَ بِالشَّرِيْعَةِ عَلٰى ظَاهِرِنَا وَبِالْمَعْرِفَةِ عَلٰى بَاطِنِنَا لِيُنْتِجَ مِنْ اِجْتِمَاعِهِمَا عِلْمُ الْحَقِيْقَةِ كَالشَّجَرَةِ وَالْاَوْرَاقِ يَحْصُلُ مِنْهَا الثَّمَرَةُ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ اَلْاٰيَةَ وَاِلَّا فَبِمُجَرَّدِ عِلْمِ الظَّاهِرِ لَا يَحْصُلُ الْحَقِيْقَةُ وَلَا يَصِلُ اِلَى الْمَقْصُوْدِ فَالْعِبَادَةُ الْكَامِلَةُ بِهِمَا لَا بِاَحَدِهِمَا كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اَیْ لِيَعْرِفُوْنِ فَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْهُ كَيْفَ يَعْبُدُهٗ فَالْمَعْرِفَةُ اِنَّمَا تَحْصُلُ بِكَشْفِ حِجَابِ النَّفْسِ عَنْ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ بِتَصْفِيَتِهَا فَيَرٰى فِيْهَا جَمَالُ الْكَنْزِ الْمَخْفِيِّ فِيْ سِرِّ لُبِّ الْقَلْبِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ حَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَيْ اُعْرَفَ فَلِهٰذَا تَبَيَّنَ اَنَّ اللهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْاِنْسَانَ لِمَعْرِفَتِهٖ فَالْمَعْرِفَةُ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَعْرِفَةُ صِفَاتِ اللهِ تَعَالٰى وَمَعْرِفَةُ ذَاتِهٖ فَمَعْرِفَةُ الصِّفَاتِ تَكُوْنُ حَظَّ الْجِسْمِ فِي الدَّارَيْنِ وَ مَعْرِفَةُ الذَّاتِ تَكُوْنُ حَظَّ الرُّوْحِ الْقُدْسِيِّ فِي الْاٰخِرَةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَهُمْ مُؤَيَّدُوْنَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَهَاتَانِ الْمَعْرِفَتَانِ لَا يَحْصُلَانِ اِلَّا بِعِلْمَيْنِ عِلْمِ الظَّاهِرِ وَعِلْمِ الْبَاطِنِ بِهِمَا الْمَذْكُوْرَيْنِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ بِاللِّسَانِ وَذٰلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَعِلْمٌ بِالْجِنَانِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ لِحُصُوْلِ الْمَقْصُوْدِ وَالْاِنْسَانُ يُحْتَاجُ اَوَّلًا اِلٰى عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ لِيُحَصِّلَ الْبَدَنُ كَسْبَ مَعْرِفَتِهٖ فِيْ عَالَمِ مَعْرِفَةِ الصِّفَاتِ وَهُوَ الدَّرَجَاتُ - ثُمَّ اِلٰى عِلْمِ الْبَاطِنِ لِيُحَصِّلَ الرُّوْحُ كَسْبَ مَعْرِفَتِهٖ فِيْ عَالَمِ مَعْرِفَتِهٖ وَذٰلِكَ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِتَرْكِ الرُّسُوْمَاتِ الَّتِيْ هِيَ مُخَالَفَةُ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَحُصُوْلُهٗ بِقُبُوْلِ الْمَشَقَّاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَالرُّوْحَانِيَّةِ لِرِضَاءِ اللهِ تَعَالٰى بِلَا رِيَاءٍ وَّلَا سُمْعَةٍ (كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى) فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا وَعَالَمُ الْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَالَمُ اللَّاهُوْتِ وَهُوَ الْوَطَنُ الْاَصْلِيُّ الْمَذْكُوْرُ الَّذِيْ

خَلَقَ فِيهِ الرُّوْحُ الْقُدُسِيُّ فِي اَحْسَنِ التَّقْوِيْمِ وَالْمُرَادُ مِنَ الرُّوْحِ الْقُدُسِيِّ الْاِنْسَانِيُّ الْحَقِيْقِيُّ الَّذِيْ اُوْدِعَ فِيْ لُبِّ الْقَلْبِ وَيَظْهَرُ وُجُوْدُهُ بِالتَّوْبَةِ وَالتَّلْقِيْنِ وَمُلَازَمَةِ كَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِلِسَانِهٖ اَوَّلًا عَلٰى كَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِلِسَانِهِ الْجَنَانِ بَعْدَ حَيٰوةِ الْقَلْبِ حِيْنَ تُسَمِّيَهُ الْمُتَصَوِّفَةُ طِفْلَ الْمَعَانِيْ لِاَنَّهٗ مِنَ الْمَعْنَوِيَّاتِ الْقُدُسِيَّةِ وَتَسْمِيَتُهٗ طِفْلًا لِخِصَالٍ (اَحَدُهُمَا) اَنَّهٗ يَتَوَلَّدُ مِنَ الْقَلْبِ كَتَوَلُّدِ الطِّفْلِ مِنَ الْاُمِّ وَيُرَبِّيْهِ الْوَالِدُ فَيَكْبُرُ قَلِيْلًا اِلَى الْبُلُوْغِ. (وَالثَّانِيْ) اَنَّ تَعْلِيْمَ الْعِلْمِ يَكُوْنُ لِلْاَطْفَالِ غَالِبًا تَعْلِيْمُ عِلْمِ الْمَعْرِفَةِ لِهٰذَا الطِّفْلِ اَيْضًا: (وَالثَّالِثُ) اَنَّ الطِّفْلَ مُطَهَّرٌ مِنْ اَدْنَاسِ الذُّنُوْبِ الظَّاهِرَةِ فَهٰذَا اَيْضًا مُطَهَّرٌ مِنْ دَنَسِ الشِّرْكِ وَالْغَفْلَةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ: (وَالرَّابِعَةُ) اَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ الصَّافِيَةِ لِلْوَلِيِّ اَكْثَرُ وَلِذٰلِكَ يُرٰى فِي الْمَنَامَاتِ عَلٰى صُوْرَةِ الْمُرَادِ كَالْمَلَائِكَةِ: (وَالْخَامِسَةُ) اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَصَفَ نَتَائِجَ الْجَنَّةِ بِالطِّفْلِيَّةِ بِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ وَبِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ. (اَلسَّادِسُ) اَنَّ هٰذَا الْاِسْمُ كَانَ لَهٗ بِاِعْتِبَارِ لَطَافَتِهٖ وَنَظَافَتِهٖ: (اَلسَّابِعَةُ) اَنَّ اِطْلَاقَ هٰذَا الْاِسْمِ عَلٰى سَبِيْلِ الْمَجَازِ بِاِعْتِبَارِ تَعَلُّقِهٖ بِالْبَدَنِ تَمَثُّلِهٖ بِصُوْرَةِ الْبَشَرِ بِنَاءً عَلٰى اَنَّ اِطْلَاقَهٗ عَلَيْهِ لِاَجَلِ مَلَاحَتِهٖ لَا لِاَجَلِ اِسْتِصْغَارِهٖ وَنَظْرًا اِلٰى بِدَايَةِ حَالِهٖ وَهُوَ الْاِنْسَانُ الْحَقِيْقِيُّ لِاَنَّ لَهٗ نِسْبَةٌ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَالْجِسْمُ وَالْجِسْمَانِيُّ لَيْسَ مَحْرَمَانِ لَهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَايَسَعُ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَالْمُرَادُ مِنْهُ بَشَرِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ الْمَلَكِ الْمُقَرَّبِ رُوْحَانِيَّتُهُ الَّتِيْ خُلِقَتْ مِنْ نُّوْرِ الْجَبَرُوْتِ كَمَا اَنَّ الْمَلَكَ مِنْهُ فَلَا مَدْخَلَ لَهٗ فِيْ نُوْرِ اللَّاهُوْتِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ لِلّٰهِ جَنَّةً لَا فِيْهَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ وَّلَا عَسَلٌ وَلَا لَبَنٌ بَلْ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ جَلَّ جَلَالُهٗ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ وَكَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَوْ دَخَلَ الْمَلَكُ وَالْجِسْمَانِيُّ فِيْ هٰذِهِ الْعَالَمِ لَاِحْتَرَقَتْهُمَا (كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) فِيْ حَدِيْثِ الْقُدُسِيِّ لَوْ كَشَفْتُ سُبُحَاتِ وَجْهِ جَلَالِيْ لَاِحْتَرَقَتْ كُلُّ مَا اِنْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرِيْ وَكَمَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاَحْتَرَقْتُ.

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ بَيَانِ رُجُوْعِ الْاِنْسَانِ اَلٰى وَطَنِهِ الْاَصْلِيِّ

فَالْاِنْسَانُ عَلٰى نَوْعَيْنِ جِسْمَانِيٌّ وَرُوْحَانِيٌّ. فَالْجِسْمَانِيُّ اِنْسَانٌ عَامٌّ وَالرُّوْحَانِيُّ اِنْسَانٌ خَاصٌّ فَرُجُوْعُ الْاِنْسَانِ الْعَامِّ اِلٰى وَطَنِهٖ وَهُوَ الدَّرَجَاتُ بِسَبَبِ عَمَلِ عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْمَعْرِفَةِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحِكْمَةُ الْجَامِعَةُ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ اِذَا عَمِلَ بِلَا رِيَاءٍ وَّلَا سُمْعَةٍ لِاَنَّ الدَّرَجَاتِ عَلٰى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ. فَالْاَوَّلُ الْجَنَّةُ فِيْ عَالَمِ الْمُلْكِ وَهِيَ جَنَّةُ الْمَاْوٰى وَالثَّانِيْ اَلْجَنَّةُ فِيْ عَالَمِ الْمَلَكُوْتِ وَهِيَ جَنَّةُ النَّعِيْمِ وَالثَّالِثُ اَلْجَنَّةُ فِيْ عَالَمِ الْجَبَرُوْتِ وَهِيَ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ فَهٰذِهٖ نِعَمُ الْجِسْمَانِيِّ فَلَا يَصِلُ الْجِسْمُ اِلٰى عَالَمِهٖ اِلَّا بِثَلَاثَةِ عُلُوْمٍ وَهِيَ الشَّرِيْعَةُ وَالطَّرِيْقَةُ وَالْمَعْرِفَةُ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحِكْمَةُ الْجَامِعَةُ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ وَالْعَمَلُ بِهَا وَمَعْرِفَةُ الْبَاطِلِ وَتَرْكُهٗ وَكَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ وَكَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ وَخَالَفَهٗ عَرَفَ رَبَّهٗ وَتَابَعَهٗ وَرُجُوْعُ الْاِنْسَانِ الْخَاصِّ وَوُصُوْلُهٗ وَهُوَ الْقُرْبَةُ يَكُوْنُ بِسَبَبِ عِلْمِ الْحَقِيْقَةِ وَهُوَ التَّوْحِيْدُ فِيْ عَالَمِ الْقُرْبَةِ اللَّاهُوْتِ وَهِيَ فِيْ حَالِ حَيَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا بِسَبَبِ عَادَتِهٖ سَوَآءٌ كَانَ نَآئِمًا اَوْ مُنْتَبِهًا بَلْ اِذَا نَامَ الْجَسَدُ وَجَدَ الْقَلْبُ فُرْصَةً فَيَذْهَبُ اِلٰى وَطَنِهِ الْاَصْلِيِّ اِمَّا بِكُلِّهٖ وَاِمَّا بِجُزْءٍ مِّنْهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَوْمُ

الْعَالِمِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الْجَاهِلِ بَعْدَ حَيَاتِ الْقَلْبِ بِنُوْرِ التَّوْحِيْدِ وَبَعْدَ مُلَازَمَةِ اَسْمَآءِ التَّوْحِيْدِ بِلِسَانِ السِّرِّ بِغَيْرِ حَرْفٍ وَلَا صَوْتٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ عِلْمَ الْبَاطِنِ سِرٌّ مِنْ سِرِّيْ اَجْعَلُهٗ فِيْ قَلْبِ عِبَادِيْ وَلَا يَقِفُ عَلَيْهِ اَحَدٌ غَيْرِيْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ وَ اَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ وَاِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَ اِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ اَحْسَنَ مِنْهُ فَالْمُرَادُ مِنْهُمْ مِنْ فِيْ وُجُوْدِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ عِلْمُ التَّفَكُّرِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةٍ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ اَلْفِ عَامٍ فَالتَّوْفِيْقُ فِيْهِ اَنْ يُّقَالَ مَنْ تَفَكَّرَ فِيْ تَفَاصِيْلِ الْفُرُوْعِ فَتَفَكُّرُهٗ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَمَنْ تَفَكَّرَ فِيْ مَعْرِفَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْعِبَادَةِ فَخَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَمَنْ تَفَكَّرَ سَاعَةً فِيْ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَخَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ وَهُوَ عِلْمُ الْعِرْفَانِ اَعْنِي التَّوْحِيْدَ وَبِهٖ يَصِلُ الْعَارِفُ اِلٰى مَعْرُوْفِهٖ وَمَحْبُوْبِهٖ وَنَتِيْجَتُهُ الطَّيَرَانُ بِالرُّوْحَانِيَّةِ اِلٰى عَالَمِ الْقُرْبَةِ فَالْعَابِدُ سَيَّارٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَالْعَارِفُ طَيَّارٌ اِلَى الْقُرْبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِيْ حَقِّهٖ. رباعی

قُلُوْبُ الْعَاشِقِيْنَ لَهَا عُيُوْنٌ تَرٰى مَا لَا يَرَاهَا النَّاظِرُوْنَا

لَهَا اَجْنِحَةٌ تَطِيْرُ بِغَيْرِ رِيْشٍ اِلٰى مَلَكُوْتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَا

فَهٰذَا الطَّيَّارُ يَكُوْنُ فِيْ بَاطِنِ الْعَارِفِ وَهُوَ الْاِنْسَانُ الْحَقِيْقِيُّ وَهُوَ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَحْرَمُهٗ وَعُرُوْسُهٗ كَمَا قَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيُّ اَهْلُ اللّٰهِ وَهُمْ عَرَائِسُ اللّٰهِ (وَفِي الرِّوَايَةِ) اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ هُمْ عَرَائِسُ اللّٰهِ فَلَا يَعْرِفُ الْعَرَائِسَ اِلَّا مَحْرَمُهُمْ وَهُمْ مُخَدَّرُوْنَ فِيْ حِجَابِ الْاُنْسِ لَا يَرَاهُمْ اَحَدٌ غَيْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ) فِيْ حَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ وَلَا يَرَى النَّاسُ فِي الظَّاهِرِ مِنَ الْعُرُوْسِ اِلَّا ظَاهِرَ زِيْنَتِهَا قَالَ يَحْيٰى ابْنُ مَعَاذٍ الرَّازِيُّ اَلْوَلِيُّ رَيْحَانُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ يَشُمُّهُ الصِّدِّيْقُوْنَ فَيَصِلُ رَائِحَتُهٗ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ فَيَشْتَاقُوْنَ بِهٖ اِلٰى مَوْلَاهُمْ فَتَزْدَادُ عِبَادَتُهُمْ عَلٰى تَفَاوُتِ اَخْلَاقِهِمْ بِحَسْبَةِ الْفَنَاءِ لِاَنَّ زِيَادَةَ الْقُرْبَةِ تَكُوْنُ زِيَادَةُ الْفَنَاءِ فَالْوَلِيُّ هُوَ الْفَانِيْ فِيْ حَالِهٖ وَالْبَاقِيْ فِيْ مُشَاهَدَةِ الْحَقِّ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ اِخْتِيَارٌ وَلَا لَهٗ مَعَ اَحَدٍ غَيْرِ اللّٰهِ قَرَارٌ وَهُوَ مَنْ اُيِّدَ بِالْكَرَامَاتِ وَغُيِّبَ عَنْهَا لِاَنَّهٗ مَا لَا يَرَوْنَ الْاِفْشَاءَ فَاِنَّ اِفْشَاءَ السِّرِّ الرُّبُوْبِيَّةِ كُفْرٌ (قَالَ فِي الْمِرْصَادِ) اَصْحَابُ الْكَرَامَاتِ كُلُّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ وَالْكَرَامَةُ حَيْضُ الرِّجَالِ فَالْوَلِيُّ لَهٗ اَلْفُ مَقَامٍ اَوَّلُهٗ بَابُ الْكَرَامَاتِ مَنْ جَاوَزَ مِنْهَا نَالَ الْبَاقِيْ وَاِلَّا فَلَا.

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ بَيَانِ رَدِّ الْاِنْسَانِ اِلٰى اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الرُّوْحَ الْقُدْسِيَّ فِيْ اَحْسَنِ التَّقْوِيْمِ فِيْ عَالَمِ اللَّاهُوْتِ فَاَرَادَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْاَسْفَلِ لِزِيَادَةِ الْاُنْسِيَّةِ وَالْقُرْبَةِ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ وَهِيَ مَقَامُ الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءِ فَرَدَّهٗ اَوَّلًا اِلٰى عَالَمِ الْجَبَرُوْتِ وَمَعَهٗ بَذْرُ التَّوْحِيْدِ فَاَوْدَعَ مِنْ نُوْرَانِيَّةٍ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ وَاَلْبَسَ مِنْهُ كِسْوَةً وَ كَذَا اِلٰى عَالَمِ الْمُلْكِ فَخَلَقَ لَهٗ كِسْوَةً عَنْصَرِيَّةً لِئَلَّا يَحْتَرِقَ بِهٖ عَالَمُ الْمُلْكِ يَعْنِيْ هٰذَا الْجَسَدُ الْكَثِيْفُ فَيُسَمّٰى بِاِعْتِبَارِ الْكِسْوَةِ الْجَبَرُوْتِيَّةِ رُوْحًا سُلْطَانِيًّا وَبِاِعْتِبَارِ الْمَلَكُوْتِيَّةِ رُوْحًا سَيْرَانِيًّا وَرَوَانِيًّا وَبِاِعْتِبَارِ الْمُلْكِيَّةِ رُوْحًا جِسْمَانِيًّا فَلَمَّا كَانَ الْمَقْصُوْدُ مِنْ مَجِيْئِهٖ اِلَى الْاَسْفَلِ لِكَسْبِ زِيَادَةِ الْقُرْبَةِ وَالدَّرَجَةِ بِوَاسِطَةِ الْقَلْبِ وَالْقَالِبِ فَيَزْرَعُ بَذْرَ التَّوْحِيْدِ فِيْ اَرْضِ الْقَلْبِ لِتَنْبُتَ فِيْهَا شَجَرَةُ التَّوْحِيْدِ اَصْلُهَا ثَابِتٌ فِيْ هَوَاءِ السُّرُوْرِ تُثْمِرُ عَلَيْهَا ثَمَرَاتُ التَّوْحِيْدِ لِرِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

وَ زَرَعَ بَذْرَ الشَّرِيْعَةِ فِيْ اَرْضِ الْقَلْبِ لِيَنْبُتَ فِيْهَا شَجَرَةُ الشَّرِيْعَةِ وَتُثْمِرُ عَلَيْهَا ثَمَرَاتُ الدَّرَجَاتِ اَمَرَاللّٰهُ تَعَالٰى الْاَرْوَاحَ كُلَّهَا بِدُخُوْلِ الْجَسَدِ فَقُسِّمَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا مَوْضِعٌ فِيْهِ فَمَوْضِعُ الرُّوْحِ الْجِسْمَانِيِّ مِنْهُ فِي الْجَسَدِ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ وَمَوْضِعُ الرُّوْحِ الْقُدْسِيِّ السِّرُّ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَانُوْتٌ فِيْ بَلَدِ الْوُجُوْدِ وَ اَمْتِعَةٌ وَاَرْبَاحٌ وَّتِجَارَةٌ لَّنْ تَبُوْرًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ـ فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ اِنْسَانٍ اَنْ يَعْرِفَ مُعَامَلَتَهٗ فِيْ وُجُوْدِهٖ لِاَنَّهٗ مَا يَحْصُلُ هُنَا يُعَلَّقُ فِيْ عُنُقِهٖ (كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ (وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ـ

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ بَيَانِ حَوَانِيْتِ الْاَرْوَاحِ فِي الْجَسَدِ

فَحَانُوْتُ الرُّوْحِ الْجِسْمَانِيِّ مِنَ الْبَدَنِ الصَّدْرِ مَعَ الْجَوَارِحِ الظَّاهِرَةِ وَمَتَاعُهُ الشَّرِيْعَةُ وَمُعَامَلَتُهُ الْعَمَلُ بِالْمَفْرُوْضَاتِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا مِنَ الْاَحْكَامِ الظَّاهِرَةِ بِغَيْرِ شِرْكٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا ـ اَنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ وَّيُحِبُّ الْوِتْرَ اَعْنِي الْعَمَلَ بِلَا رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ وَلَا رِبْحُهٗ فِي الدُّنْيَا لِاَنَّ الْوَلَايَةَ وَالْمُكَاشَفَةَ وَالْمُشَاهَدَةَ فِيْ عَالَمِ الْمُلْكِ مِنَ الثَّرٰى اِلَى السَّمَاءِ وَمِثْلُهُ الْكَرَامَاتُ الْكَوْنِيَّةُ مِنَ الْمَرَاتِبِ الرَّهْبَانِيَّةِ كَالْمَشْيِ عَلَى الْمَاءِ وَالطَّيْرَانِ فِي الْهَوَاءِ وَطَيِّ الْمَكَانِ وَالسَّمْعُ مِنَ الْبَعِيْدِ وَالرُّؤْيَةِ فِيْ سِرِّ الْبَدَنِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ وَاَمَّا رِبْحُهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَهُوَ الْجَنَّةُ وَالْحُوْرُ وَالْقُصُوْرُ وَالْغِلْمَانُ وَالْاَشْرَابُ وَسَائِرُ النِّعَمِ فِي الْجَنَّةِ الْاُوْلٰى وَهِيَ الْجَنَّةُ الْمَاْوٰى ـ

وَحَانُوْتُ الرُّوْحِ الرَّوَانِيِّ الْقَلْبُ وَمَتَاعُهُ عِلْمُ الطَّرِيْقَةِ وَمُعَامَلَتُهُ اِشْتِغَالُهٗ بِالْاَسْمَاءِ الْاَرْبَعَةِ الْاُوَلِ لَا نُطْقٍ وَلَا حَرْفٍ مِنْ اُصُوْلِ الْاَسْمَاءِ الْاِثْنٰى عَشَرَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى" وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا" وَهٰذِهٖ اِشَارَاتٌ اِلٰى اَنَّ الْاَسْمَاءَ مَحَلُّ الشُّغْلِ وَهُوَ عِلْمُ الْبَاطِنِ وَالْمَعْرِفَةُ نَتِيْجَةُ اَسْمَاءِ التَّوْحِيْدِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلدَّرْسُ حَرْفٌ وَالتَّكْرَارُ اَلْفٌ وَالْمُرَادُ مِنَ الْاِحْصَاءِ اَنْ يَّصِيْرَ مَنْعُوْتًا بِهَا وَ مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِهَا وَهٰذِهِ الْاَسْمَاءُ الْاِثْنٰى عَشَرَ اُصُوْلُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى عَدَدِ حُرُوْفِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَحُرُوْفُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اِثْنٰى عَشَرَ حَرْفًا فَاَثْبَتَ اللّٰهُ فِيْ اَطْوَارِ الْقَلْبِ لِكُلِّ حَرْفٍ اِسْمًا وَاحِدًا لِكُلِّ عَالَمٍ ثَلَاثَةُ اَسْمَاءٍ فَاَثْبَتَ اللّٰهُ بِهَا قُلُوْبَ الْمُحِبِّيْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ" وَاَنْزَلَ عَلَيْهِمْ سَكِيْنَةَ الْاُنْسِ وَاَثْبَتَ اللّٰهُ شَجَرَةَ التَّوْحِيْدِ اَصْلُهَا ثَابِتٌ فِي الْاَرْضِ السَّابِعَةِ بَلْ فِي الثَّرٰى وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ اِلٰى مَا فَوْقَ الْعَرْشِ (قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) "كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ" وَرِبْحُهٗ حَيٰوةُ الْقَلْبِ مُشَاهَدَتُهٗ فِيْ عَالَمِ الْمَلَكُوْتِ مِثْلُ مُشَاهَدَةِ الْجِنَانِ وَاَهْلِيْهَا وَاَنْوَارِهَا وَمَلَائِكَتِهَا وَ مَثَلُ نُطْقِ الْبَاطِنِ مِنْ لِسَانِهٖ بِمُلَاحَظَةِ الْاَسْمَاءِ الْبَاطِنِ بِلَا نُطْقٍ وَّلَا حَرْفٍ وَمَسْكَنُهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فِي الْجَنَّةِ الثَّانِيَةِ وَهِيَ جَنَّةُ النَّعِيْمِ ـ

وَحَانُوْتُ الرُّوْحِ السُّلْطَانِيِّ الْفُؤَادُ وَمَتَاعُهُ الْمَعْرِفَةُ وَمُعَامَلَتُهٗ مُلَازَمَةُ الْاَسْمَاءِ الْاَرْبَعَةِ الْمُتَوَسِّطَاتِ بِلِسَانِ الْجَنَانِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ بِاللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَعِلْمٌ بِالْجَنَانِ وَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ لِاَنَّ اَكْثَرَ الْمَنَافِعِ الْعِلْمُ فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ لِلْقُرْاٰنِ ظَهْرًا وَّبَطْنًا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَشَرَ اَبْطُنٍ فَكُلُّ مَا هُوَ بَطْنٌ فَهُوَ اَنْفَعُ وَاَرْجَحُ لِاَنَّهٗ مُخٌّ وَهٰذِهِ الْاَسْمَاءُ بِمَنْزِلَةِ اَثْنٰى عَشَرَ عَيْنًا

اِنْفَجَرَتْ مِنْ ضَرْبِ عَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ" فَالْعِلْمُ الظَّاهِرُ كَمَاءِ الْمَطَرِ الْعَارِضِيِّ وَالْعِلْمُ الْبَاطِنُ كَمَاءِ الْعَيْنِ الْاَصْلِيِّ هِيَ الْاَنْفَعُ مِنَ الْاَوَّلِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ" اَخْرَجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَرْضِ الْاٰفَاقِ حَبًّا هُوَ قُوَّةُ الْحَيْوَانَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَاَخْرَجَ مِنْ اَرْضِ الْاَنْفُسِ حَبًّا هُوَ قُوَّةُ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِيَّةِ ـ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ وَ اَمَّا رِبْحُهٗ فَرُؤْيَةُ عَكْسِ جَمَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى" وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْاَوَّلِ قَلْبُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَمِنَ الثَّانِيْ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ وَمَسْكَنُ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ فِي الْجَنَّةِ الثَّالِثَةِ وَهُوَ الْفِرْدَوْسُ ـ

وَحَانُوْتُ الرُّوْحِ الْقُدْسِيِّ فِي السِّرِّ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ وَمَتَاعُهٗ عِلْمُ الْحَقِيْقَةِ وَهُوَ عِلْمُ التَّوْحِيْدِ وَمُعَامَلَتُهٗ مُلَازَمَةُ اَسْمَاءِ التَّوْحِيْدِ وَهِيَ الْاَرْبَعَةُ الْاَخِيْرَةُ بِلِسَانِ السِّرِّ بِلَا نُطْقٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى" فَلَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اَحَدٌ غَيْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَمَّا رِبْحُهٗ فَظُهُوْرُ طِفْلِ الْمَعَانِيْ وَمُشَاهَدَتُهٗ وَمُعَايَنَتُهٗ وَنَظْرُهٗ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِجْلَالًا وَّجَمَالًا بِعَيْنِ السِّرِّ "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ" بِلَا كَيْفٍ وَّ لَا كَيْفِيَّةٍ وَلَا تَشْبِيْهٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" فَلَمَّا بَلَغَ الْاِنْسَانُ اِلٰى مَقْصُوْدِهٖ اِنْحَصَرَتِ الْعُقُوْلُ وَتَحَيَّرَتِ الْقُلُوْبُ وَكَلَّتِ الْاَلْسُنُ وَلَنْ يَّسْتَطِيْعَ اَنْ يُّخْبِرَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنِ الْاَمْثَالِ فَاِذَا بَلَغَ مِثْلُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اِلَى الْعُلَمَاءِ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَّفْهَمُوْا مِنْ مَقَامَاتِ الْعُلُوْمِ وَيَرْغَبُوْا حَقَائِقَهَا وَيَتَوَجَّهُوْا اِلٰى اَعْلٰى الْعِلِّيِّيْنَ وَيَجْتَهِدُوْا اَنْ يَّصِلُوْا اِلٰى عِلْمِ اللَّدُنِّيِّ وَمَعْرِفَةِ الذَّاتِ الْاَحَدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّعْتَرِضُوْا اَوْ يُنْكِرُوْا اِلٰى هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ـ

## اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ بَيَانِ عَدَدِ الْعُلُوْمِ

فَالْعِلْمُ الظَّاهِرُ اِثْنَيْ عَشَرَ فَنًّا وَ كَذَا الْعِلْمُ الْبَاطِنُ لَهٗ اِثْنَا عَشَرَ فَنًّا فَقُسِّمَ بَيْنَ الْعَامِّ وَالْخَاصِّ عَلٰى قَدْرِ الْاِسْتِعْدَادِ فَالْعُلُوْمُ مُنْحَصِرَةٌ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَبْوَابٍ:

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ: ظَاهِرُ الشَّرِيْعَةِ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ وَسَائِرِ الْاَحْكَامِ ـ

وَالثَّانِيْ: بَاطِنُهَا سَمَّيْتُهٗ عِلْمُ الْبَاطِنِ وَالطَّرِيْقَةِ ـ

وَالثَّالِثُ: اَلْبَاطِنُ سَمَّيْتُهٗ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ ـ

وَالرَّابِعُ: اَبْطَنُ الْبَوَاطِنِ وَسَمَّيْتُهٗ عِلْمُ الْحَقِيْقَةِ ـ فَلَا بُدَّ مِنْ تَحْصِيْلِ كُلِّهَا ـ

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلشَّرِيْعَةُ شَجَرَةٌ وَالطَّرِيْقَةُ اَغْصَانُهَا وَالْمَعْرِفَةُ اَوْرَقُهَا وَالْحَقِيْقَةُ ثَمَرُهَا وَالْقُرْاٰنُ جَامِعٌ جَمِيْعِهَا بِالدَّلَالَةِ وَالْاِشَارَةِ تَفْسِيْرًا اَوْ تَاْوِيْلًا (قَالَ صَاحِبُ الْمَجْمَعِ ) اَلتَّفْسِيْرُ لِلْعَوَامِّ وَالتَّاْوِيْلُ لِلْخَوَاصِّ لِاَنَّهُمُ الْعُلَمَاءُ الرَّاسِخُوْنَ وَمَعْنَى الرُّسُوْخِ الثَّبَاتُ وَ الْقَرَارُ وَالْاِسْتِحْكَامُ فِي الْعِلْمِ كَشَجَرَةِ النَّخْلِ اَصْلُهَا ثَابِتٌ فِي الْاَرْضِ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ وَهٰذَا الرُّسُوْخُ نَتِيْجَةُ الْكَلِمَةِ الْمَزْرُوْعَةِ فِيْ لُبِّ الْقَلْبِ بَعْدَ التَّصْفِيَةِ وَقَدْ عُطِفَ (قَوْلُهٗ) وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ عَلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اللّٰهُ عَلٰى اِحْدَى الْاَقْوَالِ (قَالَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ الْكَبِيْرِ ) لَوْ فُتِحَ هٰذَا الْبَابُ لَا نْفَتَحَتْ

اَبْوَابُ الْبَوَاطِنِ (ثُمَّ الْعَبْدُ) مَأمُوْرٌ بِقِيَامِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ وَمُخَالِفَةِ النَّفْسِ فِيْ كُلِّ دَائِرَةٍ مِنَ الدَّوَائِرِ الْاَرْبَعِ فَالنَّفْسُ يُوَسْوِسُ فِيْ دَائِرَةِ الشَّرِيْعَةِ مِنَ الْمُخَالِفَاتِ وَفِيْ دَائِرَةِ الطَّرِيْقَةِ مِنَ الْمُوَافَقَاتِ تَلْبِيْسًا كَدَعْوَى النُّبُوَّةِ وَالْوِلَايَةِ وَفِيْ دَائِرَةِ الْمَعْرِفَةِ مِنَ الشِّرْكِ الْخَفِيِّ مِنَ النُّوْرَانِيَّاتِ كَدَعْوَى الرُّبُوْبِيَّةِ (كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَ اَمَّا دَائِرَةُ الْحَقِيْقَةِ فَلَا مَدْخَلَ لِلشَّيْطَانِ فِيْهَا وَلَا لِلنَّفْسِ وَلَا لِلْمَلَائِكَةِ لِاَنَّ غَيْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَحْتَرِقُ فِيْهَا (كَمَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ فَيَخْلِصُ الْعَبْدُ حِيْنَئِذٍ مِنَ الْخَصْمَانِ وَيَكُوْنُ مُخْلَصًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ وَمَا لَمْ يَصِلِ الْحَقِيْقَةَ لَمْ يَكُنْ مُخْلَصًا لِاَنَّ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةَ الْغَيْرِيَّةَ لَا تَفْنٰى اِلَّا بِتَجَلِّى الذَّاتِ وَلَا يَرْتَفِعُ الْجُهُوْلِيَّةُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ الذَّاتِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى. فَيُعَلِّمُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِلَا وَاسِطَةٍ مِنْ لَّدُنْهُ عِلْمًا لَّدُنِّيًا فَيَعْرِفُهٗ بِتَعْرِيْفِهٖ وَيَعْبُدُهٗ بِتَعْلِيْمِهٖ كَالْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُنَاكَ يُشَاهِدُ الْاَرْوَاحَ الْقُدْسِيَّةَ وَيَعْرِفُ نَبِيَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْطِقُ بِهَايَتِهٖ اِلٰى بِدَايَتِهٖ وَالْاَنْبِيَاءُ يُبَشِّرُوْنَهٗ بِالْوِصَالِ الْاَبَدِيِّ. كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا فَمَنْ لَّمْ يَصِلْ بِهٰذَا الْعِلْمِ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا فِي الْحَقِيْقَةِ وَلَوْ قَرَأَ اَلْفَ اَلْفٍ مِنَ الْكُتُبِ بِحَيْثُ لَا يَبْلُغُ اِلَى الرُّوْحَانِيَّةِ فَعَمَلُ الْجِسْمَانِيَّةِ بِظَاهِرِ الْعُلُوْمِ جَزَاؤُهُ الْجَنَّةُ فَقَطْ. فَيَتَجَلّٰى عَكْسُ الصِّفَاتِ ثَمَّهٗ. فَالْعَالِمُ لَا يَدْخُلُ بِمُجَرَّدِ عِلْمِ الظَّاهِرِ اِلٰى حَرَمِ الْقُدْسِيِّ وَالْقُرْبَةِ لِاَنَّهٗ عَالَمُ الطَّيَرَانِ وَالطَّيْرُ لَا يَطِيْرُ اِلَّا بِجَنَاحَيْهِ فَالْعَبْدُ الَّذِيْ يَعْمَلُ بِعِلْمِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ يَصِلُ اِلٰى ذٰلِكَ الْعَالَمِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ يَاعَبْدِيْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَدْخُلَ حَرَمِيْ فَلَا تَلْتَفِتْ اِلَى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ لِاَنَّ الْمُلْكَ شَيْطَانُ الْعَالِمِ وَالْمَلَكُوْتِ شَيْطَانُ الْعَارِفِ وَالْجَبَرُوْتَ شَيْطَانُ الْوَاقِفِ مَنْ رَضِيَ بِاَحَدٍ مِنْهَا فَهُوَ مَطْرُوْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْنِيْ مَطْرُوْدَ الْقُرْبَةِ لَا مَطْرُوْدَ الدَّرَجَاتِ وَهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْقُرْبَةَ فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْهَا لِاَنَّهُمْ طَمِعُوْا غَيْرَ مُطْمِعٍ لِاَنَّ لَهُمْ جَنَاحًا وَاحِدًا وَ لِاَهْلِ الْقُرْبَةِ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَهِيَ جَنَّةُ الْقُرْبَةِ لَا فِيْهَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ فَيَنْبَغِيْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّعْرِفَ مِقْدَارَهٗ وَلَا يَدَّعِيْ لِنَفْسِهٖ مَا لَيْسَ بِحَقِّهٖ كَمَا قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً عَرَفَ قَدْرَهٗ وَلَمْ يَتَعَدَّ طَوْرَهٗ وَحَفِظَ لِسَانَهٗ وَلَمْ يُضَيِّعْ عُمْرَهٗ فَيَنْبَغِيْ لِلْعَالِمِ اَنْ يُّحَصِّلَ مَعْنٰى حَقِيْقَةِ الْاِنْسَانِ الْمُسَمّٰى بِطِفْلِ الْمَعَانِيْ وَيُرَبِّيْهِ بِمُلَازَمَةِ اَسْمَاءِ التَّوْحِيْدِ وَيُخْرِجَ مِنْ عَالَمِ الْجِسْمَانِيَّةِ اِلٰى عَالَمِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَهِيَ عَالَمُ السِّرِّ لَيْسَ فِيْهِ غَيْرُ اللّٰهِ دَيَّارٌ وَهُوَ كَمِثْلِ صَحْرَاءَ مِنْ نُّوْرٍ لَا نِهَايَةَ لَهٗ وَطِفْلُ الْمَعَانِيْ يَطِيْرُ فِيْهَا وَيَرٰى عَجَائِبَهَا وَغَرَائِبَهَا لٰكِنْ لَّا يُمْكِنُ الْاَخْبَارُ عَنْهَا وَهِيَ مَقَامُ الْمُوَحِّدِيْنَ الَّذِيْنَ فَنَوْا مِنْ تَعْيِيْنِهِمْ فِيْ عَيْنِ الْوَحْدَةِ فَلَيْسَ لَهٗ وُجُوْدٌ فِي الْبَيْنِ بِرُؤْيَةِ جَمَالِ اللّٰهِ كَمَا لَا يَرَى الْاٰنِيَةَ نَفْسَهٗ اِذَا اُمْلِلَ الشَّمْسُ فِيْهِ فَلَا جَرَمَ اَنَّ الْاِنْسَانَ لَا يَرٰى نَفْسَهٗ بِمُقَابَلَةِ جَمَالِ اللّٰهِ لِغَلَبَةِ الْحَيْرَةِ وَالْمَحْوِيَّةِ فِيْ نَفْسِهٖ.

كَمَا قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّلِجَ الْاِنْسَانُ اِلٰى مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ حَتّٰى يُوْلَدَ مَرَّتَيْنِ كَمَا يُوْلَدُ الطَّيْرُ مَرَّتَيْنِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ تَوَلُّدُ طِفْلِ الْمَعَانِيْ الرُّوْحَانِيْ مِنْ حَقِيْقَةِ قَابِلِيَّةِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ سِرُّ الْاِنْسَانِ يَظْهَرُ وُجُوْدُهٗ وَعُلُوْقُهٗ مِنْ اِجْتِمَاعِ عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ وَعِلْمِ الْحَقِيْقَةِ لِاَنَّ الْوَلَدَ لَا يَحْصُلُ اِلَّا مِنْ اِجْتِمَاعِ النُّطْفَتَيْنِ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ وَبَعْدَ ظُهُوْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى يَحْصُلُ الْعُبُوْرُ مِنْ بُحُوْرِ الْخَلْقِ اِلٰى قُعُوْرِ الْاَمْرِ بَلْ كُلُّ الْعَالَمِ فِيْ جَنْبِ عَالَمِ الرُّوْحِ كَقَطْرَةِ مَاءٍ وَبَعْدَ ذٰلِكَ يُفَاضُ الْعُلُوْمُ الرُّوْحَانِيَّةُ وَاللَّدُنِّيَّةُ بِلَا حَرْفٍ وَّلَا

صَوْتٍ -

## اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ بَيَانِ التَّوْبَةِ وَالتَّلْقِيْنِ

اِعْلَمْ اَنَّ الْمَرَاتِبَ الْمَذْكُوْرَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِالتَّوْبَةِ النَّصُوْحِ وَبِالتَّلْقِيْنِ مِنْ اَهْلِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَهِيَ كَلِمَةُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِشَرْطِ اَخْذِهٖ مِنْ قَلْبٍ تَقِيٍّ نَقِيٍّ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ لَا بِكُلِّ كَلِمَةٍ يُسْمَعُ مِنْ اَفْوَاهِ الْعَامَّةِ وَاِنْ كَانَ اللَّفْظُ وَاحِدًا لٰكِنْ فِي الْمَعْنٰى تَفَاوُتٌ لِاَنَّ الْقَلْبَ يَحْيٰى اِذَا اُخِذَ بَذْرُ التَّوْحِيْدِ مِنْ قَلْبٍ حَيٍّ فَيَكُوْنُ بَذْرًا كَامِلًا وَبَذْرُ غَيْرِ الْبَالِغِ لَا يَنْبُتُ وَلِذٰلِكَ اُنْزِلَ كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ مَوْضِعَيْنِ اَحَدُهُمَا مُقَارِنٌ بِالْقَوْلِ الظَّاهِرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ فَهٰذَا فِيْ حَقِّ الْعَوَامِ -

وَالثَّانِيْ مَقْرُوْنٌ بِالْعِلْمِ الْحَقِيْقِيِّ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَهٰذَا التَّلْقِيْنُ بِسَبَبِ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الشَّرِيْفَةِ لِاَجْلِ الْخَوَاصِ -

بیان تلقین الذکر اَوَّلُ مَا مَنْ تَمَنّٰى اَقْرَبَ الطُّرُقِ وَاَفْضَلَهَا وَاَسْهَلَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَقَّنَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ لَقَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَلَقَّنَهُمْ جَمِيْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ نَعُوْدُ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ يَعْنِيْ جِهَادَ النَّفْسِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ اَعْدٰى اَعْدَائِكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ فَلَا تَحْصُلُ مَحَبَّةُ اللّٰهِ اِلَّا بَعْدَ قَهْرِ اَعْدَاءٍ فِيْ وُجُوْدِكَ مِنْ نَفْسِ الْاَمَّارَةِ وَاللَّوَّامَةِ وَالْمُلْهَمَةِ وَتَطْهِيْرِهٖ مِنَ الْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ الْبَهِيْمِيَّةِ كَمَحَبَّةِ زِيَادَةِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنَّوْمِ وَاللَّغْوِ وَالسَّبُعِيَّةِ كَالْغَضَبِ وَالشَّتْمِ وَالضَّرْبِ وَالْقَهْرِ وَالشَّيْطَانِيَّةِ كَالْكِبْرِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰفَاتِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْقَلْبِيَّةِ فَاِذَا تَطَهَّرَ مِنْهَا تَطَهَّرَ مِنْ اَصْلِ الذُّنُوْبِ فَكَانَ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالتَّوَّابِيْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْ مُجَرَّدِ ظَاهِرِ الذُّنُوْبِ فَالظَّاهِرُ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِنْ كَانَ تَائِبًا لٰكِنْ لَيْسَ بِتَوَّابٍ فَاِنَّهٗ لَفْظُ الْمُبَالَغَةِ فَالْمُرَادُ مِنْهُ تَوْبَةُ الْخَوَاصِ فَمِثَالُ مَنْ يَتُوْبُ مِنْ مُجَرَّدِ الذُّنُوْبِ الظَّاهِرِ كَمَنْ يَقْطَعُ حَشِيْشَ الزَّرْعِ مِنْ فَرْعِهٖ وَلَا يَشْتَغِلُ بِقَلْعِهٖ مِنْ اُصُوْلِهٖ فَيَنْبُتُ لَامُحَالَةَ ثَانِيًا اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ وَمِثَالُ التَّوَّابِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ كُلِّهَا كَمَنْ يَقْلَعُهٗ مِنْ اَصْلِهٖ فَلَا جَرَمَ اَنَّهٗ لَا يَنْبُتُ بَعْدَهٗ اِلَّا نَادِرًا فَالتَّلْقِيْنُ بَعْدَهٗ اٰلَةٌ تَقْطَعُ مَا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ قَلْبِ الْمُتَلَقِّيْ لِاَنَّ مَنْ لَمْ يَقْطَعِ الشَّجَرَ الْمُرَّ لَمْ يَصِلِ الشَّجَرَ الْحُلْوَ مَوْضِعَهٗ فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِي الْاَبْصَارِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَتَصِلُوْنَ ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ثُمَّ التَّوْبَةُ عَلٰى نَوْعَيْنِ تَوْبَةُ الْعَامِ وَتَوْبَةُ الْخَاصِ - فَتَوْبَةُ الْعَامِ اَنْ يَّرْجِعَ مِنَ الْمَعْصِيَةِ اِلَى الطَّاعَةِ وَمِنَ الذَّمِيْمَةِ اِلَى الْحَمِيْدَةِ وَمِنَ الْجَحِيْمِ اِلَى الْجَنَّةِ وَمِنْ رَّاحَةِ الْبَدَنِ اِلٰى مُشَقَّةِ النَّفْسِ بِالذِّكْرِ وَالْجُهْدِ وَالسَّعْيِ الْقَوِيِّ -

وَتَوْبَةُ الْخَاصِ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ حُصُوْلِ هٰذِهِ التَّوْبَةِ مِنْ حَسَنَاتِ الْاَبْرَارِ اِلَى الْمَعَارِفِ وَمِنَ الدَّرَجَاتِ اِلَى الْقُرْبَةِ

وَمِنَ اللَّذَّاتِ الْجِسْمَانِيَّةِ إِلَى اللَّذَّاتِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَهُوَ تَرْكُ مَاسِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْأُنْسُ بِهٖ وَالنَّظْرُ إِلَيْهِ بِعَيْنِ الْيَقِيْنِ وَهٰؤُلَاءِ الْمَذْكُوْرَاتِ مِنْ كَسْبِ الْوُجُوْدِ وَكَسْبُ الْوُجُوْدِ ذَنْبٌ كَمَا قِيْلَ خِطَابًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ اٰخَرُ ، كَمَا قَالَ الْأَكَابِرُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ وَلِذٰلِكَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ (كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ اَيْ لِذَنْبِ وُجُوْدِكَ وَهٰذَا هُوَ الْإِنَابَةُ فَإِنَّ الْإِنَابَةَ الرُّجُوْعُ مِنْ كُلِّ مَاسِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَيْهِ وَالدُّخُوْلُ فِيْ سِلْمِ الْقُرْبَةِ فِي الْاٰخِرَةِ وَالنَّظْرُ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى عِبَادًا اَبْدَانُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَقُلُوْبُهُمْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَإِنَّ رُؤْيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَحْصُلُ فِي الدُّنْيَا لٰكِنْ تَحْصُلُ رُؤْيَةُ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ كَمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى قَلْبِيْ رَبِّيْ بِنُوْرِ رَبِّيْ فَالْقَلْبُ مِرْاٰةٌ لِعَكْسِ جَمَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى ـ

فَهٰذِهِ الْمُشَاهَدَةُ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِتَلْقِيْنِ شَيْخٍ وَّاصِلٍ مَّقْبُوْلٍ مِنَ السَّابِقِيْنَ ثُمَّ رَدُّهٗ إِلٰى تَكْمِيْلِ النَّاقِصِيْنَ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِوَاسِطَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الْأَوْلِيَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مُرْسَلُوْنَ لِلْخَوَاصِ لَا لِلْعَوَامِ فَرْقًا بَيْنَ النَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ فَإِنَّ النَّبِيَّ مُرْسَلٌ إِلَى الْعَوَامِ وَالْخَوَاصِ جَمِيْعًا مُسْتَقِلًّا بِنَفْسِهٖ وَالْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ يُرْسَلُ لِلْخَوَاصِ فَقَطْ غَيْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَسَعُهٗ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ نَبِيِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى لَوِادَّعَى الْإِسْتِقْلَالَ كَفَرَ وَإِنَّمَا شَبَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَأَنْبِيَاءِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا مُتَتَابِعِيْنَ لِشَرِيْعَةِ الْمُرْسَلِ وَهُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لٰكِنْ يُجَدِّدُوْنَهَا وَيُؤَكِّدُوْنَهَا اَحْكَامًا مِنْ غَيْرِ إِتْيَانٍ بِشَرِيْعَةٍ اُخْرٰى فَكَذَا عُلَمَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ يُرْسَلُوْنَ لِلْخَوَاصِ لِتَجْدِيْدِ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَاسْتِحْكَامِ الْعَمَلِ عَلَى التَّاكِيْدِ الْأَبْلَغِ وَتَصْفِيَةِ اَصْلِ الشَّرِيْعَةِ وَهِيَ فِي الْقَلْبِ مَوْضِعِ الْمَعْرِفَةِ وَهُمْ يُخْبِرُوْنَ بِعِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَصْحَابِ الصُّفَّةِ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ بِأَسْرَارِ الْمِعْرَاجِ قَبْلَ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْوَلِيُّ حَامِلٌ لِوِلَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ هِيَ جُزْءُ نُبُوَّتِهٖ وَبَاطِنِهٖ اَمَانَةٌ عِنْدَهٗ وَلَيْسَ الْمُرَادُ مِنْهُمْ كُلَّ مَنْ تَرَسَّمَ بِظَاهِرِ الْعِلْمِ لِأَنَّهٗ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْوَرَثَةِ النَّبَوِيَّةِ لٰكِنْ مِنْ قِبَلِ ذَوِي الْأَرْحَامِ فَالْوَارِثُ الْكَامِلُ مَنْ يَكُوْنُ بِمَنْزِلَةِ الْإِبْنِ لِأَنَّهٗ مِنْ اَقْرَبِ الْعَصَبَاتِ فَالْوَلَدُ سِرُّ الْأَبِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَلِذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ كَهَيْئَةِ الْمَكْنُوْنِ لَا يَعْلَمُهٗ إِلَّا الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا نَطَقُوْا بِهٖ لَمْ يُنْكِرْهُ اَهْلُ الْعِزَّةِ وَهٰذَا هُوَ السِّرُّ الَّذِي اسْتُوْدِعَ فِيْ قَلْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ فِيْ اَبْطَنِ الْبَوَاطِنِ الثَّلَاثِيْنَ اَلْفًا وَلَمْ يُفْشِهَا عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْعَامَّةِ سِوٰى اَصْحَابِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَبَرَكَةُ ذٰلِكَ السِّرِّ قِيَامُ الشَّرِيْعَةِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَالْعِلْمُ الْبَاطِنُ يَهْدِيْ إِلٰى ذٰلِكَ السِّرِّ فَالْعُلُوْمُ وَالْمَعَارِفُ كُلُّهَا قِشْرُ ذٰلِكَ السِّرِّ وَاَمَّا الْعُلَمَاءُ الظَّاهِرِيَّةُ فَهُمْ وَرَثَةٌ فَبَعْضُهُمْ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الْفُرُوْضِ وَبَعْضُهُمْ بِمَنْزِلَةِ ذَوِي الْأَرْحَامِ مُؤَكَّلُوْنَ عَلٰى قُشُوْرِ الْعِلْمِ بِالدَّعْوَةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْمَشَائِخُ السَّنِيَّةُ الْمُتَسَلْسَلَةُ سِلْسِلَتُهُمْ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَقَرِّ الْعِلْمِ عَلٰى بَابِ الْعِلْمِ بِالدَّعْوَةِ وَالْحِكْمَةِ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهُمْ فِي الْأَصْلِ وَاحِدٌ وَفِي الْفُرُوْعِ مُخْتَلِفٌ وَهٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مَجْمُوْعَةً فِي الْاٰيَةِ كَانَتْ مَجْمُوْعَةً فِيْ ذَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُطِيْقُ اَحَدٌ حَمْلَ ذٰلِكَ بَعْدَهٗ فَقُسِّمَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ ـ

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ :- عِلْمُ الْحَالِ وَهُوَ لُبُّهَا وَاَعْطٰے الرِّجَالَ وَهِمَّةُ الرِّجَالِ بِهٖ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ هِمَّةُ الرِّجَالِ تَقْلَعُ الْجِبَالَ وَالْمُرَادُ مِنَ الْجِبَالِ قَسَاوَةُ الْقَلْبِ يَمْحُوْا بِدُعَائِهِمْ وَتَضَرُّعِهِمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔

وَالْقِسْمُ الثَّانِيْ:- قِشْرُ ذٰلِكَ اللُّبِّ اَعْطٰے الْعُلَمَاءَ الظَّاهِرِيَّةَ وَهُوَ مَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْعَالِمُ يَعِظُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ وَالْجَاهِلُ يَعِظُ بِالضَّرْبِ وَالْغَضَبِ۔

وَالْقِسْمُ الثَّالِثُ: وَهُوَ قِشْرُ الْقِشْرِ اَعْطٰے لِلْاُمَرَاءِ وَهُوَ الْعَدْلُ الظَّاهِرِيُّ وَالسِّيَاسَةُ الْمُشَارُ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَلَهُمْ مَظَاهِرُ الْقَهْرِ وَسَبَبُ صِيَانَةِ النِّظَامِ الدِّيْنِ كَالْقِشْرِ الْاَخْضَرِ مِنَ الْجَوْزِ وَمَقَامُ الْعُلَمَاءِ الظَّاهِرِ كَالْقِشْرِ الْاَحْمَرِ وَمِثَالُ عُلَمَاءِ الْبَاطِنِ كَاللُّبِّ لِذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحْيِي الْقَلْبَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ بِمَاءِ الْمَطَرِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ اَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا وَالْكَلِمَةُ الَّتِيْ بِاَفْوَاهِ الْعَوَامِّ نَزَلَتْ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَهُوَ عَالَمُ الْجَبَرُوْتِ مِنَ الدَّرَجَاتِ وَالْكَلِمَةُ الَّتِيْ فِيْ اَفْوَاهِ الرِّجَالِ مِنَ الْوَاصِلِيْنَ نَزَلَتْ مِنَ اللَّوْحِ الْاَكْبَرِ بِلِسَانِ الْقُدُسِ بِلَا وَاسِطَةٍ فِيْ عَالَمِ الْقُرْبَةِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ وَلِذٰلِكَ طَلَبُ اَهْلِ التَّلْقِيْنِ لِحَيَاةِ الْقَلْبِ فَرْضٌ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَالْمُرَادُ مِنْهُ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبَةِ وَالْبَوَاقِيْ مِنَ الْعُلُوْمِ الظَّاهِرَةِ لَا يُحْتَاجُ اِلَيْهَا اِلَّا مَا يُؤَدّٰى بِهَا الْفَرَائِضُ كَعِلْمِ الْفِقْهِ فِي الْعِبَادَاتِ۔

فَرِضَاءُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنْ يُجَاوِزَ عَبِيْدَهٗ اِلَى الْقُرْبَةِ وَلَا يَلْتَفِتُ اِلَى الدَّرَجَاتِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَالْمُرَادُ مِنْهَا عِلْمُ الْقُرْبَةِ فِيْ اَحَدِ الْاَقَاوِيْلِ۔

## اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ بَيَانِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ

وَلَمْ يُسَمُّوْا اَهْلُ التَّصَوُّفِ اِلَّا لِتَصْفِيَةِ بَاطِنِهِمْ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالتَّوْحِيْدِ اَوْ لِاَنَّهُمْ اِنْتَسَبُوْا لِاَصْحَابِ الصُّفَّةِ اَوْ لِلَبْسِهِمُ الصُّوْفَ لِلْمُبْتَدِيْ صُوْفُ الْغَنَمِ وَلِلْمُتَوَسِّطِ صُوْفُ الْمَعْزِ وَلِلْمُنْتَهِيْ صُوْفُ الْمَرْعِزِ وَهُوَ صُوْفُ الْمُرَقَّعِ وَ كَذَا حَالَاتُهُمْ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى حَسَبِ مَرَاتِبِ اَحْوَالِهِمْ وَ كَذَا بِالْاَطْعِمَةِ وَالْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ قَالَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ الْمَجْمَعِ يَلِيْقُ بِاَهْلِ الدُّنْيَا كُلُّ خَشِنٍ مِنَ الْمَلْبَسِ وَالْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَ بِاَهْلِ الْمَعْرِفَةِ كُلُّ لَيِّنٍ مِنْهَا فَاِنَّ اِنْزَالَ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ مِنَ السُّنَّةِ كَيْ لَا يَتَعَدّٰى اَحَدٌ طَوْرَهٗ لِاَنَّهُمْ فِي الصِّنْفِ الْاَوَّلِ فِي الْحَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ فَلَفْظُ التَّصَوُّفِ اَرْبَعَةُ اَحْرُفٍ تَاءٌ..وَصَادٌ..وَ وَاوٌ...وَفَاءٌ۔

(فَالتَّاءُ) مِنَ التَّوْبَةِ وَهُوَ عَلٰى وَجْهَيْنِ تَوْبَةُ الظَّاهِرِ وَتَوْبَةُ الْبَاطِنِ .فَتَوْبَةُ الظَّاهِرِيَّةِ فَهِيَ اَنْ يَّرْجِعَ بِجَمِيْعِ اَعْضَائِهِ الظَّاهِرِيَّةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالذَّمَائِمِ اِلَى الطَّاعَاتِ وَمِنَ الْمُخَالَفَاتِ اِلَى الْمُوَافَقَاتِ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَ اَمَّا التَّوْبَةُ الْبَاطِنِيَّةُ فَهِيَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْمُوَافَقَاتِ بِتَصْفِيَةِ الْقَلْبِ فَاِذَا حَصَلَ تَبْدِيْلُ الذَّمِيْمَةِ بِالْحَمِيْدَةِ فَقَدْ تَمَّ مَقَامُ التَّاءِ۔

(وَالصَّادُ) مِنَ الصَّفَا وَ هُوَ اَيْضًا عَلٰى وَجْهَيْنِ صَفَاءُ الْقَلْبِ وَصَفَاءُ السِّرِّ .فَصَفَاءُ الْقَلْبِ اَنْ يَصْفِيَ قَلْبَهٗ مِنَ الْكُدُوْرَاتِ الْبَشَرِيَّةِ مِثْلُ الْعَلَائِقِ الَّتِيْ تَحْصُلُ فِي الْقَلْبِ مِنْ كَثْرَةِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَ الْمَنَامِ وَالْكَلَامِ وَالْمُلَاحَظَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ مِثْلُ حُبِّ زِيَادَةِ الْكَسْبِ وَزِيَادَةِ الْجِمَاعِ وَزِيَادَةِ مَحَبَّةِ اَوْلَادِهٖ وَاَهْلِهٖ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَتَصْفِيَةُ الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ

الْمَذْكُورَةِ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِمُلَازَمَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي التَّلْقِيْنِ جَهْرًا فِي الْاِبْتِدَاءِ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ مَقَامَ الْخَفِيَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ اَيْ خَشِيَتْ وَالْخَشْيَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ اِنْتِبَاهِ الْقَلْبِ مِنْ نَوْمِ الْغَفْلَةِ وَتَصْقِيْلِهٖ فَيَنْقُشُ فِيْهِ صُوْرَةُ الْغَيْبِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْعَالِمُ يُنَقِّشُ وَالْعَارِفُ يُصَقِّلُ۔

وَاَمَّا صَفَاءُ السِّرِّ فَهُوَ بِالْاِجْتِنَابِ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَحَبَّتُهٗ بِمُلَازَمَةِ اَسْمَاءِ التَّوْحِيْدِ بِلِسَانِ السِّرِّ فِيْ سِرِّهٖ فَاِذَا حَصَلَ لَهٗ هٰذِهِ الصِّفَةُ فَقَدْ تَمَّ مَقَامُ الصَّادِ۔

وَاَمَّا الْوَاوُ فَهُوَ مِنَ الْوَلَايَةِ وَهِيَ تَرْتِيْبٌ عَلَى التَّصْفِيَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

وَنَتِيْجَةُ الْوَلَايَةِ اَنْ يَّتَخَلَّقَ بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ يَتَلَبَّسَ خِلَعَ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ خَلْعِ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ كَمَا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحْبَبْتُ عَبْدًا كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّلِسَانًا وَّيَدًا وَّرِجْلًا فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يَبْصُرُ وَبِيْ يَنْطِقُ وَبِيْ يَبْطِشُ وَبِيْ يَمْشِيْ فَتَهَذَّبُوْا بِمَا سِوَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كَمَا قَالَ جَلَّ وَعَلَا وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا فَحَصَلَ مَقَامُ الْوَاو۔

وَاَمَّا الْفَاءُ فَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ فَاِذَا اُفْنِيَ صِفَاتُ الْبَشَرِيَّةِ يَبْقٰى صِفَاتُ الْاَحَدِيَّةِ وَهُوَ سُبْحَانَهٗ لَا يَفْنٰى وَلَا يَزُوْلُ فَيَبْقَى الْعَبْدُ الْفَانِيْ مَعَ الرَّبِّ الْبَاقِيْ وَمَرْضِيَّاتِهٖ وَيَبْقَى الْقَلْبُ الْفَانِيْ مَعَ السِّرِّ الْبَاقِيْ وَ نَظِيْرُهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يُّؤَوَّلَ بِالرِّضَاءِ اِلٰى مَا يُوَجَّهُ اِلَيْهِ مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ لِوَجْهِهٖ وَرِضَائِهٖ فَيَبْقَى الْمَرْضِيُّ مَعَ الرَّاضِيْ وَنَتِيْجَةُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ حَيٰوةُ حَقِيْقَةِ الْاِنْسَانِ الْمُسَمّٰى بِطِفْلِ الْمَعَانِيْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ فَكُلُّ عَمَلٍ يَكُوْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ شِرْكَةٌ فَهُوَ هَالِكٌ لِعَامِلِهٖ فَاِذَا تَمَّ الْفَنَاءُ فِيْهِ حَصَلَ الْبَقَاءُ فِيْ عَالَمِ الْقُرْبَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ وَهُوَ مَقَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ فِيْ عَالَمِ اللَّاهُوْتِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاللّٰهُ مَعَ الصَّادِقِيْنَ فَالْحَادِثُ اِذَا اقْتَرَنَ بِالْقَدِيْمِ لَمْ يَبْقَ لَهٗ وُجُوْدٌ۔

فَاِذَا تَمَّ الْفَقْرُ بَقِيَ الصُّوْفِيُّ مَعَ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَبَدًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ۔

## اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ بَيَانِ الْاَذْكَارِ

فَقَدْ هَدَى اللّٰهُ لِلذَّاكِرِيْنَ (بِقَوْلِهٖ) وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ اَيْ اِلٰى مَرَاتِبِ ذِكْرِكُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلِكُلِّ مَقَامٍ مَّرْتَبَةٌ خَاصَّةٌ اِمَّا جَهْرِيَّةٌ اَوْ خَفِيَّةٌ. فَالْاَوَّلُ هَدَاهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللِّسَانِ ثُمَّ اِلٰى ذِكْرِ النَّفْسِ ثُمَّ اِلٰى ذِكْرِ الْقَلْبِ ثُمَّ اِلٰى ذِكْرِ الرُّوْحِ ثُمَّ اِلٰى ذِكْرِ السِّرِّ ثُمَّ اِلٰى ذِكْرِ الْخَفِيِّ ثُمَّ اِلٰى ذِكْرِ اَخْفَى الْخَفِيِّ اَمَّا ذِكْرُ اللِّسَانِ فَكَاَنَّهٗ بِذٰلِكَ يَذْكُرُ الْقَلْبُ مَا نَسِيَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

وَاَمَّا ذِكْرُ النَّفْسِ فَهُوَ ذِكْرٌ غَيْرُ مَسْمُوْعٍ بِالْحُرُوْفِ وَالصَّوْتِ بَلْ مَسْمُوْعٌ بِالْحِسِّ وَالْحَرَكَةِ فِي الْبَطْنِ ۔ وَاَمَّا ذِكْرُ الْقَلْبِ فَهُوَ مُلَاحَظَةُ الْقَلْبِ فِيْ ضَمِيْرِهٖ مِنَ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَاَمَّا نَتِيْجَةُ ذِكْرِ الرُّوْحِ فَهُوَ مُشَاهَدَةُ اَنْوَارِ تَجَلِّيَاتِ

الصِّفَاتِ وَاَمَّا ذِكْرُ السِّرِّ فَهُوَ مُرَاقَبَةٌ لِمُكَاشَفَاتِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَةِ عَمَّ نَوَالُهٗ ـ وَاَمَّا ذِكْرُ الْخَفِيِّ فَهُوَ مُعَايَنَةُ الْاَنْوَارِ جَمَالِ الذَّاتِ الْاَحَدِيَّةِ جَلَّ جَلَالُهٗ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ـ وَاَمَّا ذِكْرُ اَخْفَى الْخَفِيِّ فَهُوَ النَّظْرُ اِلٰى حَقِيْقَةِ حَقِّ الْيَقِيْنِ وَلَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى وَ ذٰلِكَ اَبْلَغُ كُلِّ الْعُلُوْمِ وَ اِنْتِهَاءُ كُلِّ مَقَاصِدٍ ـ

اَعْلَمْ اِنْ اَقْدَتُّمْ رُوْحًا اٰخِرَ وَهِيَ اَلْطَفُ مِنَ الْاَرْوَاحِ كُلِّهَا وَهِيَ طِفْلُ الْمَعَانِيْ وَهِيَ لَطِيْفَةٌ دَاعِيَةٌ بِهٰذِهِ الْاَطْوَارِ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ بَعْضُ الْاَكَابِرِ هٰذِهِ الرُّوْحُ لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ بَلْ يَكُوْنُ لِلْخَوَاصِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ هٰذِهِ الرُّوْحُ مُلَازِمَةٌ فِيْ عَالَمِ الْقُدْرَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ فِيْ عَالَمِ الْحَقِيْقَةِ لَا يَلْتَفِتُ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلدُّنْيَا حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَهُمَا حَرَامَانِ عَلٰى اَهْلِ اللّٰهِ وَهُوَ طِفْلُ الْمَعَانِيْ وَطَرِيْقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مُحَافَظَةُ الْجِسْمِ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ لِاَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ لَيْلًا وَّ نَهَارًا وَيُدَاوِمُ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى سِرًّا وَجَهْرًا لِاَنَّ دَوَامَهٗ فَرْضٌ قَائِمٌ عَلَى الطُّلَّابِ كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَائِلٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَعَلٰى جُنُوْبِكُمْ وَ كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـ

## اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِيْ بَيَانِ شَرَائِطِ الذِّكْرِ

وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰى وُضُوْءٍ تَامٍّ وَاَنْ يَذْكُرَ بِضَرْبٍ شَدِيْدٍ وَصَوْتٍ قَوِيٍّ حَتّٰى يَحْصُلَ اَنْوَارُ الذِّكْرِ فِيْ بَوَاطِنِ الذَّاكِرِيْنَ وَتَصِيْرُ قُلُوْبُهُمْ اَحْيَاءً بِهٰذِهِ الْاَنْوَارِ حَيَاةً اَبَدِيَّةً اُخْرَوِيَّةً كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلْمُؤْمِنُوْنَ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ اِلٰى دَارِ الْبَقَاءِ وَ كَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلْاَنْبِيَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ يُصَلُّوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَمَا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ اَيْ يُنَاجُوْنَ رَبَّهُمْ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ ظَاهِرَ الصَّلٰوةِ مِنَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ بَلْ مُجَرَّدُ الْمُنَاجَاتِ مِنْ قِبَلِ الْعِبَادِ وَهِدَايَةُ الْمَعْرِفَةِ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَكُوْنُ الْعَارِفُ مَحْرَمًا اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِزِيَادَةِ الْمُنَاجَاتِ لِلْقَلْبِ الْحَيِّ فَذٰلِكَ لَا يَمُوْتُ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ وَ كَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ مَنْ مَّاتَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ بَعَثَ اللّٰهُ فِيْ قَبْرِهٖ مَلَكَيْنِ يُعَلِّمَانِهٖ عِلْمَ الْمَعْرِفَةِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَامَ مِنْ قَبْرِهٖ عَالِمًا وَّ عَارِفًا وَّالْمُرَادُ مِنَ الْمَلَكَيْنِ رُوْحَانِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ رُوْحَانِيَّةُ الْوَلِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَنَّ الْمَلَكَ لَا يَدْخُلُ فِيْ عَالَمِ الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ شَخْصٍ مَاتَ جَاهِلًا وَّقَامَ مِنْ قَبْرِهٖ عَالِمًا وَّ عَارِفًا وَ كَمْ مِنْ شَخْصٍ مَاتَ عَالِمًا وَقَامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَاهِلًا اَوْ فَاسِقًا وَّمُفْلِسًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ فَنِيَّةُ الْمَرْءِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ وَنِيَّةُ الْفَاسِقِ شَرٌّ مِّنْ عَمَلِهٖ لِاَنَّ النِّيَّةَ بِنَاءُ الْعَمَلِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ بِنَاءُ الصَّحِيْحِ عَلَى الصَّحِيْحِ صَحِيْحٌ وَبِنَاءُ الْفَاسِدِ عَلَى الْفَاسِدِ فَاسِدٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ فَالْوَاجِبُ طَلَبُ حَيٰوةِ الْقَلْبِ الْاُخْرَوِيِّ مِنْ اَهْلِ التَّلْقِيْنِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ فَوْتِ الْوَقْتِ فَاِنَّ الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا لَمْ يَزْرَعْ

فِيْهَا لَمْ يُحْصَدْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْمُرَادُ مِنَ الزَّرْعِ اَرْضُ الْوُجُوْدِ الْاَنْفُسِيِّ الْاٰفَاقِيِّ۔

## اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِيْ بَيَانِ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

فَالرُّؤْيَةُ عَلٰى وَجْهَيْنِ رُؤْيَةُ جَمَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاٰخِرَةِ بِلَا وَاسِطَةِ الْمِرْاٰةِ وَرُؤْيَةُ صِفَاتِهٖ عَزَّوَجَلَّ فِي الدُّنْيَا بِوَاسِطَةِ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ بِنَظْرِ الْفُؤَادِ اِلٰى عَكْسِ اَنْوَارِ الْجَمَالِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْاَوَّلِ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ (اَلثَّانِيْ) هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ رَاٰى صِفَاتَهٗ فِي الدُّنْيَا يَرٰى ذَاتَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ بِلَا كَيْفٍ ۔ وَذٰلِكَ الدَّعْوَاتُ الَّتِيْ صَدَرَتْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ فِي الرُّؤْيَةِ كَذٰلِكَ كَقَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى قَلْبِيْ رَبِّيْ بِنُوْرِ رَبِّيْ وَ كَقَوْلِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا لَمْ اَرَاهُ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ مُشَاهَدَةُ الصِّفَاتِ كَمَا اَنَّ مَنْ رَاٰى شُعَاعَ الشَّمْسِ مِنَ الْمِشْكٰوةِ وَنَحْوِهَا صَحَّ لَهٗ اَنْ يَقُوْلَ رَاَيْتُ الشَّمْسَ عَلٰى سَبِيْلِ التَّوَسُّعِ وَقَدْ مَثَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرَهٗ فِيْ كَلَامِهٖ بِاِعْتِبَارِ صِفَاتِهٖ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ فَقَدْ قَالُوا الْمِشْكٰوةُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَالْمِصْبَاحُ سِرُّ الْفُؤَادِ وَ هُوَ الرُّوْحُ السُّلْطَانِيُّ وَالزُّجَاجَةُ الْفُؤَادُ الَّذِيْ وَصَفَهٗ بِالدُّرِّيَّةِ مِنْ شِدَّةِ نُوْرَانِيَّتِهٖ ثُمَّ بَيَّنَ مَعْدِنَ ذٰلِكَ النُّوْرِ فَقَالَ تُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ وَهِيَ شَجَرَةُ التَّلْقِيْنِ وَ التَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ يَكُوْنُ مِنْ لِّسَانِ الْقُدْسِ بِلَا وَاسِطَةٍ كَمَا تَلَقَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ مِنْهُ فِي الْاَصْلِ ثُمَّ نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَصْلَحَةِ الْعَامِ وَاِنْكَارِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ وَلِذٰلِكَ كَانَ يَسْرَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْبِقُ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْوَحْيِ حَتّٰى نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَلِذَا تَاَخَّرَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَتَجَاوَزَ مِنْ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ثُمَّ وَصَفَ الشَّجَرَةَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ اَيْ لَا يَعْرِضُهَا الْحُدُوْدُ وَالْعَدَمُ وَالطُّلُوْعُ وَالْغُرُوْبُ بَلْ اَزَلِيَّةٌ لَمْ تَزَلْ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدِيْمٌ اَزَلِيٌّ لَمْ يَزَلْ ذَاتُهٗ اَبَدِيٌّ فَكَذَا صِفَاتُهٗ لِاَنَّهَا اَنْوَارُهٗ وَ تَجَلِّيَاتُهٗ وَصِفَاتُهٗ قَائِمَةٌ بِذَاتِهٖ فَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اَنْ يَنْكَشِفَ الْحِجَابُ مِنْ وَجْهِ الْقَلْبِ فَيُحْيِي الْقَلْبَ بِاِفَاضَةِ تِلْكَ الْاَنْوَارِ فَيُشَاهِدُ الرُّوْحُ مِنْ تِلْكَ الْمِشْكٰوةِ صِفَاتِ الْحَقِّ مَعَ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْ خَلْقِ الْعَالَمِ كَشْفُ ذٰلِكَ الْكَنْزِ الْمَخْفِيِّ كَمَا مَرَّ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِيَعْرِفُوْنِيْ اَيْ لِيَعْرِفُوْنَ صِفَاتِيْ فِي الدُّنْيَا وَاَمَّا رُؤْيَةُ الذَّاتِ فَهِيَ فِي الْاٰخِرَةِ بِلَا وَاسِطَةِ الْمِرْاٰةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِنَظْرِ السِّرِّ وَهُوَ الْمُسَمّٰى بِطِفْلِ الْمَعَانِيْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَلَعَلَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَلٰى صُوْرَةِ شَابٍ اَمْرَدَ وَهُوَ طِفْلُ الْمَعَانِيْ وَهُوَ تَجَلِّي الرَّبِّ عَلٰى هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فِيْ مِرْاٰةِ الرُّوْحِ لِاَنَّ الصُّوْرَةَ مِرْاٰةُ الرُّوْحِ وَ وَاسِطَةٌ بَيْنَ التَّجَلِّيْ وَالْمُتَجَلِّيْ لَهٗ وَاِلَّا فَالْحَقُّ مُنَزَّهٌ عَنِ الصُّوْرَةِ وَالْمَادَّةِ وَ خَوَاصِ الْاَجْسَامِ فَالصُّوْرَةُ مِرْاٰةٌ وَالْمَرْئِيُّ غَيْرُ الْمِرْاٰتِ وَغَيْرُ الرَّائِيْ فَافْهَمْ فَاِنَّهٗ لُبَابُ السِّرِّ وَهٰذَا فِيْ عَالَمِ الصِّفَاتِ لِاَنَّهٗ فِيْ عَالَمِ الذَّاتِ يَحْتَرِقُ الْوَسَائِطُ وَيَمْحُوْا وَلَا يَسْعَوْا فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ غَيْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَفْتُ رَبِّيْ بِرَبِّيْ اَيْ بِنُوْرِ رَبِّيْ وَحَقِيْقَةُ الْاِنْسَانِ مَحْرَمٌ فِيْ ذَالِكَ النُّوْرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَا مِنَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّيْ وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَلَقْتُ مُحَمَّدًا مِنْ نُّوْرِ وَجْهِيْ وَالْمُرَادُ مِنَ الْوَجْهِ الذَّاتُ الْمُقَدَّسَةُ الْمُتَجَلِّيَةُ فِيْ صِفَةِ الرَّحْمِيَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ وَقَالَ تَعَالٰى لِنُوْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔

## اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِيْ بَيَانِ حُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ وَالنُّوْرَانِيَّةِ

وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا وَالْمُرَادُ مِنَ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ. لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وَسَبَبُ عَمَى الْقَلْبِ حِجَابُ الْغَفْلَةِ وَالنِّسْيَانِ بَعْدَ الْعَهْدِ مِنْ رَّبِّهٖ وَسَبَبُ الْغَفْلَةِ الْجَهْلُ مِنْ حَقِيْقَةِ الْاَمْرِ الْاِلٰهِيِّ وَسَبَبُ الْجَهْلِ اِسْتِيْلَاءُ صِفَاتِ الظُّلْمَانِيَّةِ عَلَيْهِ كَالْكِبْرِ وَالْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَالْبُخْلِ وَالْعُجْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْكِذْبِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّمَائِمِ وَسَبَبُ تَنَزُّلِهٖ اِلٰى اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ لِهٰذِهِ الصِّفَاتِ وَاِزَالَةُ هٰذِهِ الصِّفَاتِ الذَّمَائِمِ بِتَصْقِيْلِ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ بِمِصْقَلِ التَّوْحِيْدِ وَبِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْمُجَاهَدَةِ الْقَوِيَّةِ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا حَتّٰى تَحْصُلَ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِنُوْرِ التَّوْحِيْدِ وَالصِّفَاتِ فَيَذْكُرُ وَطَنَهُ الْاَصْلِيَّ وَيَرْجِعُ وَيَشْتَاقُ اِلٰى وَطَنِهِ الْحَقِيْقِيِّ فَيَصِلُ بِعِنَايَةِ الرَّحْمٰنِ جَلَّ جَلَالُهٗ وَبَعْدَ ارْتِفَاعِ هٰذِهِ الْحُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ فَتَبْقَى النُّوْرَانِيَّةُ وَيَصِيْرُ بَصِيْرًا بِبَصَرِ الرُّوْحِ وَمُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ اَسْمَاءِ الصِّفَاتِ حَتّٰى تُرْفَعَ حُجُبُ النُّوْرَانِيَّةِ تَدْرِيْجًا فَيَتَنَوَّرُ بِنُوْرِ الذَّاتِ.

وَاعْلَمْ اَنَّ لِلْقَلْبِ عَيْنَانِ عَيْنُ الصُّغْرٰى وَ عَيْنُ الْكُبْرٰى فَالصُّغْرٰى تُشَاهِدُ تَجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِ بِنُوْرِ اَسْمَاءِ الصِّفَاتِ اِلَى انْتِهَاءِ عَالَمِ الدَّرَجَاتِ وَالْكُبْرٰى تُشَاهِدُ اَنْوَارَ تَجَلِّيَاتِ الذَّاتِ بِنُوْرِ التَّوْحِيْدِ الْاَحَدِيَّةِ فِيْ عَالَمِ لَاهُوْتِ وَ عَالَمِ الْقُرْبَةِ وَحُصُوْلُ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ لِلْاِنْسَانِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ مِنَ الْبَشَرِيَّةِ النَّفْسَانِيَّةِ وَوُصُوْلُ الْعَبْدِ اِلٰى ذٰلِكَ الْعَالَمِ بِقَدْرِ انْقِطَاعِ النَّفْسَانِيَّةِ وَلَيْسَ الْوُصُوْلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى كَوُصُوْلِ الْجِسْمِ اِلَى الْمُجَسَّمِ وَلَا الْعِلْمِ بِالْمَعْلُوْمِ وَلَا الْعَقْلِ بِالْمَعْقُوْلِ وَلَا الْوَهْمِ بِالْمَوْهُوْمِ بَلْ مَعْنَاهُ يَصِلُ بِقَدْرِ الْاِنْقِطَاعِ مِنْ غَيْرِهٖ بِلَا قُرْبٍ وَّلَا بُعْدٍ وَّلَا جِهَةٍ وَّلَا مُقَابَلَةٍ وَّلَا اتِّصَالٍ وَلَا انْفِصَالٍ فَسُبْحَانَ مَنْ اِلٰهٌ فِيْ خِفَاءِهٖ ظُهُوْرُهٗ وَ فِيْ تَجَلِّيَةٍ اِسْتِتَارُهٗ وَفِيْ مَعْرِفَتِهٖ نَكِرَتُهٗ فَمَنْ حَصَلَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى فِي الدُّنْيَا وَحَاسَبَ نَفْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يُحَاسَبَ فَهُوَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ وَاِلَّا فَمُسْتَقْبِلُهٗ عَقَبَاتٌ كَئِيْدٌ اَيْ صَعْبَةٌ كَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْحِسَابِ فِي الْمَحْشَرِ وَالْمِيْزَانِ وَالصِّرَاطِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ.

## اَلْفَصْلُ الْحَادِيْ عَشَرَ فِيْ بَيَانِ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ

اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ لَا يَخْلُوْا مِنْ هٰذَيْنِ الْقِسْمَيْنِ وَ كَذَاهُمَا يَعْنِي الْقِسْمَيْنِ يُوْجَدَانِ فِيْ اِنْسَانٍ وَّاحِدٍ فَاِذَا غَلَبَتْ حَسَنَاتُهٗ وَاِخْلَاصُهٗ اَيْ اَنْ تَبَدَّلَ النَّفْسَانِيَّةُ اِلَى الرُّوْحَانِيَّةِ تَبَدَّلَتْ جِهَةُ شَقَاوَتِهٖ اِلَى السَّعَادَةِ فَاِذَا اتَّبَعَ هَوَاهُ انْعَكَسَ الْاَمْرُ وَ اِذَا اسْتَوَى الْجِهَتَيْنِ فَالرِّجَاءُ اِلَى الْخَيْرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَزِيَادَةٌ مِنْهُ وَوُضِعَ الْمِيْزَانُ لِاَجْلِهٖ لِاَنَّ مَنْ تَبَدَّلَ نَفْسَانِيَّتُهٗ اِلٰى رُوْحَانِيَّتِهٖ بِالْكُلِّيَّةِ فَلَا حَاجَةَ لَهٗ اِلَى الْمِيْزَانِ لِاَنَّهٗ يُجْزٰى بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ كَذَا عَكْسُهٗ وَيَدْخُلُ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاَمَّا مَنْ تَرَجَّحَ حَسَنَاتُهٗ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَمَنْ تَرَجَّحَ سَيِّئَاتُهٗ يُعَذَّبُ بِقَدْرِ جِنَايَتِهٖ ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اِنْ كَانَ لَهٗ اِيْمَانٌ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَمُرَادُنَا مِنَ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ مَعْنَى الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ يُبَدَّلُ اَحَدَاهُمَا

عَلَى الْأُخْرٰى كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلشَّقِيُّ قَدْ يَسْعَدُ وَالسَّعِيْدُ قَدْ يَشْقٰى فَإِذَا غَلَبَتِ الْحَسَنَاتُ يَكُوْنُ سَعِيْدًا وَإِذَا غَلَبَتِ السَّيِّئَاتُ يَكُوْنُ شَقِيًّا فَمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا يُبَدِّلُ شَقَاوَتَهُ إِلَى السَّعَادَةِ وَاَمَّا الْمُقَدَّرُ فِي الْاَزَلِ مِنَ السَّعَادَةِ وَالشِّقَاوَةِ لِكُلِّ اَحَدٍ جَامِعٍ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلسَّعِيْدُ سَعِيْدٌ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالشَّقِيُّ شَقِيٌّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَبْحَثَ فِيْ هٰذَا الْمَبْحَثِ لِاَنَّ الْمَبْحَثَ فِيْ سِرِّ الْقَدَرِ يُوْرِثُ الزَّنْدَقَةَ وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْتَجَّ مِنْ سِرِّ الْقَدَرِ بِاَنْ يَتْرُكَ الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَيَقُوْلَ إِنْ كَانَ اَنَا مَكْتُوْبٌ فِي الْاَزَلِ شَقِيًّا فَلَا يَنْفَعُنِي الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَإِنْ كُنْتُ سَعِيْدًا فَمَا يَضُرُّنِي الْعَمَلُ الْفَاسِدُ ـ اَنَّ اِبْلِيْسَ لَمَّا اَحَالَ اَمْرَهُ إِلٰى سِرِّ الْقَدَرِ كُفِّرَ وَطُرِدَ وَاٰدَمُ عَلَيْهِ وَعَلٰى نَبِيِّنَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ السَّلَامِ لَمَّا اَضَافَ عِصْيَانَهُ إِلٰى نَفْسِهٖ اَفْلَحَ وَرُحِمَ فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ لَا يَتَفَكَّرَ فِيْ سِرِّ الْقَدَرِ لِاَنْ لَّا يَتَشَوَّشَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَيُخَافُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَقَعَ فِي الزَّنْدَقَةِ وَلٰكِنْ يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّعْتَقِدَ اَنَّ الْبَارِئَ عَزَّ اِسْمُهٗ حَكِيْمٌ وَجَمِيْعُ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ الَّتِيْ يَرَاهَا الْاِنْسَانُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا كَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالْفِسْقِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ حُكْمٌ يُرِيْدُ الْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ اِظْهَارَ قُدْرَتِهٖ وَحِكْمَتِهٖ بِهَا وَلَهَا سِرٌّ عَظِيْمٌ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ سِوَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حُكِيَ اَنَّ بَعْضَ الْعَارِفِيْنَ نَاجٰى رَبَّهٗ وَقَالَ اِلٰهِيْ اَنْتَ قَدَّرْتَ وَاَنْتَ اَرَدْتَ وَاَنْتَ خَلَقْتَ الْمَعْصِيَةَ فِيْ نَفْسِيْ فَهَتَفَ بِهٖ هَاتِفٌ يَا عَبْدِيْ هٰذَا شَرْطُ التَّوْحِيْدِ فَمَا شَرْطُ الْعُبُوْدِيَّةِ فَعَادَ الْعَارِفُ وَقَالَ اَنَا اَخْطَأْتُ وَاَنَا اَذْنَبْتُ وَاَنَا ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَعَادَ الْهَاتِفُ وَقَالَ اَنَا غَفَرْتُ وَاَنَا عَفَوْتُ وَاَنَا رَحِمْتُ فَاللَّازِمُ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ يَّرٰى عَمَلَ الْخَيْرِ مِنْ تَوْفِيْقِ الْبَارِئِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَمَلَ الشَّرِّ مِنْ نَفْسِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ فَاِذَا اَضَافَ الْعَبْدُ خَلْقَ الْمَعْصِيَةِ اِلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَحُ وَاَنْجَحُ لَهٗ مِنْ اَنْ يُّضِيْفَهَا اِلَى الْبَارِئِ عَزَّ اِسْمُهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ هُوَ الْخَالِقُ الْحَقِيْقِيُّ وَاَمَّا قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلشَّقِيُّ وَالسَّعِيْدُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَالْمُرَادُ مِنَ الْاُمِّ مَجْمَعُ الْعَنَاصِرِ الْاَرْبَعَةِ الَّتِيْ يَتَوَلَّدُ مِنْهَا الْقُوَى الْبَشَرِيَّةُ فَالتُّرَابُ وَالْمَاءُ مَظْهَرُ السَّعَادَةِ لِاَنَّهُمَا مُحْيِيَانِ وَمُنْبِتَانِ الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَالتَّوَاضُعَ فِي الْقَلْبِ وَاَمَّا جُزْءُ النَّارِ وَالرِّيْحِ فَبِالْعَكْسِ لِاَنَّهُمَا مُحْرِقَانِ وَمُمِيْتَانِ فَسُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَضْدَادِ فِيْ جِسْمٍ وَّاحِدٍ كَمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالنَّارِ وَكَمَا يَجْمَعُ بَيْنَ النُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ فِي السَّحَابِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَسُئِلَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذِنِ الرَّازِيُّ بِمَا عَرَفْتَ اللهَ فَقَالَ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ وَلِذٰلِكَ كَانَ الْاِنْسَانُ مِرْاٰةَ الْحَقِّ جَلَّ وَعَلَا جَمَالًا وَّجَلَالًا وَّمَجْمُوْعَةُ الْكَوْنِ وَيُسَمّٰى كَوْنًا جَامِعًا وَّعَالَمًا كُبْرٰى لِاَنَّ اللهَ خَلَقَهٗ بِيَدَيْهِ اَيْ بِصِفَتَيِ الْقَهْرِ وَاللُّطْفِ فَاِنَّهٗ لَابُدَّ لِلْمِرْاٰةِ مِنْ جِهَتَيْنِ يَعْنِي الْكَثَافَةَ وَاللَّطَافَةَ فَيَكُوْنُ مَظْهَرَ الْاِسْمِ الْجَامِعِ بِخِلَافِ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ بِيَدٍ وَّاحِدَةٍ اِمَّا بِصِفَةِ اللُّطْفِ فَقَطْ كَالْمَلَائِكَةِ هُوَ مَظْهَرُ اسْمِ السُّبُّوْحِ الْقُدُّوْسِ فَقَطْ وَاِمَّا صِفَةِ الْقَهْرِ كَاِبْلِيْسَ وَذُرِّيَّتِهٖ هُمْ مَظْهَرُ اِسْمِ الْجَبَّارِ وَلِذٰلِكَ تَجَبَّرُوْا وَتَكَبَّرُوْا عَنِ السُّجُوْدِ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا كَانَ الْاِنْسَانُ جَامِعًا لِخَوَاصِّ جَمِيْعِ الْكَائِنَاتِ عُلُوًّا وَّسِفْلًا لَمْ يَخْلُوا الْاَنْبِيَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ مِنَ الزَّلَّةِ فَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الْكَبَائِرِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ دُوْنَ الصَّغَائِرِ وَالْاَوْلِيَاءُ لَيْسُوْا مَعْصُوْمِيْنَ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ الْاَوْلِيَاءَ مَحْفُوْظُوْنَ بَعْدَ كَمَالِ الْوَلَايَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ـ قَالَ الشَّيْخُ شَقِيْقُ الْبَلْخِيُّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَامَةُ السَّعَادَةِ خَمْسَةٌ ـ لِيْنُ الْقَلْبِ وَكَثْرَةُ الْبُكَاءِ وَالزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَقِصَرُ الْاَمَلِ وَكَثْرَةُ الْحَيَاءِ ـ

وَعَلَامَةُ الشِّقَاوَةِ خَمْسَةٌ : قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَجُمُوْدُ الْعَيْنِ وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا وَطُوْلُ الْاَمَلِ وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ۔

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَامَةُ السَّعِيْدِ اَرْبَعَةٌ اِذَا ائْتُمِنَ عَدَلَ وَاِذَا عَاهَدَ وَفٰى وَاِذَا تَكَلَّمَ صَدَقَ وَاِذَا خَاصَمَ لَمْ يَشْتِمْ۔

وَعَلَامَةُ الشَّقِيِّ اَرْبَعَةٌ اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا عَاهَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا تَكَلَّمَ كَذَبَ وَاِذَا خَاصَمَ شَتَمَ وَلَا يَعْفُوْ عَنْ زَلَّةِ اَخْوَانِهٖ لِاَنَّ الْعَفْوَ هُوَ اَجَلُّ خَصَائِلِ الدِّيْنِ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَفْوِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَلَيْسَ الْاَمْرُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ (لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَطْ بَلْ اِنَّمَا هٰذَا الْاَمْرُ عَامٌّ لِلْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِاَنَّ الْاَمْرَ اِذَا يَصْدُرُ مِنَ السُّلْطَانِ اِلٰى عَامِلٍ مِّنْ عُمَّالِهٖ اَنْ اَفْعَلَ كَذَا فَهٰذَا الْاَمْرُ يَخْتَصُّ بِهٖ مِنْ جَمِيْعِ اَهْلِ الْمِصْرِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ يَدِ ذٰلِكَ الْعَامِلِ وَلَوْ كَانَ الْخِطَابُ لِلْعَامِلِ شَرَحَ الْفَقِيْرُ خُذِ الْعَفْوَ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ خُذْ اَيْ تَخَلَّقْ بِهٖ دَائِمًا فَمَنْ تَخَلَّقَ بِالْعَفْوِ عَنْ هَفَوَاتِ النَّاسِ فَقَدْ تَخَلَّقَ بِاِسْمٍ مِّنْ اَسْمَاءِ الْبَارِئِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الْعَفُوُّ فَاِنَّهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

اِعْلَمْ اَنَّ الشِّقَاوَةَ تَتَبَدَّلُ بِالسَّعَادَةِ وَالسَّعَادَةَ تَتَبَدَّلُ بِالشِّقَاوَةِ بِالتَّرْبِيَةِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَلٰكِنْ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَالدَّلِيْلُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ لَهٗ قَابِلِيَّةُ السَّعَادَةِ وَالشِّقَاوَةِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ هٰذَا الرَّجُلُ سَعِيْدٌ مَّحْضٌ وَلَا شَقِيٌّ مَّحْضٌ بَلْ يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ هٰذَا سَعِيْدٌ اِذَا غَلَبَتْ حَسَنَاتُهٗ عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ وَكَذَا عَكْسُهٗ وَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ ضَلَّ لِاَنَّهٗ اِعْتَقَدَ اَنَّ الْاِنْسَانَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِلَا عَمَلٍ وَتَوْبَةٍ وَيَدْخُلُ النَّارَ بِلَا مَعْصِيَةٍ فَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ النُّصُوْصِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعَدَ الْجَنَّةَ لِاَهْلِ الْحَسَنَاتِ وَالْاِيْمَانِ وَوَعَدَ النَّارَ لِاَهْلِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَقَالَ جَلَّ مَنْ قَائِلٌ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۔وَقَالَ عَزَّشَانُهٗ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِيْ بَيَانِ الْفُقَرَآءِ

وَلِمَا ذَا سُمُّوْا صُوْفِيَةً قَالَ بَعْضُهُمْ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ اَوْ لِاَنَّهُمْ صَفَوْا قُلُوْبَهُمْ مِنَ الْكُدُوْرَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ اَوْ لِاَنَّهُمْ صَفَوْا قُلُوْبَهُمْ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِاَنَّهُمْ قَائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صَفِّ الْاَوَّلِ فِيْ عَالَمِ الْقُرْبَةِ (لِاَنَّ الْعَالَمَ اَرْبَعَةٌ) عَالَمُ الْمُلْكِ وَعَالَمُ الْمَلَكُوْتِ وَعَالَمُ الْجَبَرُوْتِ وَعَالَمُ اللَّاهُوْتِ وَهُوَ عَالَمُ الْحَقِيْقَةِ۔

وَكَذَا الْعُلُوْمُ اَرْبَعَةٌ : عِلْمُ الشَّرِيْعَةِ وَعِلْمُ الطَّرِيْقَةِ وَعِلْمُ الْمَعْرِفَةِ وَعِلْمُ الْحَقِيْقَةِ۔

وَكَذَا الْاَرْوَاحُ اَرْبَعَةٌ : رُوْحٌ جِسْمَانِيٌّ وَّرُوْحٌ نُوْرَانِيٌّ وَّ رُوْحٌ سُلْطَانِيٌّ وَّ رُوْحٌ قُدْسِيٌّ۔

وَكَذَا التَّجَلِّيَاتُ اَرْبَعَةٌ : تَجَلِّيُ الْاٰثَارِ وَتَجَلِّيُ الْاَفْعَالِ وَتَجَلِّيُ الصِّفَاتِ وَتَجَلِّيُ الذَّاتِ۔

وَكَذَا الْعُقُوْلُ اَرْبَعَةٌ : عَقْلُ الْمَعَاشِ وَعَقْلُ الْمَعَادِ وَعَقْلُ الرُّوْحَانِيِّ وَعَقْلُ الْكُلِّ۔

وَفِيْ مُقَابَلَةِ الْعَالَمِ الْاَرْبَعَةِ الْمَذْكُوْرَةِ وَالْعُلُوْمِ وَالْاَرْوَاحِ وَالتَّجَلِّيَاتِ وَالْعُقُوْلِ فَبَعْضُ النَّاسِ مُقَيَّدُوْنَ بِالْعِلْمِ الْاَوَّلِ وَبِالرُّوْحِ الْاَوَّلِ وَبِالتَّجَلِّي الْاَوَّلِ وَبِالْعَقْلِ الْاَوَّلِ فِي الْجَنَّةِ الْاُوْلٰى وَهِيَ جَنَّةُ الْمَاْوٰى وَبَعْضُهُمْ مُقَيَّدُوْنَ فِي الثَّانِيْ

وَهُمْ فِي الْجَنَّةِ الثَّانِيَةِ وَهِيَ جَنَّةُ النَّعِيْمِ وَبَعْضُهُمْ مُقَيَّدُوْنَ بِالثَّالِثِ وَهُمْ فِي الْجَنَّةِ الثَّالِثَةِ وَهِيَ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وَقَدْ غَفَلُوْا عَنْ حَقِيْقَةِ هٰؤُلَاءِ الْاَشْيَاءِ وَاَهْلُ الْحَقِّ مِنَ الْفُقَرَاءِ الْعَارِفِيْنَ فَرُّوْا مِنْ كُلِّهَا وَوَصَلُوْا اِلَى الْحَقِيْقَةِ وَالْقُرْبَةِ وَلَمْ يَتَقَيَّدُوْا بِشَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّبَعُوْا قَوْلَهٗ تَعَالٰى فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَكْمَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ اللّٰهِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْحَرَامِ هَاهُنَا لَيْسَتَا اَنَّهُمَا حَرَامَانِ قَدْ حُرِّمَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ هُمْ قَدْ حَرَّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَنْ لَّا تَطْلُبَهَا وَلَا تَتَعَلَّقَ بِمَحَبَّتِهَا لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَنَّا مُحْدَثُوْنَ وَهُمَا حَادِثَتَانِ فَكَيْفَ الْحَادِثُ يَطْلُبُ حَادِثًا بَلِ الْوَاجِبُ عَلَى الْحَادِثِ اَنْ يَطْلُبَ الْمُحْدِثَ وَقَالَ فِي حَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ مَحَبَّتِيْ مَحَبَّةُ الْفُقَرَاءِ. وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِهٖ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِالْفَقْرِ اَلْفَقْرُ الْمَعْلُوْمُ وَلٰكِنَّ الْمُرَادَ بِالْفَقْرِ الْاِفْتِقَارُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَرْكُ مَاسِوَاهُ مِنَ التَّنَعُّمَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاُخْرَوِيَّةِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ كَمَا لَا يَبْقٰى فِيْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ شَيْءٌ وَلَا يَسَعُ فِيْ قَلْبِهٖ سِوَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَسَعُنِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ بَلْ يَسَعُنِيْ قَلْبُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُرَادُ بِالْمُؤْمِنِ الَّذِيْ صَفَا قَلْبُهٗ مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَخَلَا مِنَ الْاَغْيَارِ فَوَسِعَ الْحَقَّ قَلْبُهٗ بِالْعَكْسِيَّةِ قَالَ اَبُوْ يَزِيْدُ الْبُسْطَامِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْ اَنَّ الْعَرْشَ وَمَا حَوْلَهٗ اَلْفَيْ فِيْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَا قَلْبِ الْعَارِفِ مَا اَحَسَّ بِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ هٰؤُلَاءِ الْمُحِبِّيْنَ فَهُوَ مَعَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَعَلَامَةُ حُبِّهِمْ حُبُّ صُحْبَتِهِمْ وَالْاِشْتِيَاقُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِقَائِهٖ كَمَا قَالَ جَلَّ جَلَالُهٗ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰى لِقَائِيْ وَاِنِّيْ لَاَشَدُّ شَوْقًا اِلَيْهِمْ وَاَمَّا لِبَاسُهُمْ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَنْوَاعٍ كَمَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ وَاَمَّا اَعْمَالُهُمْ فَعَمَلُ الْمُبْتَدِيْ مُتَلَوِّنٌ بِالْحَمِيْدَةِ وَالذَّمِيْمَةِ وَعَمَلُ الْمُتَوَسِّطِ مُتَلَوِّنٌ بِاَلْوَانِ الْحَمِيْدَةِ مِثْلُ اَنْوَارِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَلِبَاسُهُمْ مُتَلَوِّنٌ كَذٰلِكَ مِثْلُ الْبَيَاضِ وَالزُّرْقَةِ وَالْخُضْرَةِ وَعَمَلُ الْمُنْتَهٰى خَالٍ عَنِ الْاَلْوَانِ كُلِّهَا مِثْلُ نُوْرِ الشَّمْسِ فَنُوْرُهَا لَا يَقْبَلُ الْاَلْوَانَ فَكَذَا لِبَاسُهٗ لَا يَقْبَلُ الْاَلْوَانَ مِثْلُ السَّوَادِ لَا يَقْبَلُ الْاَلْوَانَ وَهُوَ عَلَامَةُ الْفَنَاءِ وَهُوَ نِقَابُ نُوْرِ مَعْرِفَتِهِمْ كَمَا اَنَّ اللَّيْلَ نِقَابُ نُوْرِ الشَّمْسِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ فِيْهِ اِشَارَةٌ لَطِيْفَةٌ لِمَنْ لَهٗ لُبُّ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ وَاَيْضًا يَكُوْنُ اَهْلُ الْقُرْبَةِ فِي الدُّنْيَا فِيْ سِجْنٍ وَّغُرْبَةٍ وَّغَمٍّ وَّغُصَّةٍ وَمِحْنَةٍ وَشِدَّةٍ وَّ ظُلْمَةٍ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَاَكْمَلُ السَّلَامِ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَيَلِيْقُ بِالظُّلْمَةِ هٰهُنَا لِبَاسُ الظُّلْمَانِيَّةِ وَقَدْ صَحَّ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ فَالْاَمْثَلُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ وَلُبْسُ السَّوَادِ وَتَعَمُّمٌ بِعَمَامَةِ السَّوْدَاءِ وَهٰذَا اللِّبَاسُ لِبَاسُ الْبَلَاءِ وَلِبَاسُ الْمُتَعَزِّيْنَ الْمُصَابِيْنَ لِفَوْتِ الْقَابِلِيَّةِ مِثْلُ الْمُكَاشَفَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُعَايَنَةِ وَبِمَوْتِ حَيَاتِ الْاَبَدِيَّةِ وَمِثْلُ الشَّوْقِ وَالذَّوْقِ وَالْعِشْقِ وَالرُّوْحِ الْقُدْسِيِّ وَ مَرْتَبَةِ الْقُرْبَةِ وَالْوُصْلَةِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَائِبِ وَلَا بُدَّ مِنْ لِبَاسِ الْمُتَعَزِّيْنَ فِيْ مُدَّةِ عُمْرِهٖ لِاَنَّهٗ فَاتَتْهُ مَنْفَعَةُ الْاُخْرَوِيَّةِ وَهِيَ كَالْمَرَاتِبِ الَّتِيْ اِذَا مَاتَ زَوْجُ الْمَرْاَةِ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِلِبَاسِ الْعِزِّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشَرَةَ اَيَّامٍ بِفَوْتِ الْمَنْفَعَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَاَمَّا مُدَّةُ عِزِّ الْاُخْرَوِيَّةِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُخْلَصُوْنَ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ فَهٰذِهٖ كُلُّهَا مِنْ صِفَةِ الْفَقْرِ وَالْفَنَاءِ وَفِي الْخَبَرِ اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ لَا يَقْبَلُ الْاَلْوَانَ غَيْرَ نُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسَّوَادُ بِمَنْزِلَةِ خَالٍ عَلٰى وَجْهٍ جَمِيْلٍ يَزِيْدُ جَمَالَهٗ وَمَلَاحَتَهٗ وَاِذَا نَظَرَ اَهْلُ الْقُرْبَةِ اِلٰى جَمَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ نُوْرَ اَعْيُنِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ غَيْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى سِوَاهُ بِالْمَحَبَّةِ بَلْ يَكُوْنُ مَحْبُوْبُهُمْ وَمَطْلُوْبُهُمْ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الدَّارَيْنِ وَلَا يَقْصُدُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى خَلَقَ الْاِنْسَانَ لِمَعْرِفَتِهٖ وَوُصْلَتِهٖ

فَالْوَاجِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ أَنْ يَّطْلُبَ مَا خُلِقَ لِأَجْلِهِ فِي الدَّارَيْنِ كَيْلَا يَضِيعَ عُمْرُهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ وَلَا يَنْدِمُ أَبَدًا بَعْدَ الْمَوْتِ لِتَضِيعِ عُمْرِهِ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِي بَيَانِ الطَّهَارَةِ

وَهِيَ عَلَى نَوْعَيْنِ طَهَارَةُ الظَّاهِرِ وَهِيَ تَحْصُلُ بِمَاءِ الشَّرِيعَةِ وَطَهَارَةُ الْبَاطِنِ وَهِيَ تَحْصُلُ أَيْضًا بِالتَّوْبَةِ وَالتَّلْقِينِ وَالتَّصْفِيَةِ وَسُلُوكِ الطَّرِيقَةِ فَإِذَا انْتَقَضَ وُضُوءُ الشَّرِيعَةِ بِخُرُوجِ نَجِسٍ يَجِبُ تَجْدِيدُهُ بِالْمَاءِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ جَدَّدَ الْوُضُوءَ جَدَّدَ اللّٰهُ إِلَيْهِ إِيمَانَهُ وَكَمَا قَالَ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلْوُضُوءُ عَلَى الْوُضُوءِ نُورٌ عَلَى نُورٍ فَإِذَا انْتَقَضَ وَضُوءُ الْبَاطِنِ بِالْأَفْعَالِ الذَّمِيمَةِ وَالْأَخْلَاقِ الرَّدِيَّةِ كَالْكِبْرِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْبُهْتَانِ وَالْكِذْبِ وَكَمِثْلِ خِيَانَةِ الْعَيْنِ وَالْأُذُنِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ إِلٰى اٰخِرِهِ فَتَجْدِيدُهُ بِإِخْلَاصِ التَّوْبَةِ عَنْ هٰذِهِ وَالْمُفْسِدَاتِ وَتَجْدِيدُ الْإِنَابَةِ بِالنَّدَمِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالْإِشْتِغَالِ بِقَمْعِهَا مِنَ الْبَاطِلِ وَيَنْبَغِي لِلْعَارِفِ أَنْ يَّحْفَظَ تَوْبَتَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأٰفَاتِ لِتَكُونَ صَلٰوتُهُ تَامَّةً كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ فَوُضُوءُ الظَّاهِرِ مُوَقَّتٌ لِكُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَوُضُوءُ الْبَاطِنِ مُؤَبَّدٌ إِلٰى نِهَايَةِ الْعُمْرِ وَالْمُرَادُ بِالْعُمْرِ عُمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لِأَنَّ عُمْرَ الْبَاطِنِ لَا نِهَايَةَ لَهُ:

## اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِي بَيَانِ صَلٰوةِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ

فَأَمَّا صَلٰوةُ الشَّرِيعَةِ فَقَدْ عُلِمَتْ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَالْمُرَادُ مِنْ صَلٰوةِ الشَّرِيعَةِ أَرْكَانُ الْجَوَارِحِ الظَّاهِرِ بِحَرَكَاتِ الْجِسْمَانِيَّةِ مِنَ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْقُعُودِ وَالصَّوْتِ وَالْأَلْفَاظِ وَلِذَا جَمَعَهَا بِلَفْظِ الْجَمْعِ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَأَمَّا صَلٰوةُ الطَّرِيقَةِ فَهِيَ صَلٰوةُ الْقَلْبِ مُؤَبَّدًا فَقَدْ عُلِمَتْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْقَلْبِ لِأَنَّ الْقَلْبَ خُلِقَ فِي وَسْطِ الْجَسَدِ بَيْنَ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ وَبَيْنَ الْعُلٰى وَالسُّفْلٰى وَبَيْنَ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَنَّ قُلُوبَ بَنِي اٰدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ وَالْمُرَادُ مِنَ الْإِصْبَعَيْنِ صِفَتَيِ الْقَهْرِ وَاللُّطْفِ فَبِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالْحَدِيثِ يُعْلَمُ أَنَّ الْأَصْلَ صَلٰوةُ الْقَلْبِ فَإِذَا غَفَلَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ وَإِذَا فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ فَسَدَتْ صَلٰوةُ جَوَارِحِهِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِحُضُورِ الْقَلْبِ لِأَنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ وَمَحَلُّ الْمُنَاجَاتِ الْقَلْبُ فَإِذَا غَفَلَ الْقَلْبُ بَطَلَتْ صَلَاتُهُ وَصَلَاةُ الْجَوَارِحِ لِأَنَّ الْقَلْبَ أَصْلٌ وَّالْبَاقِي تَابِعٌ لَهُ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً فَإِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

فَأَمَّا صَلٰوةُ الشَّرِيعَةِ مُوَقَّتَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَالسُّنَّةُ أَنْ يُّصَلِّيَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ بِالْجَمَاعَةِ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَابِعًا بِالْإِمَامِ بِلَا رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ۔

وَأَمَّا صَلٰوةُ الطَّرِيقَةِ فَهِيَ مُؤَبَّدَةٌ فِي مُدَّةِ عُمْرِهِ وَمَسْجِدُهَا الْقَلْبُ وَجَمَاعَتُهَا اجْتِمَاعُ قُوَى الْبَاطِنِ بِالْإِشْتِغَالِ عَلٰى أَسْمَاءِ التَّوْحِيدِ بِلِسَانِ الْبَاطِنِ وَإِمَامُهَا الشَّوْقُ فِي الْفُؤَادِ وَقِبْلَتُهَا الْحَضْرَةُ الْأَحَدِيَّةُ جَلَّ جَلَالُهُ وَجَمَالُ الصَّمَدِيَّةِ وَهِيَ الْقِبْلَةُ الْحَقِيقَةُ وَالْقَلْبُ وَالرُّوحُ مَشْغُولَانِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّوَامِ فَالْقَلْبُ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ بَلْ مَشْغُولٌ فِي النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ۔

وَالصَّلٰوةُ الْقَلْبِ بِحَيَاتِ الْقَلْبِ بِلَا صَوْتٍ وَلَا قِيَامٍ وَلَا قُعُوْدٍ فَهُوَ يُخَاطِبُ اللهَ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مُتَابِعًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ تَفْسِيْرِ الْقَاضِيْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ إِشَارَةٌ إِلٰى حَالِ الْعَارِفِ وَانْتِقَالِهٖ مِنْ حَالَةِ الْغَيْبَةِ إِلَى الْحَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فَاسْتُحِقَّ بِمِثْلِ هٰذَا الْخِطَابِ مَاقَالَهٗ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ يُصَلُّوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَمَا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ اَىْ مَشْغُوْلُوْنَ بِاللهِ تَعَالٰى وَمُنَاجَاتِهٖ بِحَيَاةِ قُلُوْبِهِمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ الصَّلَاتَيْنِ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا فَقَدْ تَمَّتِ الصَّلٰوةُ وَاَجْرُهَا عَظِيْمٌ فِي الْقُرْبَةِ بِرُوْحَانِيَّتِهٖ وَالدَّرَجَةِ بِجِسْمَانِيَّتِهٖ فَيَكُوْنُ هٰذَا الْمُصَلِّيْ عَابِدًا فِي الظَّاهِرِ وَعَارِفًا فِي الْبَاطِنِ وَإِذَا لَمْ يَجْتَمِعْ صَلٰوةُ الطَّرِيْقَةِ مَعَ صَلٰوةِ الشَّرِيْعَةِ بِحَيَاةِ الْقَلْبِ فَهُوَ نَاقِصٌ وَاَجْرُهٗ يَكُوْنُ مِنَ الدَّرَجَاتِ لَا مِنَ الْقُرُبَاتِ۔

## اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِيْ بَيَانِ طَهَارَةِ

الْمَعْرِفَةُ فِيْ عَالَمِ التَّجْرِيْدِ وَهِيَ عَلٰى نَوْعَيْنِ طَهَارَةٌ لِمَعْرِفَةِ الصِّفَاتِ وَطَهَارَةٌ لِمَعْرِفَةِ الذَّاتِ۔

فَطَهَارَةُ مَعْرِفَةِ الصِّفَاتِ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِالتَّلْقِيْنِ وَتَصْفِيَةِ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ بِالْاَسْمَاءِ مِنَ النُّقُوْشِ الْبَشَرِيَّةِ وَالْحَيْوَانِيَّةِ ثُمَّ يَحْصُلُ النَّظْرُ لِعَيْنِ الْقَلْبِ مِنْ نُوْرِ صِفَاتِ اللهِ تَعَالٰى يَنْظُرُ بِهٖ إِلٰى عَكْسِ جَمَالِ اللهِ تَعَالٰى فِيْ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ تَعَالٰى وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْقَلْبِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْعَالِمُ يَنْقُشُ وَالْعَارِفُ يُصَقِّلُ فَإِذَا تَمَّتِ التَّصْفِيَةُ بِمُلَازَمَةِ الْاَسْمَاءِ حَصَلَ مَعْرِفَةُ الصِّفَاتِ بِمُشَاهَدَةٍ فِيْ مِرْاٰةِ الْقَلْبِ۔

وَاَمَّا طَهَارَةُ مَعْرِفَةِ الذَّاتِ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِمُلَازَمَةِ اَسْمَاءِ التَّوْحِيْدِ الثَّلَاثَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْاِثْنَيْ عَشَرَ فِيْ عَيْنِ السِّرِّ ثُمَّ يَحْصُلُ النَّظْرُ بِعَيْنِ السِّرِّ مِنْ نُوْرِ التَّوْحِيْدِ فَإِذَا تَجَلّٰى اَنْوَارُ الذَّاتِ ذَابَتِ الْبَشَرِيَّةُ وَفَنِيَتْ بِالْكُلِّيَّةِ فَهٰذَا مَقَامُ الْاِسْتِهْلَاكِ وَفَنَاءُ الْفَنَاءِ وَهٰذَا التَّجَلِّيْ يَمْحُوْ جَمِيْعَ الْاَنْوَارِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ وَقَالَ تَعَالٰى يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ فَتَبْقَى الرُّوْحُ الْقُدْسِيْ بِنُوْرِ اللهِ نَاظِرًا إِلَيْهِ مِنْهُ مَعَهٗ فِيْهِ لَهٗ بِلَا كَيْفِيَّةٍ وَّلَا تَشْبِيْهٍ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَبَقِيَ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ مَحْضًا وَلَا يُمْكِنُ الْاِخْبَارُ عَمَّا وَرَاءَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عَالَمُ الْمَحْوِ فَلَا يَبْقٰى ثَمَّةَ عَقْلٌ يُخْبِرُ عَنْهُ وَلَا مَحْرَمٌ ثَمَّةَ غَيْرُ اللهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيْ مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ فَهٰذَا عَالَمُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَيْرِ اللهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ تَعَالٰى تَجَرَّدْ تَصِلْ إِلَيَّ وَالْمُرَادُ مِنَ التَّجْرِيْدِ فَنَاءُ الْكُلِّ مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ فَيَبْقٰى فِيْ عَالَمِهٖ مُتَّصِفًا بِصِفَةِ اللهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللهِ تَعَالٰى اَىْ اِتَّصِفُوْا بِصِفَتِهٖ

## اَلْفَصْلُ السَّادِسُ عَشَرَ فِيْ بَيَانِ زَكٰوةِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ

فَاَمَّا زَكٰوةُ الشَّرِيْعَةِ اَنْ يُعْطِيَ مِنْ كَسْبِ الدُّنْيَا إِلٰى مَصْرِفَةٍ مُوَقَّتَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مِّنْ نِّصَابٍ مُّعَيَّنٍ وَاَمَّا زَكٰوةُ الطَّرِيْقَةِ فَهِيَ اَنْ يُعْطِيَ مَنْ كَسْبِ الْاُخْرَوِيَّةِ إِلٰى فُقَرَاءِ الدِّيْنِ وَالْمَسَاكِيْنِ الْاُخْرَوِيَّةِ وَاِنَّمَا سُمِّيَتِ الزَّكٰوةُ صَدَقَةً فِي الْقُرْاٰنِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ لِاَنَّهَا تَصِلُ فِيْ يَدِ اللهِ تَعَالٰى قَبْلَ اَنْ تَصِلَ بِيَدِ الْفَقِيْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ قُبُوْلُ اللهِ تَعَالٰى وَهِيَ مُؤَبَّدَةٌ وَهِيَ اَنْ يُعْطِيَ الثَّوَابَ فَإِذَا اُعْطِيَ كَسْبُ الْاُخْرَوِيَّةِ لِلْعَاصِيْنَ لِرِضَاءِ اللهِ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ اللهُ لَهُمْ مِثْلَ ذُنُوْبِ الصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَالسَّخَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ

اَلْحَسَانَاتِ فَلَا يَبْقٰى لِنَفْسِهٖ شَيْءٌ مِّنْ ثَوَابِ حَسَنَاتِهٖ فَيَبْقٰى مُفْلِسًا فَاللّٰهُ تَعَالٰى يُحِبُّ السَّخَاوَةَ وَالْاِفْلَاسَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُفْلِسُ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الدَّارَيْنِ وَقَالَتْ رَابِعَةُ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلٰهِيْ مَا كَانَ نَصِيْبِيْ مِنَ الدُّنْيَا فَاَعْطِهٖ لِلْكَافِرِيْنَ وَمَا كَانَ نَصِيْبِيْ مِنَ الْعُقْبٰى فَاَعْطِهٖ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَا اُرِيْدُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا ذِكْرَكَ وَلَا مِنَ الْعُقْبٰى اِلَّا رُؤْيَتَكَ فَالْعَبْدُ وَمَا فِيْ يَدِهٖ لِمَوْلَاهُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَفِيْ مَعْنَى الزَّكٰوةِ اَيْضًا تَزْكِيَةُ الْقَلْبِ مِنْ صِفَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَكَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَالْمُرَادُ مِنَ الْقَرْضِ فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ اَنْ يُعْطِيَ مَالًا مِّنَ الْحَسَنَاتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِحْسَانًا اِلٰى خَلْقِهٖ لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَشَفْقَةً بِلَا مِنَّةٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى لَا طَالِبًا عِوَضَ الدُّنْيَا فَهٰذَا قِسْمُ الْاِنْفَاقِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ جَلَّ وَعَزَّ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔

## اَلْفَصْلُ السَّابِعَ عَشَرَ فِيْ بَيَانِ صَوْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ

فَاَمَّا صَوْمُ الشَّرِيْعَةِ اَنْ يُمْسِكَ عَنِ الْمَاكُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَعَنِ الْوِقَاعِ فِي النَّهَارِ وَاَمَّا صَوْمُ الطَّرِيْقَةِ فَهُوَ اَنْ يُمْسِكَ جَمِيْعَ اَعْضَائِهٖ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَالْمَنَاهِيْ وَالذَّمَائِمِ مِثْلُ الْعُجْبِ وَغَيْرِهٖ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا لَيْلًا وَّ نَهَارًا فَاِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْفِعَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا بَطَلَ صَوْمُ الطَّرِيْقَةِ فَصَوْمُ الشَّرِيْعَةِ مُوَقَّتٌ وَصَوْمُ الطَّرِيْقَةِ مُؤَبَّدٌ فِيْ جَمِيْعِ عُمْرِهٖ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ فَلِذٰلِكَ قِيْلَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ مُفْطِرٌ وَكَمْ مِنْ مُفْطِرٍ صَائِمٌ اَيْ يُمْسِكُ اَعْضَائَهٗ عَنِ الْمَنَاهِيْ وَاِيْذَاءِ النَّاسِ بِالْجَوَارِحِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَقَالَ اَهْلُ الشَّرِيْعَةِ اَلْمُرَادُ مِنَ الْاِفْطَارِ الْاَكْلُ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَمِنَ الرُّؤْيَةِ رُؤْيَةُ الْهِلَالِ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَقَالَ اَهْلُ الطَّرِيْقَةِ الْاِفْطَارُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ بِالْاَكْلِ بِمَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَةِ وَهِيَ رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِنَظَرِ السِّرِّ مُعَايَنَةً رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ رُؤْيَتَهٗ بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ ۔

وَاَمَّا صَوْمُ الْحَقِيْقَةِ فَهُوَ اِمْسَاكُ الْفُؤَادِ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِمْسَاكُ السِّرِّ عَنْ مَحَبَّةِ مُشَاهَدَةِ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ فَالسِّرُّ مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا يَمِيْلُ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ لَهٗ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَحْبُوْبٌ وَلَا مَرْغُوْبٌ وَلَا مَطْلُوْبٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ فَاِذَا وَقَعَ فِيْ مَحَبَّةِ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَسَدَ صَوْمُ الْحَقِيْقَةِ فَلَهٗ قَضَاءُ صَوْمِهٖ وَهُوَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَحَبَّتِهٖ وَلِقَائِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّامِنَ عَشَرَ فِيْ بَيَانِ حَجِّ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ

فَحَجُّ الشَّرِيْعَةِ اَنْ يَّحُجَّ بَيْتَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِشَرَائِطِهٖ وَاَرْكَانِهٖ حَتّٰى يَحْصُلَ ثَوَابُ الْحَجِّ فَاِذَا نَقَصَ شَيْءٌ مِّنْ شَرَائِطِ يَنْقُصُ ثَوَابُ الْحَجِّ وَيَبْطُلُهٗ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنَا بِتَمَامِهٖ بِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَمِنْ شَرَائِطِهِ الْاِحْرَامُ اَوَّلًا ثُمَّ دُخُوْلُ مَكَّةَ ثُمَّ طَوَافُ الْقُدُوْمِ ثُمَّ الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ ثُمَّ الْمَبِيْتُ بِمُزْدَلِفَةَ ثُمَّ ذِبْحُ الْاُضْحِيَةِ بِمِنٰى ثُمَّ دُخُوْلُ الْحَرَمِ ثُمَّ طَوَافُ الْكَعْبَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ ثُمَّ شُرْبُ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ لِلطَّوَافِ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ ثُمَّ يَحِلُّ مَاحَرَّمَ

اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ مِنَ الْاِحْرَامِ وَغَیْرِهٖ فَجَزَاءُ هٰذَا الْحَجِّ الْعِتْقُ مِنَ الْجَحِیْمِ وَالْاَمْنُ مِنْ قَهْرِ اللهِ تَعَالٰی كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ثُمَّ طَوَافُ الصَّدْرِ ثُمَّ الرُّجُوْعُ اِلٰی وَطَنِهٖ رَزَقَنَا اللهُ تَعَالٰی وَاِیَّاكُمْ وَاَمَّا بَیَانُ حَجِّ الطَّرِیْقَةِ فَزَادُهٗ وَرَاحِلَتُهٗ اَوَّلًا اَلْمَیْلُ اِلٰی صَاحِبِ التَّلْقِیْنِ وَاَخْذُهٗ مِنْهُ ثُمَّ مُلَازَمَةُ الذِّكْرِ بِاللِّسَانِ مَعَ مُلَاحَظَةِ مَعْنَاهُ وَالْمُرَادُ بِالذِّكْرِ وَهُوَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ بِاللِّسَانِ ثُمَّ یَحْصُلُ حَیَاةُ الْقَلْبِ لَهٗ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِذِكْرِ اللهِ تَعَالٰی فِی الْبَاطِنِ حَتّٰی یُصَفِّیَهٗ اَوَّلًا بِالْتِزَامِ اَسْمَاءِ الصِّفَاتِ لِیَظْهَرَ كَعْبَةُ السِّرِّ بِاَنْوَارِ صِفَاتِ الْجَمَالِ كَمَا اَمَرَ اللهُ تَعَالٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ فَكَعْبَةُ الظَّاهِرِ تَطْهِیْرُهَا لِلطَّائِفِیْنَ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَ كَعْبَةُ الْبَاطِنِ تَطْهِیْرُهَا لِنَظْرِ الْخَالِقِ فَمَا اَلْیَقُ وَاَجْدَرُ هٰذَا التَّطْهِیْرُ مِمَّا سِوَاهُ ثُمَّ الْاِحْرَامُ بِنُوْرِ الرُّوْحِ الْقُدْسِیِّ ثُمَّ دُخُوْلُ كَعْبَةِ الْقَلْبِ ثُمَّ طَوَافُ الْقُدُوْمِ بِمُلَازَمَةِ اِسْمِ الثَّانِیْ وَهُوَ "اَللّٰهُ" ثُمَّ الذِّهَابُ اِلٰی عَرَفَاتِ الْقَلْبِ وَهُوَ مَوْضِعُ الْمُنَاجَاتِ فَوَقَفَ فِیْهَا بِمُلَازَمَةِ الثَّالِثِ وَهُوَ "هُوَ" وَالرَّابِعُ وَهُوَ "حَقٌّ" ثُمَّ یَذْهَبُ اِلٰی مُزْدَلِفَةِ الْفُؤَادِ وَیَجْمَعُ بَیْنَ الْخَامِسِ وَهُوَ حَیٌّ وَبَیْنَ السَّادِسِ وَهُوَ قَیُّوْمٌ ثُمَّ یَذْهَبُ اِلٰی مِنَی السِّرِّ وَهُوَ مَا بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ وَالْوُقُوْفُ بَیْنَهُمَا ثُمَّ یَذْبَحُ النَّفْسَ الْمُطْمَئِنَّةَ بِمُلَازَمَةِ اسْمِ السَّابِعِ وَهُوَ قَهَّارٌ لِاَنَّهٗ اِسْمُ الْفَنَاءِ وَرَافِعٌ لِحِجَابِ الْكُفْرِ كَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْكُفْرُ وَالْاِیْمَانُ مَقَامَانِ مِنْ وَّرَآءِ الْعَرْشِ وَهُمَا حِجَابَانِ بَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّهٖ عَزَّشَانُهٗ اَحَدُهُمَا اَسْوَدُ وَالْاٰخَرُ اَبْیَضُ ثُمَّ حَلْقُ رَاْسِ الرُّوْحِ الْقُدْسِیِّ مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِیَّةِ بِمُلَازَمَةِ الْاِسْمِ الثَّامِنِ ثُمَّ دُخُوْلُ حَرَمِ السِّرِّ بِمُلَازَمَةِ اِسْمِ التَّاسِعِ ثُمَّ الْوُصُوْلُ اِلٰی رُؤْیَةِ الْعَاكِفِیْنَ فَیَعْتَكِفُ فِیْ بِسَاطِ الْقُرْبَةِ وَالْاُنْسِ بِمُلَازَمَةِ الْاِسْمِ الْعَاشِرِ ثُمَّ یَرٰی جَمَالَ الصَّمَدِیَّةِ سُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانُهٗ بِلَا كَیْفٍ وَلَا تَشْبِیْهٍ ثُمَّ طَوَافُ سَبْعَةِ اَشْوَاطٍ بِمُلَازَمَةِ اِسْمِ الْحَادِیْ عَشَرَ وَ مَعَهٗ سِتَّةُ اَسْمَاءٍ مِنَ الْفُرُوْعَاتِ ثُمَّ الشُّرْبُ مِنْ یَدِی الْقُرْبَةِ شَرَابًا كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا مِنْ قَدَحِ اِسْمِ الثَّانِیْ عَشَرَ ثُمَّ الْبُرْقُعُ مِنْ وَجْهِ الْبَاقِی الْمُقَدَّسِ مِنَ التَّشْبِیْهِ فَیَنْظُرُ بِنُوْرِهٖ اِلَیْهِ وَهٰذَا مَعْنٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی مَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ یَعْنِیْ كَلَامَ اللهِ تَعَالٰی بِلَا وَاسِطَةِ الْحُرُوْفِ وَالصَّوْتِ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ یَعْنِیْ ذَوْقُ الرُّؤْیَةِ وَالْخِطَابِ ثُمَّ یَحِلُّ مَا حَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی بِتَبْدِیْلِ السَّیِّئَاتِ مِنَ الْحَسَنَاتِ بِتَكْرَارِ اَسْمَاءِ التَّوْحِیْدِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللهُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ثُمَّ الْعِتْقُ مِنَ التَّصْرِیْفَاتِ النَّفْسَانِیَّةِ ثُمَّ الْاَمْنُ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ رَزَقَنَا اللهُ وَ اِیَّاكُمْ بِفَضْلِهٖ وَ جُوْدِهٖ وَ كَرَمِهٖ ثُمَّ طَوَافُ الصَّدْرِ بِتَكْرَارِ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا ثُمَّ الرُّجُوْعُ اِلٰی وَطَنِهِ الْاَصْلِیِّ الَّذِیْ فِیْ عَالَمِ الْقُدْسِ وَ عَالَمِ اَحْسَنِ التَّقْوِیْمِ بِمُلَازَمَةِ اِسْمِ الثَّانِیْ عَشَرَ وَ هُوَ مُتَعَلِّقٌ بِعَالَمِ الْیَقِیْنِ وَ هٰذِهِ التَّاوِیْلَاتُ فِیْ دَائِرَةِ اللِّسَانِ اَوِ الْعَقْلِ وَ اَمَّا مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ فَلَا یُمْكِنُ الْاِخْبَارُ عَنْهَا لِاَنَّهَا لَا تُدْرِكُهَا الْاَفْهَامُ وَالْاَذْهَانُ وَلَا یَسَعُ الْحَوَاصِلُ لِذٰلِكَ كَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ مِنَ الْعُلُوْمِ كَهَیْئَةِ الْمَكْنُوْنِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا الْعُلَمَاءُ بِاللهِ فَاِذَا نَطَقُوْا بِهَا مَا اَنْكَرَهَا اَهْلُ الْعِزَّةِ فَالْعَارِفُ یَقُوْلُ مَا دُوْنَهٗ وَالْعَالِمُ یَقُوْلُ مَا تَوَقَّهٗ فَاِنَّ عِلْمَ الْعَارِفِ سِرُّ اللهِ تَعَالٰی وَلَا یَعْلَمُهٗ غَیْرُهٗ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اَلْاٰیَةَ اَیِ الْاَنْبِیَاءُ وَالْاَوْلِیَاءُ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ۝ اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَاللهُ اَعْلَمُ .

## اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ عَشَرَ فِیْ بَیَانِ الْوَجْدِ وَالصَّفَا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَقَالَ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِنْ رَّبِّهٖ فَوَیْلٌ لِلْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذْبَاتِ الْحَقِّ تَوَازُنُ عَمَلِ الثَّقَلَیْنِ وَقَالَ اَیْضًا عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ لَّا وَجْدَ لَهٗ لَا حَیٰوةَ لَهٗ قَالَ الْجُنَیْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْوَجْدُ اِذَا صَادَفَ فِی الْبَاطِنِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی یُوْرِثُ سُرُوْرًا اَوْحَزَنًا::

فَالْوَجْدُ عَلٰی نَوْعَیْنِ جِسْمَانِیْ وَ رُوْحَانِیْ فَالْجِسْمَانِیُّ وَهُوَ وَجْدُ النَّفْسَانِیَّةِ وَ وَجْدُهٗ بِقُوَّةِ الْجِسْمِ بِغَیْرِ قُوَّةِ الْجَذْبَةِ الْغَالِبَةِ الرُّوْحَانِیَّةِ مِثْلُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَالشُّهْرَةِ فَهٰذَا النَّوْعُ کُلُّهٗ بَاطِلٌ لِاَنَّ اِخْتِیَارَهٗ غَیْرُ مَغْلُوْبٍ وَلَا مَسْلُوْبٍ وَلَا یَجُوْزُ الْمُوَافَقَةُ بِمِثْلِ هٰذَا الْوَجْدِ::

وَاَمَّا الرُّوْحَانِیَّةُ فَهُوَ اَنْ یَتَقَوّٰی الرُّوْحَانِیَّةُ بِقُوَّةِ الْجَذْبَةِ بِمِثْلِ قِرَاَۃِ الْقُرْاٰنِ بِصَوْتٍ حَسَنٍ اَوْ شِعْرٍ مَوْزُوْنٍ اَوْ ذِکْرٍ مُؤَثِّرٍ فَلَا یَبْقٰی لِلْجِسْمِ قُوَّةٌ وَ اِخْتِیَارٌ وَهٰذَا رَحْمَانِیٌّ مُسْتَحَبٌّ مُوَافَقَتُهٗ وَاِلَیْهِ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ وَ کَذَا اَصْوَاتُ الْعُشَّاقِ وَالطُّیُوْرِ وَالْاَلْحَانِ الْمَعَانِیْ فَکُلُّ ذٰلِكَ قُوَّةُ الرُّوْحِ وَلَا مَدْخَلَ لِلنَّفْسِ وَالشَّیْطَانِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْوَجْدِ لِاَنَّ الشَّیْطَانَ یَتَصَرَّفُ فِیْ ظُلْمَانِیَّةِ النَّفْسَانِیَّةِ لَا فِیْ نُوْرَانِیَّةِ الرَّحْمَانِیَّةِ فَاِنَّهٗ یَذُوْبُ فِیْهَا کَمَا یَذُوْبُ مِنْ کَلِمَةِ الْحَوْقَلَةِ وَهِیَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کَالْمِلْحِ فِی الْمَاءِ کَذَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ فَفِیْ قِرَاَۃِ الْاٰیَاتِ وَالْاَشْعَارِ الْحِکْمَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ وَالْاَصْوَاتِ الْحُزْنِیَّةِ قُوَّةٌ نُوْرَانِیَّةٌ لِلرُّوْحِ فَالْوَاجِبُ اَنْ یَصِلَ النُّوْرُ اِلَی النُّوْرِ وَهُوَ الرُّوْحُ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَاَمَّا اِذَا کَانَ الْوَجْدُ شَیْطَانِیًّا وَنَفْسَانِیًّا فَلَا یَکُوْنُ فِیْهِ نُوْرٌ بَلْ ظُلْمَةٌ وَ کُفْرٌ وَ ضَلَالٌ فَالظُّلْمَةُ تَصِلُ اِلَی الظُّلْمَانِیَّةِ وَهِیَ النَّفْسُ فَیَقْوٰی بِجِنْسِهٖ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ فَلَیْسَ لِلرُّوْحِ فِیْهَا قُوَّةٌ ثُمَّ حَرَکَاتُ الْوَجْدِ فَفِیْ وَجْدِ الرُّوْحَانِیَّةِ نَوْعَیْنِ نَوْعٌ اِخْتِیَارِیٌّ وَنَوْعٌ اِضْطِرَارِیٌّ. فَالْاِخْتِیَارِیُّ کَحَرَکَةِ الْاِنْسَانِ لَیْسَ فِیْ جَسَدِهٖ اَلَمٌ وَلَا مَرَضٌ وَ لَا سُقْمٌ فَهٰذِهِ الْحَرَکَاتُ کُلُّهَا غَیْرُ مَشْرُوْعَةٍ وَاَمَّا الْاِضْطِرَارِیُّ وَهُوَ الَّذِیْ یَحْصُلُ بِسَبَبٍ اٰخَرَ بِمِثْلِ قُوَّةِ الرُّوْحِ فَلَا تَقْدِرُ النَّفْسُ عَلٰی صُنْعِهٖ لِاَنَّ هٰذِهِ الْحَرَکَاتُ غَالِبَةٌ عَلٰی حَرَکَاتِ الْجِسْمَانِیَّةِ مِثْلُ حَرَکَاتِ الْحُمّٰی اِذَا غَلَبَتْ عَجَزَ الْاِنْسَانُ عَنْ تَحَمُّلِهَا فَلَا اِخْتِیَارَ لَهَا حِیْنَئِذٍ فَالْوَجْدُ اِذَا غَلَبَ الْحَرَکَاتُ الرُّوْحَانِیَّةُ یَکُوْنُ حَقِیْقِیًّا وَ رُوْحَانِیًّا وَالْوَجْدُ وَالسَّمَاعُ اَلتَّانِ مُحَرِّکَانِ کَمَا فِیْ قُلُوْبِ الْعُشَّاقِ وَالْعَارِفِیْنَ وَهُمَا طَعَامُ الْمُحِبِّیْنَ وَمُقَوِّی الطَّالِبِیْنَ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السَّمَاعَ لِقَوْمٍ فَرْضٌ وَ لِقَوْمٍ سُنَّةٌ وَ لِقَوْمٍ بِدْعَةٌ فَالْفَرْضُ لِلْخَوَاصِ وَ السُّنَّةُ لِلْمُحِبِّیْنَ وَالْبِدْعَةُ لِلْغَافِلِیْنَ وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ لَمْ یَتَحَرَّكْ بِالسَّمَاعِ وَاَشْعَارِهٖ وَالرَّبِیْعِ وَاَزْهَارِهٖ وَالْعُوْدِ وَاَوْتَارِهٖ فَهٰذَا فَاسِدُ الْمِزَاجِ لَیْسَ لَهٗ عِلَاجٌ فَهُوَ نَاقِصٌ عَنِ الْحِمَارِ وَ الطُّیُوْرِ بَلْ عَنْ کُلِّ الْبَهَائِمِ فَاِنَّ جَمِیْعَ ذٰلِكَ یَتَاَثَّرُ بِالنَّغَمَاتِ الْمَوْزُوْنَةِ وَ لِذٰلِكَ کَانَتِ الطُّیُوْرُ تَصْطَفُّ عَلٰی رَاْسِ دَاوٗدَ لِاِسْتِمَاعِ صَوْتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا وَجْدَ لَهٗ لَا دِیْنَ لَهٗ وَ الْوَجْدُ عَلٰی عَشَرَةِ اَوْجُهٍ بَعْضُهَا جَلِیٌّ وَیَظْهَرُ اَثَرُهٗ فِی الْحَرَکَاتِ وَ بَعْضُهَا خَفِیٌّ لَا یَظْهَرُ اَثَرُهَا مِنَ الْجَسَدِ کَمَیْلِ الْقَلْبِ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ قِرَاَتِهِ الْقُرْاٰنَ وَمِنْهَا الْبُکَاءُ وَ التَّاَلُّمُ وَ مِنْهَا الْخَوْفُ وَ الْحُزْنُ وَ مِنْهَا التَّاَسُّفُ وَ الْحَیْرَةُ عِنْدَ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مِنْهَا التَّحَسُّرُ وَ النَّدَامَةُ وَ مِنْهَا التَّغَیُّرُ فِی الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ وَ مِنْهَا الطَّلَبُ لِرِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ الشَّوْقُ وَ مِنْهَا الْحَرَارَةُ وَ الْمَرَضُ وَ الْعِزْقُ.

## اَلْفَصْلُ الْعِشْرُوْنَ فِيْ بَيَانِ الْخَلْوَةِ وَالْعُزْلَةِ

وَهِيَ عَلٰى وَجْهَيْنِ ظَاهِرٌ وَ بَاطِنٌ فَالْخَلْوَةُ الظَّاهِرِيَّةُ اَنْ يَعْزِلَ نَفْسَهٗ وَ يَحْبِسَ بَدَنَهٗ عَنِ النَّاسِ لِئَلَّا يُؤْذِيَهُمْ بِاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ لِتَرْكِ النَّفْسِ مَاٰلُوْفَاتِهَا وَيَحْبِسُ حَوَاسَهَا الظَّاهِرِيَّةَ لِيُفْتَحَ الْحَوَاسُ الْبَاطِنِيَّةُ بِنِيَّةِ الْاِخْلَاصِ وَالْمَوْتِ بِالْاِرَادَةِ وَدُخُوْلِ الْقَبْرِ وَيَكُوْنُ نِيَّتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ رِضَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَدَفْعَ شَرِّ نَفْسِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ وَ كَفَّ لِسَانَهٗ عَمَّا لَا يَعْنِيْهِ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَلَامَةُ الْاِنْسَانِ مِنْ قِبَلِ اللِّسَانِ وَمَلَامَةُ الْاِنْسَانِ مِنْ قِبَلِ اللِّسَانِ وَ كَفَّ عَيْنَيْهِ عَنِ الْخِيَانَةِ وَالنَّظْرِ اِلَى الْحَرَامِ وَ كَذَا كَفَّ رِجْلَيْهِ وَ اُذُنَيْهِ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَ يَحْصُلُ مِنْ زِنَا هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ شَخْصٌ قَبِيْحٌ بِصُوْرَةِ الْحَبَشِيِّ وَيَقُوْمُ مَعَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ يَاْخُذُ صَاحِبَهٗ وَ يُعَذِّبُهٗ فِي النَّارِ فَاِذَا تَابَ مِنْهُ وَ حَبَسَ نَفْسَهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تَبَدَّلَ صُوْرَتُهٗ اِلٰى صُوْرَةِ اَمْرَدَ مَلِيْحٍ مِنْ غِلْمَانِ الْجَنَّةِ وَ يَنْجُوْا مِنْ شَرِّهٖ وَ كَانَ الْخَلْوَةُ حِصْنَةً مِّنَ الْمَعَاصِيْ فَيَبْقٰى عَمَلُهٗ صَالِحًا وَّ يَكُوْنُ مُحْسِنًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا .

وَ اَمَّا خَلْوَةُ الْبَاطِنِ فَهِيَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ تَفَكُّرَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَ الشَّيْطَانِيَّةِ مِثْلُ مَحَبَّةِ الْمَاْكُوْلَاتِ وَ الْمَشْرُوْبَاتِ وَ الْمَلْبُوْسَاتِ وَ مَحَبَّةِ الْاَهْلِ وَ الْعِيَالِ وَ الْحَيْوَانَاتِ كَالْفَرَسِ وَ نَحْوِهٖ وَمِثْلُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَالشُّهْرَةِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلشُّهْرَةُ اٰفَةٌ وَ كُلُّ مَا يَتَمَنَّاهَا وَ الْخُمُوْلُ رَاحَةٌ وَ كُلُّ مَا يَتَوَقَّاهَا وَلَا يَدْخُلُ فِيْ قَلْبِهٖ بِاِخْتِيَارِهِ الْكِبْرُ وَ الْعُجْبُ وَ الْبُخْلُ وَ الْحَسَدُ وَ الْغِيْبَةُ وَ النَّمِيْمَةُ وَ الْحِقْدُ وَ الْقَهْرُ وَ الْغَضَبُ وَ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّمَائِمِ فَاِذَا دَخَلَ فِيْ قَلْبِ الْخَلْوَتِيِّ مِنْ هٰذِهِ الذَّمَائِمِ فَسَدَتْ خَلْوَتُهٗ وَ قَلْبُهٗ وَ مَا فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ وَ الْاِحْسَانِ فَبَقِيَ الْقَلْبُ بِلَا مَنْفَعَةٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَ كُلُّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمُفْسِدَاتِ فَهُوَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ وَ اِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ صُوْرَةَ الْمُصْلِحِيْنَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْكِبْرُ وَ الْعُجْبُ يُفْسِدَانِ الْاِيْمَانَ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَيْقَظَهَا وَ قَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْبَخِيْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ لَوْ كَانَ عَابِدًا وَ قَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ خَفِيٌّ وَشِرْكُهٗ كُفْرٌ وَ قَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ وَ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْ ذَمِّ الْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ فَهٰذَا مَحَلُّ الْاِحْتِيَاطِ فَالْمَقْصُوْدُ اَوَّلًا مِّنَ التَّصَوُّفِ تَصْفِيَةُ الْقَلْبِ مِنْهَا وَقَمْعُ النَّفْسِ وَالْهَوٰى عَنْهُ فَمَنْ اَصْلَحَهَا بِالْخَلْوَةِ وَالرِّيَاضَةِ وَالصَّمْتِ وَالْمُلَازَمَةِ دَوَامِ الذِّكْرِ بِالْاِرَادَةِ وَ الْمَحَبَّةِ وَ التَّوْبَةِ وَ الْاِخْلَاصِ وَ الْاِعْتِقَادِ الصَّحِيْحِ السُّنِّيِّ مُتَّبِعًا عَلٰى اٰثَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ مِنَ الْمَشَائِخِ وَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ بِعِلْمِهِمْ فَاِذَا جَلَسَ الْمُؤْمِنُ فِي الْخَلْوَةِ بِالتَّوْبَةِ وَ التَّلْقِيْنِ وَ مَعَهٗ هٰذِهِ الشُّرُوْطُ الْمَذْكُوْرَةُ خَلَصَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عِلْمُهٗ وَعَمَلُهٗ وَ نُوِّرَ قَلْبُهٗ وَلِيْنَ جِلْدُهٗ وَ طَهُرَ لِسَانُهٗ وَ جُمِعَ حَوَاسُهٗ مِنَ الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ وَ رُفِعَ عَمَلُهٗ اِلٰى حَضْرَتِهٖ وَ قَبِلَهٗ وَ سَمِعَ دُعَائَهٗ كَمَا يُقَالُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَيْ قَبِلَ قَبِلَ اللّٰهُ دَعْوَتَهٗ وَ ثَنَائَهٗ وَ تَضَرُّعَهٗ وَ اَنَالَ عِوَضَهٗ اِلٰى عَبْدِهٖ مِنَ الْقُرْبَةِ وَ الدَّرَجَاتِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ وَ الْمُرَادُ مِنَ الْكَلِمِ الطَّيِّبِ اَنْ يَحْفَظَ لِسَانَهٗ مِنَ اللَّغْوِيَاتِ بَعْدَ كَوْنِهٖ اٰلَةً لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ تَوْحِيْدِهٖ وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ

هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اَلْاٰيَةَ فَيَرْفَعُ اللّٰهُ الْعِلْمَ وَ الْعَمَلَ وَ الْعَامِلَ اِلٰى رَحْمَتِهٖ وَ قُرْبِهٖ وَ دَرَجَاتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرِّضْوَانِ فَاِذَا حَصَلَ هٰذِهِ الْمَرَاتِبُ لِلْخَلْوَتِيِّ كَانَ قَلْبُهٗ كَالْبَحْرِ لَا يَتَغَيَّرُ بِاِيْذَاءِ النَّاسِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْ بَحْرًا لَا تَتَغَيَّرُ فَيَمُوْتُ بَرِيَّاتُ النَّفْسَانِيَّةِ فِيْهِ كَمَا غَرِقَ فِرْعَوْنُ وَ اٰلُهٗ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَفِيْنَةُ الشَّرِيْعَةِ سَلِيْمَةٌ جَارِيَةٌ عَلَيْهِ وَ يَكُوْنُ رُوْحُهُ الْقُدْسِيُّ غَوَّاصًا اِلٰى قَعْرِهٖ فَيَصِلُ اِلٰى دُرَّةِ الْحَقِيْقَةِ وَ يُخْرِجُ مِنْ لُؤْلُؤِ الْمَعْرِفَةِ وَ مَرْجَانِ اللَّطَائِفِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ لِاَنَّ هٰذَا الْبَحْرَ حَصَلَ لِمَنْ جَمَعَ بَحْرَ الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ فَلَا يَمْكُثُ بَعْدَهُ الْفَسَادُ فِيْ بَحْرِ الْقَلْبِ وَ كَانَ تَوْبَتُهٗ نَاصِحًا وَّ عِلْمٌ نَافِعًا وَّ عَمَلُهٗ صَالِحًا وَّ لَا يَمِيْلُ اِلَى الْمَنَاهِيْ قَصْدًا وَّ يَكُوْنُ السَّهْوُ وَ النِّسْيَانُ مَعْفُوًّا عَنْهُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَ النَّدَمِ وَ الْيَقِيْنِ:

## اَلْفَصْلُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ بَيَانِ اَوْرَادِ الْخَلْوَتِيِّ

فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَجْلِسَ فِيْهَا بِالصَّوْمِ اِذِ اسْتَطَاعَ وَ يُصَلِّي الصَّلٰوَاتِ الْخَمْسَ بِالْجَمَاعَةِ فِي الْمَجْلِسِ بِاَوْقَاتِهَا مَعْ سُنَّتِهَا وَ شَرَائِطِهَا وَ اَرْكَانِهَا عَلَى التَّعْدِيْلِ وَ يُصَلِّيْ اِثْنَتَيْ عَشَرَ رَكْعَةً بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَ هِيَ صَلٰوةُ التَّهَجُّدِ كُلُّ رَكْعَتَيْنِ يُسَلِّمُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ بَعْدَهَا يُصَلِّيْ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ صَلٰوةَ الْوِتْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ وَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ وَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ هِيَ صَلٰوةُ الْاِشْرَاقِ وَ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ الْاِسْتِعَاذَةِ يَقْرَءُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ فِيْ رَكْعَةِ الثَّانِيَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ الْاِسْتِخَارَةِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ يُصَلِّيْ سِتَّ رَكْعَاتٍ صَلٰوةَ الضُّحٰى يَقْرَأُ فِيْهَا مِنَ الْاٰيَاتِ وَ السُّوَرِ مَا شَاءَ وَ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ كَفَّارَةِ الْبَوْلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَّ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَهٰذِهٖ تَكُوْنُ كَفَّارَةً لِلْبَوْلِ وَ يُنَجَّا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَدْ قَالَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ اَكْمَلُ التَّسْلِيْمَاتِ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ وَ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اِنْ كَانَ حَنَفِيًّا يُصَلِّي الْاَرْبَعَةَ جَمِيْعًا وَّ اِنْ كَانَ شَافِعِيًّا يُصَلِّيْ كُلَّ رَكْعَتَيْنِ وَحْدَهَا هٰذَا اِذَا كَانَ نَهَارًا وَ اَمَّا اِذَا كَانَ لَيْلًا فَالْحَنَفِيُّ وَ الشَّافِعِيُّ سَوَاءٌ يُصَلُّوْنَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَ هِيَ صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ وَ صِفَتُهَا عَلٰى مَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ اِنْ كَانَ فِي النَّهَارِ يَقُوْلُ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ صَلٰوةَ التَّسَابِيْحِ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةَ الْاِحْرَامِ ثُمَّ يَقْرَأُ التَّوَجُّهَ ثُمَّ يُسَبِّحُ بَعْدَ التَّوَجُّهِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَ السُّوْرَةَ اَوْ مِنَ الْاٰيَاتِ كَاٰخِرِ الْبَقَرَةِ اَوْ غَيْرِهَا ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَرْكَعُ وَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ يُسَبِّحُ بَعْدَهَا عَشَرَ مَرَّاتٍ وَ هُوَ فِي الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقْعُدُ الْقَعْدَةَ الْاُوْلٰى وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ وَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْمُ وَ يُسَبِّحُ كَتَرْتِيْبِ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَ يَقْرَءُ التَّحِيَّاتِ اِلَى التَّشَهُّدِ وَ يَقُوْمُ اِلَى الثَّالِثِ وَ الرَّابِعِ فَيَكُوْنُ التَّسْبِيْحَاتُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسَةً وَّ سَبْعِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِائَةً وَّ خَمْسِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ فِي الْاَرْبَعِ رَكْعَاتٍ ثَلَاثَ مِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ۔

وَ اَمَّا صِفَتُهَا عَلٰى مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ فَهُوَ اَنْ يَنْوِيَ اِنْ كَانَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا يَقُوْلُ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ التَّسْبِيْحِ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةَ الْاِحْرَامِ ثُمَّ يَقْرَأُ التَّوَجُّهَ وَ الْفَاتِحَةَ وَ السُّوْرَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ

يَرْكَعُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَعْتَدِلُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَجْلِسُ الْجَلْسَةَ الْأُولٰى وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَجْلِسُ وَ يُسَبِّحُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقْرَأُ التَّحِيَّاتِ إِلٰى اٰخِرِهٖ وَ يُسَلِّمُ وَ كَذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ كَذٰلِكَ فَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَجِبُ عَلَى الْخَلْوَتِيِّ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ مَرَّةً وَ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً وَ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ عُمُرِهٖ مَرَّةً فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَرْضَاهُ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةِ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ ذُنُوْبَهٗ كُلَّهَا وَ اِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ الرَّمْلِ وَ عَدَدِ النُّجُوْمِ الَّتِيْ فِي السَّمَاءِ اَوْ عَدَدَ كُلِّ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَ يَنْبَغِيْ لِلسَّالِكِ اَنْ يَقْرَأَ الدُّعَاءَ السَّيْفِيَّ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَ يَقْرَأَ مِنَ الْقُرْاٰنِ كُلَّ يَوْمٍ مِقْدَارَ مِائَتَيْ اٰيَةٍ ثُمَّ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى كَثِيْرًا اَمَّا جَهْرًا اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ خُفْيَةً اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِهَا وَ مَقَامُ الْخُفْيَةِ بَعْدَ حَيَاةِ الْقَلْبِ وَ نُطْقُهٗ بِلِسَانِ السِّرِّ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ اَلْاٰيَةَ اَيْ اِلٰى مَرَاتِبِ ذِكْرِكُمْ ثُمَّ فِيْ كُلِّ مَقَامٍ اِسْمٌ وَ اٰدَابٌ يَعْرِفُهٗ اَهْلُهٗ وَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ مِمَّا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ اِنِ اسْتَطَاعَ زَادَ مَا شَاءَ مِنَ النَّوَافِلِ وَ التِّلَاوَةِ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ بَيَانِ الْوَاقِعَاتِ فِي النَّوْمِ وَالسِّنَةِ

فَالْوَاقِعَاتُ الْمُعْتَبَرَةُ فِي النَّوْمِ وَ السِّنَةِ حَقٌّ مُفِيْدَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اَلْاٰيَةَ وَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلٰى لِسَانِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا اَلْاٰيَةَ وَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ اَكْمَلُ السَّلَامِ لَمْ يَبْقَ مِنْ بَعْدِيْ نُبُوَّةٌ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ وَ الدَّلِيْلُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ اَلْاٰيَةَ وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاٰنِيْ حَقًّا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ وَ بِمَنِ التَّبَعَنِيْ بِنُوْرِ الشَّرِيْعَةِ وَ الطَّرِيْقَةِ وَ الْمَعْرِفَةِ بِنُوْرِ الْحَقِيْقَةِ وَ الْبَصِيْرَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ اَلْاٰيَةَ فَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْاَنْوَارِ اللَّطِيْفَةِ كُلِّهَا قَالَ صَاحِبُ الْمَظْهَرِ هٰذَا لَا يَخْتَصُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لَا يَتَمَثَّلُ بِكُلِّ مَا هُوَ مَظْهَرُ الرَّحْمَةِ وَ الشَّفْقَةِ وَ اللُّطْفِ وَ الْهِدَايَةِ كَجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْاَوْلِيَاءِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْكَعْبَةِ وَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ السَّحَابِ الْاَبْيَضِ وَ الْمُصْحَفِ وَ اَمْثَالِ ذٰلِكَ لِاَنَّ الشَّيْطَانَ مَظْهَرُ الْقَهْرِ فَلَا يَظْهَرُ اِلَّا فِيْ صُوْرَةِ اسْمِ الْمُضِلِّ فَمَنْ كَانَ مَظْهَرًا لِلْاِسْمِ الْهَادِيْ كَيْفَ يَظْهَرُ بِاِسْمِ الْمُضِلِّ فَاِنَّ الضِّدَّ لَا يَظْهَرُ بِصُوْرَةِ الضِّدِّ كَالنَّارِ وَ الْمَاءِ فَلَا يُمْكِنُ النَّارُ اَنْ تَنْقَلِبَ مَاءً وَ لَا يُمْكِنُ الْمَاءُ اَنْ يَنْقَلِبَ نَارًا لِمَا بَيْنَهُمَا مِنَ التَّفَاوُتِ وَ التَّنَافُرِ وَ التَّبَاعُدِ وَ لِيُمَيِّزَ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ وَ اَمَّا تَمْثِيْلُهٗ بِصُوْرَةِ الرُّبُوْبِيَّةِ وَ دَعْوَى الرُّبُوْبِيَّةِ يَجِيْءُ مِنْهُ لِاَنَّ صِفَةَ الْبَارِيْ عَزَّ اسْمُهٗ جَلَالٌ وَّ جَمَالٌ فَاَمَّا الشَّيْطَانُ فَاِنَّهٗ يَتَمَثَّلُ بِصِفَةِ الْجَلَالِ لِاَنَّهٗ مَظْهَرُ الْقَهْرِ وَ ظُهُوْرُهٗ تَمَثُّلُ الرُّبُوْبِيَّةِ وَ دَعْوَاهُ مِنْ اِسْمِ الْمُضِلِّ فَقَطْ كَمَا مَرَّ وَ اِنَّمَا تَمَثُّلُهٗ بِصُوْرَةِ الرُّبُوْبِيَّةِ مِنْهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنْ اِسْمِ الْمُضِلِّ فَقَطْ كَمَا مَرَّ اٰنِفًا فَلَا يَظْهَرُ فِيْ صُوْرَةِ اِسْمِ الْجَامِعِ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْهِدَايَةِ وَ فِيْهِ كَلَامٌ كَثِيْرٌ يَطُوْلُ شَرْحُهٗ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى

بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ هُوَ اِشَارَةٌ اِلَى الْوَارِثِ الْكَامِلِ الْمُرْشِدِ اَيِ الْاِرْشَادِ وَ مِنْ بَعْدِيْ لِمَنْ لَهٗ بَصِيْرَةٌ بَاطِنَةٌ مِثْلُ بَصِيْرَتِيْ مِنْ وَجْهٍ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْوَلَايَةُ الْكَامِلَةُ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ـ

ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الرُّؤْيَا عَلٰى نَوْعَيْنِ اٰفَاقِيٌّ اَوْ اَنْفُسِيٌّ وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى نَوْعَيْنِ ـ

فَالْاَنْفُسِيُّ اِمَّا مِنَ الْاَخْلَاقِ الْحَمِيْدَةِ اَوِ الذَّمِيْمَةِ فَالْحَمِيْدَةُ مِثْلُ رُؤْيَةِ الْجِنَانِ وَ نَعِيْمِهَا وَ مِثْلُ الْحُوْرِ وَ الْقُصُوْرِ وَ الْغِلْمَانِ وَ الصَّحْرَاءِ النُّوْرَانِيِّ الْاَبْيَضِ وَمِثْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ يَتَعَلَّقُ بِصِفَةِ الْقَلْبِ وَ اَمَّا مَا يَتَعَلَّقُ بِالنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ مِنْهَا فَنَحْوُ مَاكُوْلِ اللَّحْمِ مِنَ الْحَيْوَانَاتِ وَ الطُّيُوْرِ لِاَنَّ مَعِيْشَةَ الْمُطْمَئِنَّةِ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ تَكُوْنُ مِنْ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ كَمَشْوِيِّ الْغَنَمِ وَ الطُّيُوْرِ وَ اَمَّا الْبَقَرُ فَهُوَ اَتٰى مِنَ الْجَنَّةِ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ لِاَجْلِ الزِّرَاعَةِ فِي الدُّنْيَا وَ الْاِبِلُ اَيْضًا مِنَ الْجَنَّةِ لِاَجْلِ صَعْتَرِ الْكَعْبَةِ الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ وَ الْخَيْلُ لِاٰلَاتِ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ وَالْاَكْبَرِ فَكُلُّ ذٰلِكَ لِلْاٰخِرَةِ وَ قَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ الْغَنَمَ خُلِقَ مِنْ عَسَلِ الْجَنَّةِ وَ الْبَقَرَ مِنْ زَعْفَرَانِهَا وَ الْاِبِلَ مِنْ نُّوْرِهَا وَ الْخَيْلَ مِنْ رَيْحَانِهَا وَ اَمَّا الْبَغْلُ فَهُوَ مِنْ اَدْنٰى صِفَةِ الْمُطْمَئِنَّةِ مَنْ رَاٰهُ فِي الْمَنَامِ فَتَفْسِيْرُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لِرَّائِيْ فِي الْعِبَادَةِ كَسَلٌ وَ ثِقْلَةُ النَّفْسِ وَ لَا يَكُوْنُ لِكَسْبِهٖ نَتِيْجَةٌ اِلَّا بِالتَّوْبَةِ وَ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءُ الْحُسْنٰى وَ الْحَمِيْرَ مِنْ جِحَارَتِهَا خُلِقَتْ لِاَجْلِ مَصْلِحَةِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ ذُرِّيَّتِهٖ لِكَسْبِ الْاٰخِرَةِ فِي الدُّنْيَا وَ اَمَّا مَا يَنْطِقُ مِنْهَا بِالرُّوْحِ خِطَابُ الْاَمْرَدِ يَتَجَلّٰى عَلَيْهِ الْاَنْوَارُ الْاِلٰهِيَّةُ لِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ كُلَّهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصُّوْرَةِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ السَّلَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ مَكْحُوْلُوْنَ وَ قَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ السَّلَامِ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَلٰى صُوْرَةِ شَابٍّ اَمْرَدَ قَالَ بَعْضُهُمُ الْمُرَادُ مِنْ مِثْلِ هٰذَا التَّجَلِّيْ وَ هُوَ اَنَّ الْحَقَّ عَزَّ اسْمُهٗ يَتَجَلّٰى بِصِفَةِ الرَّبُوْبِيَّةِ عَلٰى مِرْاٰةِ الرُّوْحِ وَ هُوَ الَّذِيْ يُسَمُّوْنَهٗ طِفْلَ الْمَعَانِيْ لِاَنَّ مِرْاٰةَ الْمُرَبِّي الْجَسَدُ وَ الْوَسِيْلَةُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الرَّبِّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَوْلَا تَرْبِيَةُ رَبِّيْ لَمَا عَرَفْتُ رَبِّيْ وَ هٰذَا الْمُرَبِّي الْبَاطِنُ يَحْصُلُ بِسَبَبِ تَرْبِيَةِ الْمُرَبِّي الظَّاهِرِ وَ هِيَ التَّلْقِيْنُ كَالْاَنْبِيَاءِ وَ الْاَوْلِيَاءِ سِرَاجُ الْقَوَالِبِ وَ الْقُلُوْبِ مَا يَحْصُلُ مِنْ تَرْبِيَتِهِمْ مِنْ لِقَاءِ رُوْحٍ اٰخَرَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ طَلَبُ الْمُرْشِدِ لَازِمٌ لِاَجْلِ هٰذَا الرُّوْحِ الَّذِيْ بِهٖ تَحْيَ الْقُلُوْبُ وَ يُعْرَفُ بِهٖ رَبُّهٗ فَافْهَمْ قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِيَجُوْزَ اَنْ يَرَى رَبُّ تَعَالٰى فِي الْمَنَامِ عَلٰى صُوْرَةٍ جَمِيْلَةٍ اُخْرَوِيَّةٍ عَلٰى هٰذَا التَّاوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ قَالَ لِاَنَّ هٰذَا الْمَرْئِيَّ مِثَالٌ يَخْلُقُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلٰى قَدْرِ اسْتِعْدَادِ الرَّائِيْ وَ مُنَاسَبَةٍ وَ لَيْسَ حَقِيْقَةُ الذَّاتِيَّةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنِ الصُّوَرِ بِذَاتِهٖ وَ كَذَا رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ وَ يَجُوْزُ اَنْ يُّرٰى صُوْرَةٌ مُّخْتَلِفَةٌ عَلٰى قَدْرِ مُنَاسَبَةِ الرَّائِيْ وَ لَا يَرٰى حَقِيْقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةِ اِلَّا الْوَارِثُ الْكَامِلُ فِيْ عِلْمِهٖ وَ عَمَلِهٖ حَالِهٖ وَ بَصِيْرَتِهٖ وَ صَلٰوتِهٖ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا لَا فِيْ حَالَةٍ كَذَا قَالَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ يَجُوْزُ رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ صُوْرَةِ الْبَشَرِيَّةِ وَ النُّوْرَانِيَّةِ عَلَى التَّاوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ وَ الْقِيَاسُ فِيْ تَجَلِّيْ كُلِّ صِفَةٍ عَلٰى هٰذَا النَّهْجِ كَمَا تَجَلّٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَةِ النَّارِ مِنْ شَجَرَةِ الْعُنَّابِ وَمِنْ صِفَةِ الْكَلَامِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى وَ كَانَتْ تِلْكَ النَّارُ نُوْرًا لٰكِنْ سُمِّيَتْ نَارًا عَلٰى زَعْمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ عَلٰى طَلَبِهٖ لِاَنَّهٗ طَلَبَ النَّارَ فِيْ ذٰلِكَ الْحِيْنِ وَ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اَدْنٰى رُتْبَةٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ فَلَا عَجَبَ اِذَا تَجَلّٰى بِصِفَةٍ مِّنْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ حَقِيْقَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ بَعْدَ التَّصْفِيَةِ وَهِيَ مِنَ الصِّفَاتِ الْحَيْوَانِيَّةِ اِلَى الْاِنْسَانِيَّةِ كَمَا تَجَلّٰى عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ ـ

قَالَ اَبُوْ يَزِيْدُ الْبُسْطَامِيُّ حِيْنَ التَّجَلِّيْ سُبْحَانِيْ مَا اَعْظَمُ شَانِيْ وَ قَالَ الْجُنَيْدُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ سِوَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ نَحْوُ ذٰلِكَ وَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ لَطَائِفُ عَجِيْبَةٌ لِاَهْلِ التَّصَوُّفِ يَطُوْلُ شَرْحُهَا ثُمَّ فِي التَّرْبِيَةِ لَابُدَّ مِنَ الْمُنَاسَبَةِ فَالْمُبْتَدِيْ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ لَا مُنَاسَبَةَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللهِ تَعَالٰى وَ لَا بَيْنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَاجَ لَا مُحَالَةَ اِلٰى تَرْبِيَةِ الْوَلِيِّ اَوَّلًا لِاَنَّ بَيْنَهُمَا مُنَاسَبَةٌ مِنْ جِهَةِ الْبَشَرِيَّةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَ حَيَاتِهٖ فَاِذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَيٰوةِ اِنْقَطَعَ مِنْ صِفَةِ التَّعَلُّقِ وَ وَصَلَ اِلٰى مَحْضِ التَّجَرُّدِ وَ كَذٰلِكَ الْاَوْلِيَاءُ اِذَا تَعَلَّقُوْا اِلَى الْاٰخِرَةِ لَا يَصِلُ اَحَدٌ مِّنْهُمُ الْاِرْشَادَ اِلَى الْمَقْصُوْدِ فَافْهَمْ اِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ الْفَهْمِ وَ اِلَّا فَاطْلُبِ الْفَهْمَ بِالرِّيَاضَةِ النُّوْرَانِيَّةِ الْغَالِبَةِ عَلَى النَّفْسَانِيَّةِ الظُّلْمَانِيَّةِ لِاَنَّ الْفَهْمَ يَحْصُلُ بِالنُّوْرَانِيَّةِ لَا بِضِدِّهٖ لِاَنَّ النُّوْرَ اِنَّمَا يَجِيْءُ بِمَوْضِعٍ يَكُوْنُ مُزَيَّنًا مُشَرَّفًا فَلَمْ يَبْقَ فِي الْمُبْتَدِيْ مُنَاسَبَةٌ لَهٗ وَاَمَّا الْوَلِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِي الْحَيٰوةِ فَلَهٗ مِنْهُ مُنَاسَبَةٌ لِاَنَّ لَهٗ جِهَتَيْنِ اَحَدُهُمَا تَعْلِيْقِيَّةٌ وَ الثَّانِيَةُ تَجْرِيْدِيَّةٌ مِنْ جِهَةِ الْوِرَاثَةِ الْكَامِلَةِ فَيَتَوَلَّى الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي الْحَيٰوةِ اِلَيْهِ مَدَدُ الْوَلَايَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ النَّبَوِيَّةِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَتَصَرَّفُ بِهَا فِي الْخَلْقِ فَافْهَمْ فَاِنَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ سِرًّا عَمِيْقًا يُدْرِكُهٗ اَهْلُهٗ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔

وَ اَمَّا تَرْبِيَةُ الْاَرْوَاحِ فَرُوْحُ الْجِسْمَانِيَّةِ مُرَبِّيَةٌ فِي الْجِسْمِ وَ لِرُوْحِ الرَّوَانِيِّ حَرْبٌ فِي الْقَلْبِ وَ رُوْحُ السُّلْطَانِيِّ حَرْبٌ فِي الْفُؤَادِ وَرُوْحُ الْقُدُسِ حَرْبٌ فِي السِّرِّ وَ هُوَ الْوَاسِطَةُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَقِّ وَ مُتَرْجِمٌ مِنَ الْحَقِّ اِلَى الْخَلْقِ لِاَنَّهٗ اَهْلُ اللهِ وَ مَحْرَمُهٗ وَ اَمَّا الرُّؤْيَةُ الَّتِيْ مِنَ الْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ صِفَةِ الْاَمَّارَةِ وَ اللَّوَّامَةِ وَ الْمُلْهَمَةِ فَهٰؤُلَاءِ يُرٰى مِنَ السِّبَاعِ كَالنَّمِرِ وَ الْاَسَدِ وَ الذِّئْبِ وَ الدُّبِّ وَ الْكَلْبِ وَ الْخِنْزِيْرِ وَ غَيْرِهَا مِثْلُ الْاَرْنَبِ وَ الثَّعْلَبِ وَ الْهِرَّةِ وَ الْفَهْدِ وَ مِثْلُ الْحَيَّةِ وَ الْعَقْرَبِ وَ الزُّنْبُوْرِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْمُؤْذِيَاتِ فَهٰذِهِ الصِّفَاتُ الذَّمِيْمَةُ الَّتِيْ يَجِبُ الْاِحْتِرَازُ عَنْهَا وَ اِمَاطَتُهَا عَنْ طَرِيْقِ الرُّوْحِ::

وَ النَّمِرُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْعُجْبِ هُوَ الْكِبْرُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ (الْمُتَكَبِّرَ عَلَى النَّاسِ)

وَ الْاَسَدُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْكِبْرِ وَ التَّعْظِيْمِ عَلَى الْخَلْقِ وَ الدُّبُّ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْغَضَبِ وَ الْغَلَبَةِ عَلٰى مَنْ فِيْ تَحْتِ يَدِهٖ وَ الذِّئْبُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ اَكْلِ الْحَرَامِ وَ الشُّبُهَاتِ مِنْ غَيْرِ تَمِيْزٍ وَ الْكَلْبُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ حُبِّ الدُّنْيَا وَ الْقَهْرِ وَ الْغَضَبِ لِاَجْلِهَا وَ الْخِنْزِيْرُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْحِقْدِ وَ الْحَسَدِ وَ الْحِرْصِ عَلَى الشَّهَوَاتِ وَ الْاَرْنَبُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْحِيْلَةِ وَ الْمَكْرِ فِي الْمُعَامَلَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَ الثَّعْلَبُ اَيْضًا كَالْاَرْنَبِ لٰكِنَّ الْغَفْلَةَ فِي الْاَرْنَبِ غَالِبَةٌ وَ الْفَهْدُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْغَيْرَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ حُبِّ الرِّيَاسَةِ وَ الْعِزَّةِ وَ الْهِرَّةُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْبُخْلِ وَ النِّفَاقِ وَ الْحَيَّةُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْاِيْذَاءِ بِاللِّسَانِ كَالشَّتْمِ وَ الْغِيْبَةِ وَ الْكِذْبِ وَ يُرٰى لِذٰلِكَ السِّبَاعِ الْمَعَانِي الْحَقِيْقِيَّةِ يُدْرِكُهَا اَهْلُهَا بِالْبَصِيْرَةِ وَ الْعَقْرَبُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ الْغَمْزِ وَ الْهَمْزِ وَ النَّمِيْمَةِ وَ الزُّنْبُوْرُ فَهُوَ مِنْ صِفَةِ اِيْذَاءِ النَّاسِ بِاللِّسَانِ خَفِيًّا وَ قَدْ تَدُلُّ الْحَيَّةُ عَلَى الْعَدَاوَةِ مَعَ النَّاسِ۔

فَاِذَا رَاَى السَّالِكُ اَنَّهٗ يُحَارِبُ مَعَ هٰذِهِ الْمُؤْذِيَاتِ وَ لَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهَا الرُّؤْيَةُ فَلْيَجْتَهِدْ بِالْعِبَادَةِ وَالذِّكْرِ حَتّٰى يَغْلِبَ عَلَيْهَا وَ يَقْهَرَهَا وَ يُفْنِيَهَا اَوْ يَتَبَدَّلَهَا اِلٰى صِفَةِ الْبَشَرِيَّةِ فَاِنَّ قَهْرَهَا وَ قَتْلَهَا بِالْكُلِّيَّةِ فَهُوَ مَعْنٰى تَرْكِ السَّيِّئَاتِ

كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ حَقِّ بَعْضِ التَّائِبِيْنَ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ اَلْاٰيَةَ وَاِنْ رَاٰى اَنَّهَا تَبَدَّلَتْ اِلٰى صُوْرَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ فَهُوَ مَعْنٰى تَبَدُّلِ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ حَقِّ التَّائِبِيْنَ مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَقَدْ خَلَصَ مِنْ هٰذِهِ الْمُؤْذِيَاتِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ لَا يَاْمَنَ مِنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ اَنَّهَا وَجَدَةُ النَّفْسِ قُوَّةٌ مِنْ جَانِبِ الْعِصْيَانِ فَقَوِيَتْ وَغَلَبَتْ عَلَى الْمُطْمَئِنَّةِ وَ لِذٰلِكَ اَمَرَ اللهُ تَعَالٰى اَنْ يَجْتَنِبَ الْعَبْدُ عَنِ الْمَنَاهِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ مَادَامَ فِي الدُّنْيَا وَ قَدْ يُرٰى ذٰلِكَ النَّفْسُ الْاَمَّارَةُ عَلٰى صُوْرَةِ الْكُفَّارِ وَ اللَّوَّامَةُ عَلٰى صُوْرَةِ الْيَهُوْدِ وَ الْمُلْهِمَةُ عَلٰى صُوْرَةِ النَّصَارٰى وَ كَذَا فِيْ صُوَرِ الْمُبْتَدِعَةِ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ بَيَانِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ

وَ هُمْ اثْنَيْ عَشَرَ صِنْفًا اَلصِّنْفُ الْاَوَّلُ السُّنِّيُّوْنَ وَ هُمُ الَّذِيْنَ اَقْوَالُهُمْ وَ اَفْعَالُهُمْ مُوَافِقَةٌ لِلشَّرِيْعَةِ وَ الطَّرِيْقَةِ جَمِيْعًا وَ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ فَبَعْضُهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ وَبَعْضُهُمْ بِحِسَابٍ يَّسِيْرٍ وَ عَذَابٍ قَلِيْلٍ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ جَهَنَّمَ وَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُؤَبَّدُوْنَ فِي النَّارِ التَّائِبِيْنِ الْكَافِرِ وَ الْمُنَافِقِ وَ الْبَوَاقِيْ بَدْعِيُّوْنَ فَمِنْهُمُ الْحُلُوْلِيَّةُ وَ الْحَالِيَّةُ وَ الْاَوْلِيَائِيَّةُ وَ الشَّمْرَانِيَّةُ وَ الْحُبِّيَّةُ وَ الْحُوْرِيَّةُ وَ الْاِبَاحِيَّةُ وَ الْمُتَكَاسِلَةُ وَ الْمُتَجَاهِلَةُ وَ الْوَافِقِيَّةُ وَ الْهَامِيَّةُ۔

فَاَمَّا مَذْهَبُ الْحُلُوْلِيَّةِ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ النَّظْرُ اِلٰى بَدَنِ الْجَمِيْلَةِ وَ الْاَمْرَدِ حَلَالٌ فَيَرْقُصُوْنَ وَ يَدْعُوْنَ التَّقْبِيْلَ وَالْمُعَانَقَةُ مُبَاحٌ وَهٰذَا كُفْرٌ مَحْضٌ۔

وَ اَمَّا الْحَالِيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ الرَّقْصُ وَ ضَرْبُ الْيَدِ حَلَالٌ وَ يَقُوْلُوْنَ لِلشَّيْخِ حَالَةٌ لَا يُعَبِّرُ عَنْهُ الشَّرْعُ وَ هٰذَا بِدْعَةٌ لَيْسَ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَ اَمَّا الْاَوْلِيَائِيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِذَا وَصَلَ الْعَبْدُ اِلٰى مَرْتَبَةِ الْاَوْلِيَاءِ فَتَسْقُطُ عَنْهُ تَكَالِيْفُ الشَّرْعِ وَ يَقُوْلُوْنَ الْوَلِيُّ اَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ لِاَنَّ عِلْمَ النَّبِيِّ بِوَاسِطَةِ جِبْرَائِيْلَ وَ عِلْمَ الْوَلِيِّ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ وَ هٰذَا التَّاوِيْلُ خَطَاؤُهُمْ هَلَكُوْا بِذٰلِكَ الْاِعْتِقَادِ وَهٰذَا كُفْرٌ اَيْضًا۔

وَ اَمَّا الشَّمْرَانِيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصُّحْبَةُ قَدِيْمَةٌ وَ بِهَا يَسْقُطُ الْاَمْرُ وَ النَّهْيُ وَ يُحِلُّوْنَ الدَّفَّ وَ الطَّنْبُوْرَ وَ بَاقِيَ الْمَلَاهِيْ وَلَا حَلَالَ بَيْنَهُمْ مِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ وَهُمْ كُفَّارٌ وَ دَمُهُمْ مُبَاحٌ۔

وَ اَمَّا الْحُبِّيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِذَا وَصَلَ الْعَبْدُ اِلٰى دَرَجَةِ الْمَحَبَّةِ يَسْقُطُ عَنْهُ تَكَالِيْفُ الشَّرْعِ وَ لَا يَسْتُرُوْنَ عَوْرَاتِهِمْ۔

وَ اَمَّا الْحُوْرِيَّةُ فَاِنَّهُمْ كَالْحَالِيَّةِ لٰكِنْ يَدَّعُوْنَ وَطْيَ الْحُوْرِ فِيْ حَالَاتِهِمْ فَاِذَا اَفَاقُوْا اِغْتَسَلُوْا فَكَذَّبُوْا بِذٰلِكَ وَهَلَكُوْا

وَ اَمَّا الْاِبَاحِيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَتْرُكُوْنَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّوْنَ الْحَرَامَ وَيُبِيْحُوْنَ النِّسَاءَ۔

وَ اَمَّا مَذْهَبُ الْمُتَكَاسِلَةِ فَيَتْرُكُوْنَ الْكَسْبَ وَ يَسْئَلُوْنَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَ يَدَّعُوْنَ بِتَرْكِ الدُّنْيَا عَلٰى ظَاهِرِهِمْ وَ يَدْعُوْنَ بِوَاثِقِهِمْ هَلَكُوْا بِذٰلِكَ وَ اَمَّا الْمُتَجَاهِلَةُ فَيَلْبَسُوْنَ لِبَاسَ الْفُسَّاقِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَ لَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

وَ اَمَّا الْوَافِقِيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَا يَعْرِفُ اللهَ غَيْرُ اللهِ قَطُّ وَهُمْ تَرَكُوْا طَلَبَ الْمَعْرِفَةِ وَهَلَكُوْا بِذٰلِكَ الْجَهْلِ۔

وَاَمَّا الْاِلْهَامِيَّةُ فَاِنَّهُمْ يَتْرُكُوْنَ الْعِلْمَ وَيَنْهَوْنَ عَنِ التَّدْرِيْسِ وَتَابَعُوا الْحُكَمَاءَ وَيَقُوْلُوْنَ الْقُرْاٰنُ حِجَابٌ وَ الْاَشْعَارُ قُرْاٰنُ الطَّرِيْقَةِ وَاعْتَقَدُوْا بِذٰلِكَ وَتَرَكُوا الْقُرْاٰنَ وَتَعَلَّمُوا الْاَشْعَارَ عَلٰى اَوْلَادِهِمْ وَتَرَكُوا الْوِرْدَ وَهَلَكُوْا بِهٖ۔

وَقَالَ فِيْ فِقْهِ الْبَاطِنِ يَقُوْلُوْنَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَنَّ الصَّحَابَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ كَانُوْا اَهْلَ الْجَذْبَةِ بِقُوَّةِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْتَشَرَتْ تِلْكَ الْجَوَاذِبُ بَعْدَ عَلِيٍّ اِلٰى مَشَائِخِ الطَّرِيْقَةِ ثُمَّ تَشَعَّبَتْ اِلٰى سَلَاسِلَ كَثِيْرَةٍ حَتّٰى ضَعُفَتْ وَانْقَطَعَتْ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْهُمْ فَبَقِيَ مِنْهُمُ الْمَرَسْمِيُّوْنَ فِيْ صُوْرَةِ الشَّيْخُوْخَةِ بِلَا مَعْنٰى ثُمَّ تَشَعَّبَ مِنْهُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ ثُمَّ انْتَسَبَ بَعْضُهُمْ اِلَى الْقَلَنْدَرِيَّةِ وَبَعْضُهُمْ اِلَى الْحَيْدَرِ وَبَعْضُهُمْ اِلَى الْاَدْهَمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ يَطُوْلُ شَرْحُهَا وَاَمَّا اَهْلُ الْفِقْهِ الْاِرْشَادِ فَهُمْ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ اَقَلُّ مِنَ الْقَلِيْلِ وَيُعْلَمُ لِعَمَلِ الْحَقِّ بِشَاهِدَيْنِ اَحَدُهُمَا ظَاهِرًا وَّ الثَّانِيْ بَاطِنًا فَالظَّاهِرُ الْاِسْتِحْكَامُ عَلَى الشَّرِيْعَةِ اَمْرًا وَّ نَهْيًا كَمَا لَا يَخْفٰى وَ الْبَاطِنُ اَنْ يَكُوْنَ سُلُوْكُهٗ عَلٰى مُشَاهَدَةِ الْبَصِيْرَةِ فَيَرٰى مَنْ يَقْتَدِيْ بِهٖ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ وَاسِطَةً بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَيْنَ نَبِيِّهٖ وَ هُوَ رُوْحَانِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِي الْجِسْمَانِيَّةِ فِيْ مَحَلِّهٖ وَ الرُّوْحَانِيَّةِ فِيْ مَحَلِّهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهٖ فَيَكُوْنُ مِنْهُ اِشَارَةٌ اِلٰى مَنْ يُرِيْدُ بِهِ السَّالِكِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ سُلُوْكُهُمْ عَلَى الْعَمٰى وَ هٰهُنَا دَقَائِقُ الْعَلَامَاتِ فِي التَّمْيِيْزِ لَا يُدْرِكُهَا اِلَّا اَهْلُهَا۔

## اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ بَيَانِ الْخَاتِمَةِ

فَيَنْبَغِيْ لِلسَّالِكِ اَنْ يَكُوْنَ فَطِيْنًا وَّبَصِيْرًا كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطِنًا طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْمِحَنَا
جَعَلُوْهَا لُجَّةً فَاتَّخَذُوْا صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنًا

نَاظِرًا اِلٰى خَوَاتِمِ الْاُمُوْرِ وَ مُتَفَكِّرًا فِيْ اَدْبَارِهَا وَ لَا يَغْتَرُّ بِحَلَاوَةِ ظَاهِرِ الْاَحْوَالِ فَقَدْ قَالَ اَهْلُ التَّصَوُّفِ اِنَّ الْمَسَالِكَةَ اِلَى الْاَحْوَالِ يُفْعَلُ عَنْ مُحَوِّلِهَا وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ وَ لِذٰلِكَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ يَا مُحَمَّدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِيْنَ بِاَنِّيْ غَفُوْرٌ وَ اَنْذِرِ الصِّدِّيْقِيْنَ بِاَنِّيْ غَيُوْرٌ فَاِنَّ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ وَ اَحْوَالُهُمْ حَقٌّ غَيْرَ اَنَّهَا لَيْسَتْ مَاْمُوْنَةً مِّنَ الْمَكْرِ وَ الْاِسْتِدْرَاجِ بِخِلَافِ مُعْجِزَاتِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّهَا مَاْمُوْنَةٌ مِّنْ ذٰلِكَ اَبَدًا وَّ قَدْ قِيْلَ خَوْفُ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ سَبَبُ النَّجَاةِ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى ارْتَفَعُوْا اِلٰى عِلِّيِّيْنَ بِالْخَوْفِ فَيَكُوْنُ الْخَوْفُ غَالِبًا عَلَى الرَّجَاءِ لِئَلَّا تَخْدَعُهُ الْبَشَرِيَّةُ فَيَقْطَعُ سَبِيْلَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ بِهٖ وَقَدْ قَالَ مَا دَامَ الْاِنْسَانُ فِي الصِّحَّةِ يُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ الْخَوْفُ غَالِبًا عَلَى الرَّجَاءِ وَفِي الْمَرَضِ يَكُوْنُ الرَّجَاءُ غَالِبًا عَلَى الْخَوْفِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهٗ يَسْتَوِيَانِ وَاَمَّا فِيْ حَالِ النَّزْعِ فَيَكُوْنُ رَجَاؤُهٗ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَغْلَبَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَ يَتَفَكَّرُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقَوْلِهٖ تَعَالٰى رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَالْوَاجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَفِرَّ مِنْ قَهْرِهٖ اِلٰى لُطْفِهٖ وَ يَفِرُّ مِنْهُ اِلَيْهِ مُتَذَلِّلًا مُتَعَرِّضًا مُتَمَلِّقًا مُتَعَذِّرًا مُعْتَرِفًا بِذُنُوْبِهٖ فِيْ بَابِهٖ فَيَتَوَقَّعُ فَيْضَ فَضْلِهٖ وَ اَلْطَافِهٖ وَ رَحْمَتِهٖ عَلٰى ذُنُوْبِهٖ فَاِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ وَ الْمَلِكُ الْقَدِيْمُ وَ السُّلْطَانُ الْعَظِيْمُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اٰمِيْنَ۔

"سرّالاسرار" یعنی "رازوں کے راز" سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی کتاب ہے جو اسرارِ الٰہی کا مجموعہ اور معرفتِ حق تعالیٰ کے اسرار سے لبریز ہے۔ اس کتاب میں فقر کی حقیقی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے اپنی اس تصنیفِ مبارکہ میں کل چوبیس (24) فصلیں تحریر فرمائی ہیں جن میں 110 سے زائد موضوعات کو ہر دو ظاہری و باطنی پہلوؤں سے بیان فرمایا ہے۔ اندازِ تحریر انتہائی مختصر مگر جامع ہے۔ ایک طالبِ مولیٰ کو راہِ فقر (راہِ معرفت و وِصالِ الٰہی) میں پیش آنے والے ہر مقام اور گمراہ کرنے والی ہر مشکل اور اس کے حل کو اس کتاب میں بیان فرمایا گیا ہے۔


سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

Rs. 500

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com


سرّالاسرار (اردو ترجمہ مع عربی متن)

تصنیفِ لطیف

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ